احادیث نبوی کی روشنی میں خواتین کے لیے 40 اسباق

موسوم بہ

اَربعین للنِّساءِ

مِن اَحادیثِ المُصطفیٰ ﷺ

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر ثریا بتول علوی

تنظیم اساتذہ پاکستان (خواتین ونگ)
تنظیم منزل، 147 ایک پارک 3 بہاول شیر روڈ مزنگ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

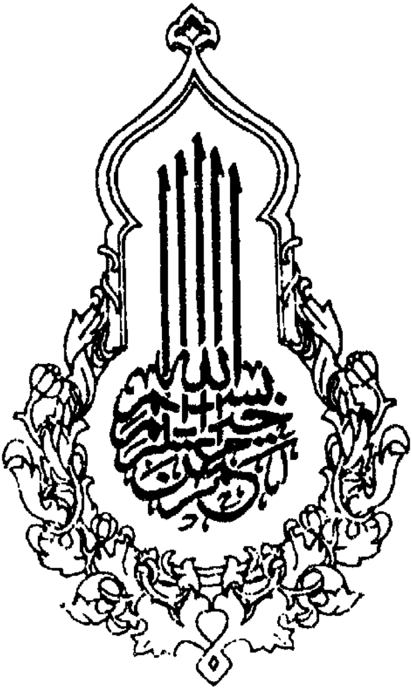

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبوی کی روشنی میں خواتین کے لیے 40 اسباق

موسوم بہ

اَربَعِین لِلنِّساءِ
مِن اَحادِیثِ المُصطَفٰی ﷺ

پروفیسر ثریا بتول علوی

تنظیم اساتذہ پاکستان (خواتین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اَرْبَعِیْنَ لِلنِّسَاءِ
مصنفہ	:	پروفیسر ثریا بتول علوی
اشاعت اوّل	:	ستمبر 2013ء
اشاعت دوم	:	دسمبر 2013ء
تعداد	:	1000
کمپوزنگ	:	عبدالرحمن انور
ٹائٹل ڈیزائن	:	حبیب الرحمن
ناشر	:	قاسم گرافکس، منصورہ لاہور (0322-4464573)
قیمت	:	-/160 روپے

ملنے کے پتے

تنظیم اساتذہ (خواتین) پاکستان

47 ایبک پارک، 3 بہاول شیر روڈ

تنظیم منزل، مزنگ لاہور

❁❁❁❁❁❁❁

106 حبیب پارک، منصورہ ملتان روڈ لاہور

042-35412745

❁❁❁❁❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینِ ھدیٰ کے احکامات کے مطابق
زندگی گزارنے والی
مسلمان بہنوں کی نذر!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

دنیا کا بہترین سرمایہ نیک عورت ہے۔

(فرمانِ نبویؐ، صحیح مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن ترتیب

مقدمہ	از پروفیسر ڈاکٹر عبید الرحمٰن محسن	۱۰
پیش لفظ	از مرتبہ	۱۳
باب اوّل: خاتون بحیثیت مسلمان		**۱۵**
۱۔ ارکانِ اسلام اور عقاید ایمان		۱۵
۲۔ نماز فرض ہے		۱۸
۳۔ زکوٰۃ اور صدقہ		۲۱
۴۔ روزہ اور حج		۲۴
۵۔ سب سے زیادہ محبت رسول پاک ﷺ سے		۲۷
۶۔ ایمان کے لازمی تقاضے		۲۹
۷۔ (الف) دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہے		۳۱
(ب) ہر نیکی صدقہ ہے اور انسان ہر نیکی کا اجر پائے گا		۳۲
۸۔ مسلمان اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں دیتا		۳۵
۹۔ حسنِ ادب		۳۷
۱۰۔ رذائل سے بچنا ضروری ہے		۴۰
۱۱۔ صلہ رحمی		۴۵
۱۲۔ پڑوسی کے حقوق		۴۷
۱۳۔ رزقِ حلال کی تاکید		۴۹
۱۴۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر		۵۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم: بیٹی/ بہن اور والدہ ۵۶

۱۵- (الف) بیٹی سے محبت رکھنا، اس کی پرورش اور تربیت ۵۶

(ب) اہل خانہ کو دین سکھانا ۵۷

(ج) بہن/ بیٹی کا رشتہ دین کی بنیاد پر کرنا ۵۹

۱۶- والدین خصوصاً والدہ کی خدمت ۶۱

باب سوم: عائلی زندگی ۶۴

۱۷- نکاح ۶۴

۱۸- (الف) ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا ۶۶

(ب) عورت کی رضامندی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا ۶۷

۱۹- بوقت نکاح مبارک باد دینے کا مسنون طریقہ ۶۹

۲۰- بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجا جائے ۷۰

۲۱- خالہ/ بھانجی اور پھوپھی/ بھتیجی ایک نکاح میں جمع نہیں ہوسکتیں ۷۱

۲۲- رضاعت سے حرام ہونے والے رشتے ۷۳

۲۳- ولیمہ ۷۵

۲۴- حق مہر ۷۷

۲۵- حسن معاشرت اور بیوی سے فیاضانہ برتاؤ ۷۹

۲۶- بیوی کی ذمہ داریاں ۸۳

۲۷- صالح بیوی کا مقام اور انعام ۹۰

۲۸- ذمہ داریوں کو ادا نہ کرنے کی سزا ۹۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم	**۹۶**
۲۹- طلاق	۹۶
۳۰- خلع	۱۰۰
۳۱- عدت اور رجوع	۱۰۲
۳۲- نکاحِ ثانی	۱۰۵
باب پنجم: سیرت و کردار	**۱۰۸**
۳۳- شرم وحیا	۱۰۸
۳۴- ستر و حجاب	۱۱۲
۳۵- لباس اور زینت کے احکام	۱۱۸
۳۶- مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورت ملعون ہے	۱۲۳
۳۷- عورت اور کسبِ معاش	۱۲۵
۳۸- زہد اور دنیا کی بے وقعتی	۱۲۹
۳۹- میت پر بین کرنا ممنوع ہے	۱۳۲
۴۰- مصیبت کے وقت کی مسنون دعائیں	۱۳۶
(الف) روز قیامت کن لوگوں کو نبی کریم ﷺ کا ساتھ نصیب ہوگا	۱۳۸
(ب) آخرت کا پرچہ اور کامیاب ہونے والے لوگ	۱۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الحمدللہ رب العالمین و الصلوۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء و المرسلین، أشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له و اشھد ان محمدا عبدہ و رسوله صلی اللہ علیه وعلی آله و صحبه و من تبعھم باحسان الی یوم الدین، وبعد:

علوم اسلامیہ کی فہرست میں ''علم حدیث'' ایک اپنی ہی شان اور انفرادیت کا حامل علم ہے۔عہدِ نبوی ہی میں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات عالیہ سے محبت ووارفتگی کی جو مثالیں رقم کیں، انسانی تاریخ ان کی نظر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

تابعین، تبع تابعین اور عصرِ حاضر تک کے محدثینِ عظام نے اس عظیم الشان علم کے لیے جو مساعی جمیلہ وجلیلہ سرانجام دیں، ان پر جس قدر تحسین وآفریں کی صدائیں بلند کی جائیں کم ہیں۔

علوم حدیث میں ''اربعین'' ایک مستقل طرز تصنیف ہے۔ بلکہ تاریخی تسلسل نے اسے ایک مستقل شعبۂ حدیث کی حیثیت دے دی ہے۔

متعدد اسانید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَفِظَ علی امّتی أربعین حدیثًا من أمر دینھا بعثه اللہ یوم القیامة فی زمرة الفقھآء والعلمآء

یہ حدیث اگرچہ بالاتفاق ضعیف ہے۔ مگر مطلقاً روایت حدیث کے بارے میں دیگر متعدد صحیح احادیث ثابت ہیں۔جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

نَضَّرَ اللہ امرءً اسمع منا حدیثا فَحَفِظَه حتی یُبَلِّغَه

(سنن ابی داود، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم، حدیث: ۳۶۶۰، جامع الترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع، حدیث: ۲۶۵۶)

اسی فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے متعدد محدثین نے چالیس احادیث کے مجموعے مرتب کیے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنہیں ''اربعین'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

ہماری معلومات کی حد تک اس سلسلے میں حضرت امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو شرف اولیت حاصل ہے، انہوں نے اربعین کے نام سے سب سے پہلا مجموعہ مرتب کیا۔

ان کے بعد دیگر کئی محدثین عظام نے اربعین مرتب کیں، معروف محدثین میں سے امام دارقطنی، امام ابن عساکر، امام ابن طولون، امام سیوطی، امام ابن حجر اور امام نووی کے نام بالخصوص قابل ذکر ہیں۔

حاجی خلیفہ نے اپنی مایہ ناز کتاب ''کشف الظنون'' میں اسی (۸۰) سے زائد اربعینات کے نام درج کیے ہیں۔ ان میں سے ہر صاحب تصنیف نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق مجموعے مرتب کیے، کسی نے عقائد و ایمانیات پر، کسی نے ارکان اسلام پر، کسی نے صرف نماز پر، تو کسی نے صرف حج پر، کسی نے اذکار و وظائف پر اور کسی نے زہد و رقائق پر۔

اس سلسلے میں ''اربعینات بلدانیہ'' کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا، جس میں بعض محدثین نے چالیس شہروں میں، چالیس رواۃ سے سماع کردہ احادیث مرتب کیں۔

اربعین نویسی میں شہرت و مقبولیت کے حوالے سے ''اربعین نووی'' کا نام سرفہرست ہے۔ امام نووی نے عقائد و ایمانیات، ارکان و اعمال، اخلاق و آداب اور زہد و رقائق پر جامع ترین احادیث مرتب کیں۔

برصغیر میں بھی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے لے کر عصر حاضر کے متعدد علماء نے ''اربعین'' کے نام سے مجموعے مرتب کیے۔ خود میرے والد محترم مولانا محمد یوسف حفظہ اللہ نے ''اربعین جامعہ'' کے نام سے اذکار و اوراد اور مسنون دعاؤں پر مشتمل ایک خوبصورت مجموعہ ترتیب دیا ہے۔

خصوصاً خواتین کے لیے بھی متعدد مجموعے مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ خواتین کے لیے مرتب کردہ مجموعہ ہائے احادیث میں مجموعہ ہذا ایک خاص اہمیت و انفرادیت کا حامل ہے۔ مصنفہ نے اس مجموعہ کو پانچ ابواب اور چالیس ذیلی موضوعات میں تقسیم کیا ہے۔ جن میں ایمانیات و اخلاق، ارکان و اعمال، معاملات اور ستر و حجاب جیسے اہم موضوعات کا انتہائی پر مغز اور معنی خیز احاطہ کیا گیا ہے۔
اس مجموعہ کی اہمیت درج ذیل نکات سے مترشح ہوتی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) اس کی مصنفہ محترمہ پروفیسر ثریا بتول علوی صاحبہ کہنہ مشق مدرسہ، داعیہ اور مصنفہ ہیں۔ جنہوں نے اپنی حیات مستعار کا بیشتر حصہ عملی طور پر بنات اسلام کی تعلیم وتربیت میں صرف کیا ہے۔

(۲) یہی وجہ ہے کہ ان کی منتخب کردہ احادیث اور مستنبط احکام ومسائل میں عمر بھر کا تجربہ نمایاں دکھائی دیتا ہے۔

(۳) خواتین کی انفرادی زندگی سے لے کر، عائلی ومعاشرتی سطح تک کے اہم مسائل سے متعلقہ احادیث مبارکہ کا انتہائی دقت نظری سے انتخاب کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے یہ مجموعہ مختصر ہونے کے باوجود جامع اور محیط ہے۔ گویا خوش نما پھولوں کا آراستہ پیراستہ گلدستہ ہے۔

یہ مجموعہ اپنی جامعیت وافادیت کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ اسے باقاعدہ سبقاً پڑھایا جائے۔

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ حدیث کو مرتبہ کے لیے صدقہ جاریہ، ذخیرہ آخرت اور باعث مغفرت ونجات بنائے۔ نیز اسے امت اسلامیہ کے لیے نفع مند بنائے۔

آمین یارب العالمین

ڈاکٹر عبید الرحمن محسن
مدرس ومہتمم
دار الحدیث راجووال، اوکاڑہ
لیکچرر گورنمنٹ ڈگری کالج
حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی المرسلین

دو سال قبل ایک عزیز بہن نے اپنے ذوق کی آبیاری کے لیے مجھ سے خواتین کے لیے ایک اربعین تیار کرنے کے لیے بات کی۔ اس بہن کا نکتہ نظر یہ تھا کہ ایک ایسی احادیث کی چھوٹی سی کتاب ہو جس میں خواتین کو اپنے مسائل کی تفصیل مل سکے۔ بات آئی گئی ہوگئی۔

پھر چند ماہ بعد اسی بہن نے ایسی کتاب کی تیاری کے لیے زیادہ اصرار کیا تو پھر میں نے بھی ادھر توجہ شروع کی۔

مگر کام شروع کرتے ہی اندازہ ہوا کہ بات اتنی آسان نہیں۔ صرف ۴۰ احادیث سے سارے مسائل تو سمجھنا بڑا مشکل ہے۔ (پہلے اس کا نام بھی اس بہن کی تجویز پر اَرْبَعِیْنَ لِلنِّسَاءِ تجویز ہو چکا تھا)۔ یہی مناسب معلوم ہوا کہ کتاب کو ۴۰ ابواب میں تقسیم کیا جائے اور پھر ہر باب میں مسئلہ کی نوعیت کو سمجھنے کے لیے کم از کم تین چار احادیث دی جائیں۔

چنانچہ اسی پہنچ پہ کام کا آغاز کر دیا گیا۔ بعد میں ایک صاحب علم (محترم پروفیسر ڈاکٹر عبیدالرحمن محسن صاحب، جو میرے داماد بھی ہیں اور بہت اچھا دین کا فہم رکھتے ہیں اور گورنمنٹ ڈگری کالج میں پروفیسر بھی ہیں) نے مشورہ دیا کہ آخر میں مسائل بھی بیان کیے جائیں۔ کیونکہ چھوٹی طالبات میں اتنی اہلیت نہیں ہوتی کہ صرف حدیث پڑھ کر مفہوم کو اخذ کر سکیں۔ لہٰذا آخر میں مسائل والا حصہ بھی شامل کر دیا گیا۔ اس میں ترتیب یہ ہے کہ پہلے باب کے مطابق ایک حدیث کا متن اور ترجمہ نیچے اس کی معاون احادیث ہیں اور آخر میں مسائل دیئے گئے ہیں۔

موجودہ شکل میں مجھ جیسے مبتدی سے جو کچھ تیار ہو سکا وہ آپ کے سامنے ہے۔ اگر اس میں کوئی چیز ہے تو سراسر رب ذوالجلال کی توفیق سے ہے اور اس میں جو کوتاہیاں ہیں وہ میری اپنی کمزوری کی بنا پر ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ مقدور بھر کوشش کرنے کے باوجود اس کی بے شمار کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ اہلِ علم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے استدعا ہے کہ وہ کتاب دیکھ کر اس کی علمی کوتاہیوں سے مجھے آگاہ فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔ان شاء اللہ شکریہ کے ساتھ آپ کی نشان دہی کو پذیرائی ملے گی۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ

پروفیسر ثریا بتول علوی

یکم رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ

جولائی ۲۰۱۳ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل: خاتون بحیثیت مسلمان

(۱)

اسلام کے پانچ ارکان ہیں

۱۔ ارکانِ اسلام کی ادائیگی ضروری ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ"

(صحیح بخاری کتاب الایمان و مسلم کتاب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ اول گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا خانہ کعبہ کا اور (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

۲۔ جبکہ ایمان کے چھ ارکان ہیں۔

صحیح مسلم میں حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ایک طویل حدیث میں ایمان کے چھ ارکان بیان کیے گئے ہیں۔

"سائل نے (حضرت جبرئیل نے) آپؐ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: تم اللہ پر ایمان لاؤ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں پر، یوم آخرت پر اور اللہ کی تقدیر پر ایمان لاؤ، اچھی ہو یا بری۔ (صحیح مسلم باب الایمان حدیث نمبر ۹۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تین باتیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں پائی جائیں وہ ایمان کا ذائقہ چکھ لیتا ہے۔ اوّل یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اسے ہر دیگر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔ دوم وہ کسی شخص سے محبت کرے تو صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لیے کرے۔ سوم اسے کفر کی طرف لوٹنا اس طرح ناپسندیدہ ہو جیسے کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔'' (متفق علیہ)

مسائل

۱۔ ہر عورت کو مسلمان ہونے کی حیثیت سے اسلام کے یہ پانچوں ارکان ادا کرنے چاہئیں۔ ان میں سے زکوٰۃ کی ادائیگی مالی توفیق حاصل ہونے پر کی جائے گی اور حج کے فریضہ کی ادائیگی کے لیے مالی توفیق کے ساتھ ساتھ محرم رشتہ دار کی موجودگی بھی لازمی شرط ہے۔

اس حدیث میں دینِ اسلام کو ایک عمارت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس طرح کوئی عمارت چار دیواری اور بنیاد سے مکمل ہوتی ہے، اسی طرح دینِ اسلام کی عمارت حدیث میں بیان کردہ پانچوں ارکان سے مکمل ہوتی ہے۔ اگر ان میں سے ایک رکن بھی کم ہو تو وہ عمارت نہیں بلکہ کھنڈر اور ویرانہ بن جاتا ہے۔ لہٰذا کلمہ طیبہ بنیاد ہے جس میں دو اجزا ہیں ''لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ''۔ اس میں پہلا جز توحید کہلاتا ہے جبکہ دوسرے جز کا نام رسالت پر ایمان لانا ہے۔ یہ کلمہ پڑھنے سے کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل تو ہو جاتا ہے مگر مسلمان رہنے کے لیے اس کلمہ کا زبان سے اقرار، دل سے تصدیق اور اعضاء کے ساتھ اس پر عمل کرنا لازمی جز ہے۔ اگر ان تینوں میں سے ایک بات بھی کم ہو تو انسان مسلمان نہیں بن سکتا۔

کلمہ طیبہ کا پہلا جز لا الہ الا اللہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی ہستی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی ہمارا حاجت روا، مشکل کشا اور تمام محتاجوں کی ضرورتیں پوری کرنے والا ہے۔ وہ بالکل اکیلا ہے، کوئی نبی ولی، جن یا انسان، بت یا پتھر اور شجر و حجر کوئی چیز بھی اللہ کی ذات وصفات میں شریک نہیں۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ وہی روزی دیتا ہے، بیماروں کو شفا دیتا ہے، نفع ونقصان کا پورا اختیار اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اس یقین کو توحید کہا جاتا ہے اور اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ اللہ کی ذات میں بت یا کوئی فرشتہ یا انسان یا جن بھی شامل ہے یا اللہ کی طرح کوئی اور ذات بھی زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور موت دے سکتی ہے، نفع نقصان پہنچا سکتی ہے۔ روزی اور شفا دے سکتی ہے، تو ایسے عقیدہ کا نام شرک ہے اور شرک اللہ تعالیٰ کو کسی صورت بھی گوارا نہیں۔ نہ ہی مشرک انسان کی نجات ہوسکتی ہے، مزاروں اور درباروں پر یقین رکھنے والا شخص مشرک کہلاتا ہے اور اللہ کے فرمان کے مطابق مشرک کی بخشش نہیں ہوسکتی۔ یہ توحید دینِ اسلام کا اصل سبق ہے۔

دنیا میں جتنے بھی انبیا تشریف لائے تھے، وہ سب اسی توحید کے سبق کو بندوں تک پہنچانے اور ان کو شرک سے روکنے کے لیے دنیا میں تشریف لائے تھے۔

کلمہ طیبہ میں توحید پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو محمد ﷺ پر ایمان لانے کی بھی تاکید کی گئی ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی کے ذریعے دین کا علم عطا فرمایا ہے تو وہ بندوں تک اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ رسول پہ ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ رسول نے جو اللہ کا پیغام بندوں تک پہنچایا اور زندگی گزارنے کے جو طریقے بتائے ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ کلمہ طیبہ توحید اور رسالت کے دو بنیادی عقیدوں پر مشتمل ہے۔

۲۔ حضرت جبریل علیہ السلام کی طویل حدیث میں ایمان کے یہ چھ اجزا بیان کیے گئے ہیں۔ اسی حدیث میں اسلام کے پانچ ارکان پہلے بیان ہوئے ہیں۔ پھر ایمان کے اجزا کا ذکر ہے۔

۳۔ پہلے مسلمان کلمہ طیبہ و کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام کے ارکان پر عمل کرتا ہے، انہی ارکان پر باقاعدگی اور پابندی سے عمل کرنے سے اس کے ایمان میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ جب اللہ و رسول پر اس کا ایمان پختہ ہو جاتا ہے، وہ اسلامی عبادات پر پورے یقین سے عمل کرتا ہے۔ اللہ کے احکامات کی دل و جان سے پابندی کرتا ہے۔ اس کے نواہی سے بچنے کی پوری کوشش کرتا ہے، تو پھر ایمان اس کے رگ و پے میں اسی طرح جاری و ساری ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے لیے ایمان کے اندر بہت زیادہ لذت و حلاوت محسوس کرتا ہے۔ اسے دنیا بھر کی سب چیزوں سے اپنا ایمان عزیز ترین ہو جاتا ہے، وہ اس ایمان کی خاطر سر کٹا تو سکتا ہے مگر جھکا نہیں سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)

نماز فرض ہے

نماز کی پابند اور بے نماز عورت کا فرق

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهٗ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ

(مسند احمد ۱۶۹ : ۲)

عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ حضور کریم ﷺ نے ایک روز نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ''جس نے نماز کی حفاظت کی، تو یہ نماز اس کے لیے روزِ قیامت، نور ہوگی برہان ہوگی اور نجات کا باعث ہوگی۔ جس نے نماز کی حفاظت نہ کی، اس کے لیے نہ نور ہوگا نہ برہان اور نہ نجات۔ بلکہ روزِ قیامت اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

۱۔ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (مسلم، کتاب الایمان: ۸۲)

بندۂ مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔

۲۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا ''پھر ان کو بتادو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ تعالیٰ نے دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ (بخاری، کتاب الزکات: ۱۳۹۵)

۳۔ بچوں کو دس سال کی عمر میں نماز چھوڑنے پر مارنے کا حکم دیا گیا ہے، اور سات سال کی عمر سے ان کو نماز کی ترغیب دینے کا حکم ہے

۴۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود فرماتے ہیں میں نے رسول پاک ﷺ سے پوچھا: ''کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟'' فرمایا: ''نماز وقت پر ادا کرنا۔'' (صحیح بخاری)

۵۔ رسول پاکؐ نے فرمایا: ''بیشک روزِ قیامت بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر اس کی نماز درست ہوئی تو وہ فلاح پا جائے گا اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ ناکام ہو جائے گا۔
(صحیح نسائی للالبانی، کتاب الصلاۃ: ۴۵۱)

۶۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''تم اپنی عورتوں کو مسجد جانے سے منع نہ کرو، اگرچہ ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔ (ابوداؤد، کتاب الصلاۃ بروایت صحیح: ۵۶۷)

۷۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ہمیں (حیض کی وجہ سے) روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا، مگر نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

نماز قائم کرنا ہر مرد وزن پر فرض ہے

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ کلمۂ طیبہ اور کلمہ شہادت کی ادائیگی کے بعد مسلمان پر عائد ہونے والا پہلا فرض نماز ہی ہے۔ نماز کی ادائیگی ہی کسی کے اسلام کے خالص ہونے کا فیصلہ کرتی ہے۔ ادھر نومسلم دائرہ اسلام میں کلمہ پڑھ کر داخل ہوا۔ فوراً نماز کے لیے اذان ہوگئی۔ اب اگر وہ نماز ادا کرتا ہے تو اپنے خلوص ایمان کی شہادت فراہم کر دیتا ہے اور اگر نماز ادا نہیں کرتا تو وہ گویا ثابت کر رہا ہے کہ اس کا کلمہ پڑھنا اور اسلام کا دعویٰ کرنا بے معنی ہے۔ اس میں کچھ حقیقت نہیں ہے۔ اسی لیے نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ بندہ مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔

اللہ نے قرآن پاک میں مومنوں کی صفات میں بیان کیا ہے کہ وہ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ نماز کی طرف خصوصی توجہ رکھتے ہیں، اپنے دن رات کے سارے پروگرام نماز کے اوقات کو مدنظر رکھ کر بناتے ہیں، تاکہ ان کی ساری نمازیں صحیح وقت پر مسجد میں ادا ہوں۔ صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت پر وضو کر کے خشوع وخضوع کے ساتھ رب کے حضور حاضر ہو جاتے ہیں، بعینہٖ عورتیں اپنے گھروں میں صحیح وقت پر پوری توجہ سے نماز ادا کرتی ہیں، اسی کو حضور پاک نے نماز کی حفاظت کا نام دیا ہے۔

۱۔ نماز کی حفاظت کرنے والے کے لیے روز قیامت نماز کا ایک نور ہوگا جو اس کو جہنم سے نجات دلائے گا۔ جبکہ نماز کی حفاظت نہ کرنے والے کا انجام روز قیامت اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے نافرمانوں قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف جیسے سرکش لوگوں کے ساتھ ہوگا۔

۲۔ روز قیامت مسلمان کا حساب کتاب نماز ہی سے شروع کیا جائے گا۔

۳۔ مسلمانوں کو نبی پاک نے حکم دیا کہ سات سال کے بچے کو نماز پڑھنے کی تلقین کرو اور اگر دس سال کے ہو کر بھی نماز ادا نہ کریں تو پھر تم اُن کو سرزنش کرو اور مار کر ان کو نماز پڑھاؤ۔

۴۔ عورتیں اپنے گھر میں نماز ادا کریں، مسجد میں جانے سے عورت کو اگرچہ روکا نہیں گیا، تاہم ان کو بہترین نماز وہی ہے جو وہ گھر کی کوٹھڑی میں ادا کریں۔

۵۔ عورت کو نماز ادا کرتے وقت دوپٹہ لینا، سر سینہ، بازو اور ٹخنے وغیرہ ڈھانپنا لازمی ہے۔

۶۔ زمانہ حیض ونفاس میں عورت پر سے نماز کی ادائیگی ساقط کر دی گئی ہے۔ مگر اس دوران کے چھوٹے ہوئے روزے اس کو بعد میں ادا کرنا ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳)

زکوٰۃ اور صدقہ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: إِنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَّهَا، وفي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهَا، "أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هٰذَا؟" قَالَتْ: لَا، قَالَ، أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ۔ قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب الکنز ما ھو ۱۵۶۳)

عمرو بن شعیب بن عبداللہ بن عمرو ابن العاص سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو بھاری کنگن تھے۔ آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس نے جواب عرض کیا "نہیں" اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا: "کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان کے بدلے میں آگ کے دو کنگن پہنائے؟ اس عورت نے وہ دونوں کنگن پھینک دیئے اور بولی یہ دونوں کنگن اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

۱۔ حضرت ام سلمٰی سونے کی پازیب پہنا کرتی تھیں۔ انہوں نے دریافت کیا "یارسول اللہ کیا یہ کنز ہیں؟ (جو دوزخ میں لے جانے کا باعث بنتے ہیں) تو آپؐ نے فرمایا: "اگر یہ نصاب کو پہنچ جائیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی زکاۃ ادا کر دی جائے تو پھر یہ کنز نہیں ہے۔ (ابوداؤد، موطا امام مالک، دارقطنی، وصححہ الحاکم)

۲۔ آپؐ نے فرمایا کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ (بخاری)

صدقہ نارِ جہنم سے آزادی کا ذریعہ ہے

۳۔ سہل بن سعد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ وہ یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا اجنبی، جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپؐ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اور ان میں کچھ فرق رکھا۔ (رواہ البخاری بحوالہ مشکوٰۃ: ۴۹۵۲)

۴۔ حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ (مشکوٰۃ: ۵۰۰۱ بحوالہ احمد)

۵۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب خاتون اپنے شوہر کے گھر سے کچھ مال فی سبیل اللہ دے اس طرح کہ اس سے کوئی نقصان واقع نہ ہو۔ تو اس کا اجر مرد کو تو ملے گا ہی، عورت کو بھی اتنا ہی ملے گا جیسی اس کی نیت تھی۔ اسی طرح کسی بھی خازن کو بھی مالک کے مال سے اللہ کی راہ میں دینے پر اجر ملے گا۔ (جامع الترمذی کتاب الزکاۃ حدیث: ۶۷۲)

۶۔ حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''بیوہ عورت اور مسکین کی مدد کرنے والے کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کو یا اس شخص کو جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔ (بخاری: ۵۳۵۳)

۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا ''صدقہ کسی کے مال کو کم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے کی وجہ سے (اپنے بندے کی) عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا مقام بلند کر دیتا ہے۔ (مسلم)

مسائل

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان مال دار پر فرض کیا ہے کہ وہ ایک سال گزرنے پر اپنے مال میں سے ۲½% زکوٰۃ دیا کرے یعنی وہ اپنے مال کا چالیسواں حصہ اپنے کسی غریب اور محتاج رشتہ دار کو یا عام مسکین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضرورت مند کو، مسافر کو یا قرضدار کو دے دے۔ یعنی اللہ نے امیروں کی دولت میں سے کم از کم ½ ۲% فیصد حصہ غریبوں کے لیے مقرر کر دیا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ دولت سمٹ کر ایک ہی شخص کے پاس اکٹھی نہیں ہوتی۔ دوسری طرف غریبوں کو بھی کچھ سنبھلنے کا موقع ملتا رہتا ہے اور ان کی ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں۔ اس طرح زکاۃ کے ذریعے غرباء اور امراء کے طبقات میں توازن واعتدال پیدا ہوتا رہتا ہے۔ امیر غریبوں کی ضرورت کا احساس کرتے ہیں، تو غریب امیروں کے لیے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں۔

۱۔ عورتوں کو بھی اپنے مال اسباب اور زیور وغیرہ کی زکاۃ باقاعدہ حساب کر کے ادا کرتے رہنا چاہیے۔ جو زیور انہوں نے پہن رکھا ہے، اس کی زکاۃ ادا کریں گی تو دوزخ کی سزا سے بچ جائیں گی۔ وگرنہ اپنے زیور یا مال واسباب سمیت دوزخ کی آگ میں جلنا پڑے گا۔

۲۔ زکوٰۃ کے علاوہ بھی دوسروں کی ضرورت کو پورا کرنے کی غرض سے حسب موقع وگنجائش صدقہ وغیرہ کرنے کا خواتین کو نبی کریم نے خصوصی حکم دیا ہے۔ تاکہ وہ دوزخ کی آگ سے بچ سکیں۔

۳۔ بیوہ عورت، مسکین اور یتیم کی کفالت کرنے والوں کے لیے خصوصی انعامات کی بشارت دی گئی ہے۔ مثلاً یتیم کی پرورش کرنے والے کو جنت میں نبی کریم ﷺ کا ساتھ نصیب ہوگا۔ واللہ کتنی بڑی خوش قسمتی اور سعادت ہے بڑھ کر جو اس کو حاصل کر لے۔

۴۔ بیوی شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت سے صدقہ کر سکتی ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر نہیں۔

۵۔ بیوی کو شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بعد صدقہ دینے پر اتنا ہی ثواب ہوگا جتنا اس کے شوہر کو ہوتا ہے۔

۶۔ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ اس میں اللہ مسلسل برکت ڈالتا رہتا ہے۔

۷۔ جو خاتون دوسروں کو اللہ کی رضا کے لیے معاف کرتی ہے، تو اس سے اللہ تعالیٰ اس کی اپنی عزت اور سربلندی میں اضافہ فرما دیتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴)

رمضان کے روزے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا یُحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

(صحیح البخاری کتاب النکاح، حدیث: ۵۱۹۵)

حضرت ابوہریرۃ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر عورت کا شوہر گھر میں ہو تو پھر عورت کے لیے جائز نہیں کہ اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے۔

۱۔ حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ نے مسافر کی نماز آدھی کر دی ہے اور حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ بعد میں رکھنے کی (اجازت دے دی ہے)۔

(سنن نسائی، کتاب الصیام، ۲۲۷۶)

۲۔ آپ ؐ نے فرمایا: اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ (بخاری)

یعنی روزہ تو (خصوصاً) میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

۳۔ نیز آپ ؐ نے فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ، حصولِ رضائے الٰہی اور ثواب کے لیے رمضان کے روزے رکھے، اللہ اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف فرما دے گا۔ (صحیح بخاری)

۴۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے حتیٰ کہ جب آپ ؐ وفات پا گئے تو آپ کی بیویاں اعتکاف کرتی تھیں۔ (بخاری، اعتکاف ۲۰۲۷ و مسلم)

مسائل

روزہ کیا ہے، جس سبق کو نماز روزانہ دن میں پانچ مرتبہ یاد دلاتی ہے، اسی سبق کو روزہ سال میں ایک مرتبہ پورے ایک ماہ تک روزانہ یاد دلاتا رہتا ہے۔ یعنی وہ دل میں اللہ کا ڈر اور نیکی سے رغبت پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے۔رمضان المبارک میں طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور ہر قسم کی برائی سے باز رہنے کا نام روزہ ہے۔روزہ رکھنے سے صبر وتحمل، جفاکشی اور نادار لوگوں سے محبت وتعاون کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ بھوک کی وجہ سے بھوکے پیاسے رہنے والے لوگوں سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے،اس طرح روزہ دل میں اللہ کا ڈر اور اس کی رضا جوئی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

رمضان کے روزے تو ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہیں۔ وہ بالغ مسلمان مرد وعورت سب کو رکھنے لازمی ہیں۔ البتہ نفلی روزہ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ عورت شوہر کی اجازت حاصل کرے، اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

۲۔ بچے کو دودھ پلانے والی عورت یا حاملہ عورت کو اجازت ہے کہ اگر وہ رمضان میں روزہ نہیں رکھ سکتی تو نہ رکھے، بعد میں استطاعت ہونے پر روزہ رکھ لے۔اسی طرح جو عورت رمضان میں حیض کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکی، وہ اتنے روزے بعد میں رکھ لے۔

۳۔ بوڑھی عورتیں جو بچوں کی مصروفیت سے فارغ ہوں، اعتکاف بھی بیٹھ سکتی ہیں۔

حج بیت اللہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: وَلَا تَتَنَقَّبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَیْنِ (الترمذی ابواب الحج بروایت صحیحہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''احرام والی عورت نقاب اور دستانے استعمال نہ کرے۔''

مسائل

۱۔ آپ نے فرمایا: حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(حج مبرور سے مراد وہ حج ہے جس میں انسان ہر قسم کے گناہ اور نافرمانی سے بچا رہے۔)

۲۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ کے ہمراہ حالتِ احرام میں تھیں اور قافلے ہمارے سامنے سے گزرتے تھے۔ جب وہ سامنے آتے تو ہم اپنی چادروں کے پلو منہ پر لٹکا لیتیں اور جب وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزر جاتے تو منہ کھول لیتیں۔(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

(مراد یہ ہے کہ بوقتِ ضرورت چادر سے پردے کا اہتمام تو کرنا چاہیے مگر باقاعدہ برقع یا نقاب نہ ہو)۔

۳۔ عورتوں کے لیے حج کو جہاد قرار دیا گیا ہے۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ، کیا عورتوں کو جہاد کی اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں مگر وہ ایسا جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں ہے۔ عورتوں کا جہاد حج اور عمرہ ادا کرنا ہے۔(سنن ابن ماجہ، حدیث: ۲۹۰۱)

۴۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ اس پر ایک شخص اٹھا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری بیوی حج کے لیے نکلی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ کے لیے لکھا جاچکا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔'' (رواہ مسلم فی کتاب الحج عن ابن عباسؓ)

مسائل

عمر بھر میں ایک مرتبہ حج ادا کرنا فرض ہے بشرطیکہ وہ مسلمان اپنے سفر اور اہل وعیال کے مصارف کے لیے بندوبست کرسکے۔ یہ حج مسلمانوں کا سالانہ عالمی اجتماع ہے یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی یاد کو تازہ کرتا ہے اور امت میں اتحاد و یک جہتی کی فضا کو برقرار رکھتا ہے۔ دنیا کے کونے کونے سے مسلمان مکہ معظمہ میں جمع ہوکر اسلامی اخوت کا روح پرور منظر پیش کرتے ہیں۔

۱۔ عورت احرام میں معمول کے مطابق صاف ستھرے کپڑے پہنے، پورے جسم پر بڑی اور موٹی چادر استعمال کرے۔ نظریں نیچی رکھے، غیر مردوں سے آمنا سامنا ہو تو گھونگھٹ سے چہرے کا پردہ کرلے، مگر باقاعدہ برقع یا نقاب نہ ہو حضرت عائشہؓ کی حدیث واضح کررہی ہے کہ ہم سفر حج میں تھے، جب مرد سامنے آتے تو ہم چہرے پر چادریں ڈال لیتے اور جب وہ گزر جاتے تو ہم کپڑا اوپر کرلیتے۔

۲۔ عورت دستانے بھی نہ پہنے گی، البتہ وہ جرابیں استعمال کرسکتی ہے۔

۳۔ عورت کے لیے ایک لازمی شرط یہ بھی ہے کہ وہ محرم رشتہ دار کے ساتھ ہی حج کرسکتی ہے (کیونکہ عورت کو اکیلے سفر کرنا ممنوع ہے)۔ اگر محرم رشتہ دار میسر نہیں تو پھر وہ صاحبِ استطاعت ہونے کے باوجود حج نہ کرے گی۔[1]

---

[1] بعض فقہاء کا قول ہے کہ عمر رسیدہ عورت عورتوں کے کسی قابلِ اعتماد وفد، جس میں ان کے محرم موجود ہوں کے ہمراہ حج کے سفر پر جاسکتی ہے اور وہ اس طرح اپنے فرض حج کی ادائیگی کرسکتی ہے۔ تاہم یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵)

سب لوگوں سے زیادہ رسول پاکؐ سے محبت ایمان کا لازمی تقاضا ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رسول اللّٰہ ﷺ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (البخاری ومسلم کتاب الایمان)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایمان والا نہ ہوگا جب تک اس کے دل میں اپنے والد، اپنی اولاد اور دیگر تمام لوگوں سے زیادہ میری محبت نہ ہو جائے۔''

۱۔ نبی کریمؐ پر جھوٹ بولنے کی مذمت:

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا، اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لینا چاہیے۔'' (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

۲۔ رسول اللہؐ نے فرمایا:

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان دونوں کو تھامے رہو گے، گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبیؐ کی سنت۔'' (رواہ الموطا عن مالک بن انسؓ بحوالہ مشکوٰۃ)

۳۔ دوسری طرف نبی اکرمؐ نے محبت کی حدود بھی خود نبی کریمؐ نے بیان فرما دی ہیں:

صحیح بخاری میں حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسولؐ کو فرماتے ہوئے سنا:

''تم میری تعریف میں اس طرح مبالغہ نہ کرو جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کی تعریف میں مبالغہ کیا تھا، میں تو [illegible] اس کا بندہ اور رسول ہوں لہٰذا تم یہ کہو: وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔'' (صحیح بخاری: ۳۴۴۵)

(یعنی عقیدت میں کہیں مجھے اللہ کا بیٹا یا خدا نہ بنا دینا، یہ شرک ہوگا)۔

۴۔ ''جس نے میری اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی۔'' (احمد، بخاری ومسلم، نسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ)

۵۔ ''جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے گویا مجھ سے محبت کی، جس نے مجھ سے محبت کی (روزِ قیامت) میرے ساتھ ہوگا۔'' (رواہ الترمذی عن انسؓ)

۶۔ ''جس نے میری سنت سے منہ موڑا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔'' (بخاری ومسلم عن انسؓ)

۷۔ ''جس نے دین میں کوئی ایسا کام کیا جس کی بنیاد شریعت میں نہیں وہ مردود ہے۔'' (متفق علیہ عن عائشہؓ)

مسائل

مسلمان کے لیے ایمان عزیز ترین متاع ہے، جس کی روحِ رواں حضور ﷺ سے محبت ہے، اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے بعد نبی کریمؐ سے محبت۔ اس محبت کی ظاہری نشانی یہ ہے کہ وہ ہر لحہ نبی کریم کی فرمانبرداری کی پوری کوشش کرے، آپؐ کی سنت مبارک پر ہر لحہ عمل پیرا ہو۔ آپ کی سنت سے اِدھر اُدھر نہ ہٹے۔ کیونکہ جس نے بھی اپنے نبی کی سنت سے منہ موڑا یا اپنا کوئی نیا طریقہ ایجاد کرنے کی کوشش کی، اس کا نبی کریم ﷺ سے کوئی تعلق نہیں، لہٰذا وہ طریقہ یا کام مردود ہے۔ اسی کو بدعت کہا جاتا ہے۔ روزِ قیامت کسی بدعت کا آغاز کرنے والوں کا انجام بہت خراب ہوگا۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم نہ تو کوئی جھوٹی بات نبی کریمؐ سے منسوب کریں، نہ آپ کی نافرمانی کریں، بلکہ قدم قدم پر آپؐ کی مسنون عبادات اور مسنون اذکار کو پیش نظر رکھیں۔

بعض لوگ عدم واقفیت کی بنا پر گھروں میں سنے سنائے مسائل کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں کہ اللہ نے کہا ہے، یہ تو رسول نے فرمایا ہے، وہ اس طرح بہت سے من گھڑت مسائل کو اللہ یا رسول کی طرف منسوب کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ یہ بہت بڑے گناہ کی بات ہے۔ کسی قول کو اللہ یا رسول کی طرف منسوب کرنے کے لیے مکمل یقین کی ضرورت ہے۔ بغیر سوچے سمجھے ایسی بات کہنے سے گریز کرنا چاہیے۔ جب تک مکمل علم حاصل نہ کرلیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶)

ایمان کے لازمی تقاضے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

(بخاری کتاب الایمان، ومسلم)

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی پاک نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان والا نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ نہ چاہے جو وہ خود اپنے نفس کے لیے چاہتا ہے۔

۱۔ حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم مسلمانوں کو باہمی رحم، محبت اور باہمی نرم خوئی (اور شفقت) میں ایک جسم کی طرح پاؤ گے کہ جب جسم کے کسی عضو کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم اس کا اس طرح ساتھ دیتا ہے کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (بخاری ۶۰۱۱)

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہ کرے، نہ اس کو تنہا (بے یار و مددگار) چھوڑے اور نہ ہی اسے حقیر سمجھے۔ آپؐ نے اپنے سینۂ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار فرمایا کہ تقویٰ کا مقام یہاں (دل میں) ہے۔ مزید فرمایا کہ کسی آدمی کے لیے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون مال اور عزت و آبرو حرام ہے۔ (مشکوٰۃ ۴۹۵۸ بحوالہ مسلم)

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس پر لازم ہے کہ

(۱) اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔

(۲) اپنے مہمان کا احترام کرے۔

(۳) بولے تو بھلائی کی بات کرے وگرنہ خاموش رہے۔(بخاری و مسلم)

۴۔ نیز آپؐ نے فرمایا:''جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''(بخاری ۶۰۱۳)

مسائل

نبی کریم ﷺ کے ارشاد مبارک کے مطابق ہر مسلمان کو چاہیے کہ چند کام ضرور ادا کریں تاکہ اس کا ایمان مکمل ہو سکے۔ مثلاً اسلامی اخوت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے وہ مسلمانوں کا خیر خواہ ہو، جن حاجات اور خواہشات کو اپنے لیے محبوب سمجھتا ہے، وہی حاجات اور خواہشات دوسروں کی بھی ضرورت سمجھے۔ مثلاً خوراک، لباس، صحت، تعلیم اور رہائش کی سہولتیں دوسروں کو فراہم کرنے کی فکر کرے مگر یہ سارا کام دوسروں کی عزتِ نفس مجروح کیے بغیر کیا جائے کیونکہ ہر شخص اپنی عزتِ نفس کو مقدم رکھتا ہے۔

پھر وہ اس کی غمی اور خوشی میں شریک ہو۔ مشکل میں اسے تنہا نہ چھوڑے بلکہ اس کی بے چینی اور پریشانی دور کرنے کی پوری کوشش کرے۔ اس سے ہمدردی و غمخواری کرے اور دوسرے کسی مسلمان کو حقیر و ذلیل نہ کرے، کیونکہ دوسروں کو حقیر سمجھنا شیطانی کام اور بہت بڑا گناہ ہے۔

خواتین کے لیے ان احادیث میں بہت بڑا سبق ہے، دوسری بہنوں کی عزتِ نفس کو ٹھیس پہنچانا اور ان کو حقیر و ذلیل کرنے سے اپنے ایمان میں بہت زیادہ نقصان واقع ہو جاتا ہے اور بہت سی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷)-الف

دین خلوص، خیر خواہی اور وفاداری کا نام ہے

عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قال: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلَاثًا قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ (بلوغ المرام ۱۵۳۸ بحوالہ مسلم)

تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دین تو خیر خواہی کا نام ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی، ہم نے عرض کیا کس کے لیے؟ تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب اور اس کے رسول کے لیے خلوص و وفاداری اور اپنے مسلم حکمرانوں اور عام مسلمانوں کے لیے خیر خواہی۔''

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں:

(۱) جب تو اسے ملے تو اسے سلام کہے۔

(۲) جب وہ تجھے دعوت دے تو اسے قبول کرے (یا کام کہے تو اس کا کام کر دے)۔

(۳) جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو تو اس کی خیر خواہی کرے۔

(۴) جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہے۔

(۵) جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔

(۶) جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حضرت معاذؓ بن جبل نے نبی کریمؐ سے ایمان کا اعلیٰ و افضل درجہ دریافت فرمایا تو آپؐ نے فرمایا:

(۱) تم اللہ کے لیے کسی سے محبت کرو اور اللہ ہی کے لیے کسی سے دشمنی کرو۔

(۲) اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مصروف رکھو۔

(۳) لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے کرتے ہو اور دوسروں کے لیے وہ چیز ناپسند کرو جسے اپنے لیے نہیں چاہتے۔ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الایمان ص ۱۶ بحوالہ مسند احمد)

---

(۷)-ب

ہر نیکی صدقہ ہے (اور ہر نیکی کا اجر دیا جائے گا)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: كُلُّ سَلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ (رواه البخاری ومسلم)

ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ہر روز جب سورج طلوع ہو جاتا ہے تو لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہو جاتا ہے۔ اگر آپ دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرو تو یہ صدقہ ہے، کسی آدمی کی سواری میں مدد دو، اسے سواری پر سوار کر لو، یا اس کا سامان لادو تو یہ بھی صدقہ ہے۔ پاکیزہ بات کرنا بھی صدقہ ہے۔ نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے ہر قدم جو آپ اٹھاتے ہیں، وہ بھی صدقہ ہے۔ ایذا دینے والی چیز راستے سے ہٹا دو تو یہ بھی صدقہ ہے۔

۱۔ حضرت انسؓ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ جب وہ مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کروں گا، مگر جب وہ ظالم ہو تو پھر میں اس کی مدد کیسے کروں؟ آپؐ نے فرمایا: آپ اسے ظلم سے روک دیں۔ یہی اس کی مدد کرنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے، تو اللہ پاک پر لازم ہے کہ وہ قیامت کے دن اس سے جہنم کی آگ کو دور فرمائیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴿۴۷﴾ کہ ایمانداروں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے۔ (مشکوٰۃ ۴۹۸۲ بحوالہ شرح السنۃ)

۳۔ ابوذرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو، خواہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے بات کرنا ہی کیوں نہ ہو۔'' (مسلم)

مسائل

۱۔ دین اسلام کا دوسرا نام ''خیر خواہی کا دین'' قرار دیا جا سکتا ہے کہ ہر مسلمان کو دوسروں کا خیر خواہ ہونا چاہیے۔ اللہ و رسول سے اور قرآن پاک سے بھرپور وفاداری ہو، خلوصِ دل سے ان کے احکام کو بجا لانا چاہیے۔ جبکہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں دوسروں سے محبت، ہمدردی اور خیر خواہی مقدم ہو۔ انسان صرف اپنا فائدہ سوچے اور دوسروں کا فائدہ نہ سوچے، تو یہ مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔

۲۔ لہٰذا دوسروں کو ملتے وقت سلام کر کے سلامتی کی دعا دینا، بیمار کی عیادت کرنا، فوت ہونے پر اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنا جبکہ خواتین گھر میں اس کی مغفرت اور آخری مراحل میں آسانی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ دوسروں کی دعوت قبول کرنا، وہ کسی کام کے لیے کہیں تو ان کے کام کاج کر دینا، اس کی چھینک کے جواب میں اسے یرحمك الله کہنا اور مسلمان بھائی بہن خواہ وہ موجود ہو یا غیر حاضر، ہر حال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس کی خیر خواہی کرنا۔

یہ سب ایمان ہی کے تقاضے ہیں، ہر مسلمان خاتون کو یہ تقاضے پورے کرنے کی بھرپور کوشش جاری رکھنا چاہیے۔ اس سے اگلی حدیث نمبر ۲ میں تو اپنے مسلمان بھائی بہن کی مدد کرنے کو صدقہ اور ثواب کا کام بتایا گیا ہے۔ دوسروں کو آپ جس قسم کا تعاون فراہم کر سکتے ہو، ضرور کرو، انسانی جسم میں ۳۶۰ جوڑ ہیں۔ اس کو ان جوڑوں کا صدقہ ادا کرنا چاہیے۔ دوسری طرف انسان پر اللہ تعالیٰ کے احسانات اتنے زیادہ ہیں کہ اس کا ایک ایک جوڑ بھی نیکی کرے تو بھی اللہ تعالیٰ کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا۔ اس کے احسانات کا شکر ادا کرنے کی بے شمار شکلیں ہیں۔ مثلاً دو آدمیوں میں جھگڑا ہو گیا تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کروا دو۔ اپنے گھوڑے پر کسی دوسرے کو سوار کروا دو، یا اس کا سامان اپنے گھوڑے پر لادنے میں مدد کرو۔ موجودہ دور میں موٹر سائیکل یا گاڑی وغیرہ پر سوار کر لیں۔ یہ بھی باعث اجر و ثواب ہوگا۔ اسی طرح کسی سے اچھی بات کہنا اور راستے سے تکلیف دہ اینٹ یا پتھر کو ہٹا دینا بھی بہت بڑی نیکی ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس طرح بھی اپنے مسلمان بھائی بہن کی مدد کر سکتے ہو، کرو اس کا اجر و ثواب آپ کو اللہ کے ہاں ضرور ملے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸)

مسلمان اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں دیتا

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ (بخاری:۱۰)

عبداللہؓ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی تکلیف سے دیگر مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ہر وہ کام چھوڑے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔"

۱۔ رسول پاکؐ نے فرمایا: "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔"
(صحیح مسلم، کتاب الایمان: ۶۴)

۲۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: "جو شخص اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ خیر کی بات کہے وگرنہ چپ رہے۔" (صحیح بخاری، کتاب الرقاق باب حفظ اللسان: ۵۱۸۵)

۳۔ رسول پاکؐ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، اور جب اس کو امانت دی جائے تو اس میں خیانت کرے۔"
(مسلم، باب الایمان: ۵۹)

۴۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے ام المومنین صفیہؓ کے بارے میں نبیؐ سے کہا کہ وہ ایسی اور ایسی ہے (مراد چھوٹے قد والی ہے) آپؐ نے فرمایا: "اے عائشہؓ! تو نے ایسا کلمہ کہہ دیا کہ اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو یہ کلمہ اس پر بھی غالب آجائے گا۔" (احمد، ترمذی، ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ: ۴۸۵۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ ''مومن بہت زیادہ طعن کرنے والا، بہت زیادہ لعنت کرنے والا، فحش گوئی کرنے والا اور بدزبان نہیں ہوتا۔'' (رواہ الترمذی عن عبداللہ بن مسعود مرفوعا)

۶۔ آپؐ نے فرمایا: ''چغلخور جنت میں نہیں جائے گا۔'' (صحیح مسلم، عن حذیفۃ، کتاب الایمان: ۱۶۷)

۷۔ حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں روزہ، صدقہ اور نماز سے افضل کام نہ بتاؤں؟'' ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: ''آپس میں صلح رکھنا جبکہ آپس کا بگاڑ ایسی خصلت ہے جو دینِ اسلام کو ختم کر کے رکھ دیتی ہے۔'' (ابوداود، ترمذی، مشکوۃ: ۵۰۳۷)

مسائل

ایمانی تقاضا ہے کہ اپنے ہاتھ سے کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے، زبان سے کسی کو گالم گلوچ نہ کی جائے۔ نہ کسی کی عزت نفس کو نقصان پہنچایا جائے۔ لڑنا جھگڑنا، دوسروں کو طعنے دینا، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، بہتان لگانا، وعدہ خلافی کرنا، امانت میں کمی بیشی اور خیانت کرنا، چغلیاں لگا کر آپس میں فساد ڈلوانا یہ سب شیطانی کام ہیں۔ مسلم معاشرے کو ان سے بہت نقصان پہنچتا ہے۔ ان کی باہمی محبت اور خلوص ختم ہو جاتا ہے۔ وہ تنازعات اور خانہ جنگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس لوگوں کے باہمی معاملات کی اصلاح کرنا۔ ان میں باہم انصاف کے ساتھ صلح کروانا ایمان کے اہم تقاضے ہیں۔ اسی طرح پیارے نبیؐ کا ایک اور فرمان ہے، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی بھی مسلمان کو خوف زدہ کرے۔ (سنن ابی داود: ۵۰۰۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹)

حسنِ ادب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِهٖ، وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِهٖ. فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَأْکُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ۔[1]

(مسلم: ۴۱۶۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب کوئی پیئے تو اپنے دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے ہی پیتا ہے۔

۱۔ آپؐ نے فرمایا: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ: ۵۳۹۹)

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے لحاظ سے کامل وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہو۔ (ترمذی)

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی والد نے اپنی اولاد کو اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دیا۔ (مشکوٰۃ ۴۹۷۷ بحوالہ ترمذی اور بیہقی)

مہمان کی تکریم بھی ایمان کا تقاضا ہے

۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے جو کوئی اللہ پر اور روزِ آخرت پر یقین رکھتا ہے تو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو کوئی اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری ۵۱۸۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''تیرا اپنے بھائی کو مسکراتے ہوئے ملنا بھی صدقہ ہے۔''

(ترمذی، ابواب البر والصلۃ ۱۹۵۶)

۶۔ آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص کپڑا پہنے تو اسے اچھی طرح صاف رکھے۔'' (طحاوی)

''جس شخص کے بال ہوں وہ ان کو سنوار کر رکھے۔'' (ابوداؤد)

''اور اپنے جسموں کو پاک رکھو، اللہ تمہیں پاکیزگی عطا کرے گا۔'' (الطبرانی)

نیز فرمایا: ''ریشم اور سونا میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہے جبکہ عورتوں کے لیے حلال ہے۔ (ترمذی)

۷۔ حضرت عبداللہؓ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ہم سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا احترام نہیں کرتا۔'' (مشکوۃ بحوالہ ترمذی: ۴۹۷۰)

۸۔ حضرت انس نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد بیان فرمایا: ''جب کوئی نوجوان کسی بوڑھے شخص کا محض اس کے بڑھاپے کی وجہ سے احترام کرتا ہے تو اس کے اپنے بڑھاپے کے وقت اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو مقرر فرمائے گا جو اس کا خیال رکھے گا۔'' (مشکوۃ: ۴۹۷۱ بحوالہ ترمذی)

مسائل

۱۔ کھانے کے آداب بتائے گئے ہیں کہ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا چاہیے۔ بائیں ہاتھ سے کھانا تو شیطان کا کام ہے۔ نیز کھاتے وقت ٹیک لگانا بھی اسلامی آداب کے خلاف ہے۔

۲۔ مسلمان کے لیے خوش اخلاق ہونا ضروری ہے، جو اللہ کو راضی کرنے کے لیے دوسروں سے اچھی طرح پیش آئے، ان کی مشکل میں ان سے تعاون کرے، ان کے جذبات کا احترام کرے، اس کا ایمان اتنا ہی بلند پایہ ہوگا۔

ہر کسی کے کام آنا، ان کی مدد اور تعاون کرنا محض اور محض اللہ کی رضا کے حصول کے لیے ہونا چاہیے۔ دنیا داری کے لیے کیے گئے حسنِ سلوک میں کوئی اجر وثواب نہیں ہے۔ پھر خوش اخلاقی کو جانچنے کے لیے سب سے بڑا پیمانہ یہ ہے کہ انسان اپنے گھر والوں اور بیوی بچوں سے کیسا سلوک کرتا ہے؟ جن سے ہر وقت کا ساتھ ہوتا ہے ان کے ساتھ اس کے معاملات کس طرح چل رہے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس خوش اخلاقی کا تقاضا یہ ہے کہ انسان، اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرے ان کو اللہ ورسول کے احکام سے آگاہ کرے اور دین کی محبت ان کے دل میں پیدا کرے اپنے ہمسایوں سے اچھا سلوک کرے، اپنے مہمانوں کی عزت افزائی کرے، سب کو خندہ پیشانی سے ملے، چھوٹے بچوں پر رحم کرے، بڑوں کا ادب واحترام کرے، بوڑھوں کے زیادہ سے زیادہ مسائل حل کرنے کی کوشش کرے اور اپنی گفتگو کو نرم اور شائستہ بنائے، کسی سے تلخ بات کرنے سے بہتر ہے کہ انسان خاموش رہے، دل آزار گفتگو کرنے سے حتی الامکان بچنا ایمان کا تقاضا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰)

رذائل سے اجتناب

۱۔ بلا تحقیق بات آگے پہنچانا

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ حدیث:۱۵۶)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: آدمی کے لیے یہی جھوٹ کافی ہے کہ جو کچھ سنے اسے (بلا تحقیق) بیان کر دے۔ (مراد یہ ہے کہ بلا تحقیق بات کرنا، افواہ گھڑنا، یا پھر اس قسم کی افواہوں کو آگے بیان کرتے رہنا شیطانی کام ہے۔)

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ''گمان سے بچو کہ گمان بہت بڑا جھوٹ ہے۔'' (یعنی بے بنیاد قیاس آرائیاں کر کے دوسروں کے متعلق غلط رائے قائم کر لینے سے بچو۔ یہ اپنے نفس کی بنائی ہوئی بات ہے، اس لیے بڑا جھوٹ ہوگا (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ حدیث:۵۰۲۸))۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا، اچھا گمان رکھنا اچھی عبادت میں شامل ہے۔ (احمد، ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ حدیث:۵۰۴۷)

۲۔ غیبت

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ۔ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ
(مسلم بحوالہ مشکوٰۃ حدیث:۴۸۲۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ باخبر ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں ایسی باتیں بیان کرنا، جنہیں وہ ناپسند کرتا ہے، غیبت ہے۔ سوال کیا گیا اگر واقعی اس میں وہ عیب موجود ہو، جو بیان کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں اگر کسی کے واقعی عیب کو بیان کیا جائے تو یہی تو غیبت ہے اور اگر وہ عیب اس میں موجود نہ ہو تو پھر وہ بہتان تراشی ہے۔

۲۔ حضرت فاطمہؓ بنت قیس بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھے ابوجہم اور معاویہ نے پیغامِ نکاح بھیجا ہے (تو آپ کی کیا رائے ہے؟) آپؐ نے فرمایا: معاویہ تو نادار و مفلس ہے اور ابوجہم تو اپنے کندھے سے اپنی لاٹھی ہٹاتا ہی نہیں ہے (یعنی اپنی بیوی کو مارنے کا عادی ہے)۔ (بخاری، وریاض الصالحین: ۱۵۳۰، مطبوعہ دار الارشاد، بیروت)

مراد یہ ہے کہ کوئی شخص زبان کے چٹخارے کے لیے، مجلس آرائی کے لیے یا اپنے نفس کی تسکین کے لیے، ذاتی انتقام کے لیے کسی کی کوئی برائی اس کی عدم موجودگی میں بیان کرے تو اس کا نام غیبت ہے۔ جسے قرآن پاک نے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر گناہ قرار دیا ہے۔ البتہ کسی مسلمان بھائی بہن کو، کسی دوسرے کے شر سے محفوظ رکھنے کے لیے یا کسی اجتماعی مفاد کے لیے کسی کا عیب بیان کیا تو اس کو غیبت نہیں کہا جائے گا (کیونکہ اس کے ذریعے دوسرے مسلمانوں کو مذکورہ شخص کے شر سے بچانے کی کوشش کی گئی ہے)۔

۳۔ حسد

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَأْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَأْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ (ابوداود بحوالہ مشکوٰۃ: ۵۰۳۹)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسد سے بچو۔ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

۴۔ باہمی قطع تعلق

ابوایوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بے تعلقی اختیار کرے۔ حال یہ ہو کہ جب وہ ایک دوسرے سے ملیں تو ایک ادھر منہ پھیر لے اور دوسرا دوسری طرف رخ کر لے اور دونوں میں سے بہتر وہ ہو گا جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے سلام کرلے۔ بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ: ۵۰۲۷)

۵۔ حق تلفی کرنا

۱۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے صرف اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کو اس کے حق سے محروم نہیں رکھتا۔

(مشکوٰۃ باب الظلم: ۵۱۳۴ بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

۲۔ حضرت عبادۃؓ بن صامت سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''دھاگا اور سوئی تک ادا کردو اور خیانت سے بچو۔ اس لیے کہ یہ خیانت قیامت کے دن عار اور ندامت کا باعث ہوگی۔

(نسائی بحوالہ مشکوٰۃ حدیث: ۴۰۲۳)

۶۔ دوغلا پن

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قیامت کے دن لوگوں میں سے بدترین انسان دو چہرے والے لوگوں کو پاؤ گے، جو ان لوگوں کے پاس ایک چہرے سے آتے ہیں اور دوسروں کے پاس دوسرے چہرے سے آتے ہیں۔ (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ: ۴۸۲۳)

۷۔ بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص تباہ و برباد ہوگیا جو لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولتا ہے۔ اس کے لیے دوزخ ہے۔ اس کے لیے دوزخ ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی بحوالہ مشکوٰۃ: ۴۸۳۵)

حضرت علی بن حسنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فضول باتوں کو چھوڑ دینا آدمی کے اسلام کی خوبی کی دلیل ہے۔ (موطا امام مالک، احمد بحوالہ مشکوٰۃ: ۴۸۴۰)

۸۔ مسلمان بھائی کی معذرت قبول نہ کرنا

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان (اپنی غلطی پر) اپنے مسلمان بھائی سے معذرت کرے، مگر دوسرا معذرت قبول نہ کرے تو اسے چونگی والے کی طرح کی سزا بھگتنا پڑے گی۔ (بیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوٰۃ: ۵۰۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں ''چونگی والے'' سے مراد وہ سرکاری ملازم ہے جو ٹیکس وغیرہ وصول کرنے میں ظلم وزیادتی کرتا ہے یا رشوت سے اپنی جیب گرم رکھتا ہے۔

۹۔ دوسروں کی جائز و ناجائز مدد کر کے اپنی آخرت نہ برباد کی جائے

حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت مرتبہ کے لحاظ سے بدترین انسان وہ ہوگا جو کسی کی دنیا بنانے کے لیے اپنی آخرت برباد کردے۔

(ابن ماجہ بحوالہ مشکوۃ باب الظلم: ۵۱۳۲)

۱۰۔ تکبر جنت سے محروم کردیتا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا اور جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوسکے گا۔ (مسلم بحوالہ مشکوۃ باب الغضب والکبر: ۵۱۰۷)

۱۱۔ کسی پر لعنت نہ کی جائے

۱۔ سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: تم ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت نہ ڈالو، نہ یہ کہو تم پر اللہ کا غضب نازل ہو، نہ یہ کہو کہ تم جہنمی ہو اور نہ یہ کہو کہ تم آگ میں داخل کیے جاؤ گے۔ (ترمذی، ابوداؤد بحوالہ مشکوۃ: ۴۸۴۹)

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تیز ہوا ایک شخص کی چادر کو اس سے چھین رہی تھی تو اس نے ہوا پر لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آندھی کو لعنت نہ کرو، وہ تو اللہ کے حکم سے چلتی ہے اور جو شخص کسی پر لعنت بھیجتا ہے جب کہ وہ اس کا مستحق نہیں ہوتا وہ لعنت، خود لعنت ڈالنے والے پر ہی واپس آجاتی ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد بحوالہ مشکوۃ: ۴۸۵۱)

مسائل

رذائل سے مراد وہ فضول اور گندی عادتیں ہیں جو انسان کے اپنے اخلاق کو نقصان پہنچاتی ہیں ان کی وجہ سے معاشرے میں فساد اور انتشار پھیلتا ہے اور خود انسان کی عاقبت برباد ہوتی ہے۔ مثلاً کسی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں غلط افواہیں اڑا کر دوسروں کو بدنام کرنا، غیبت کر کے دوسروں کی عزت کو داغدار کرنا، حسد کی بنا پر دوسروں کی نعمتوں کو برباد کرنے کی کوشش کرنا، دوسروں کی حق تلفی کرنا، ظلم کرنا، گالی گلوچ اور لعن طعن کرنا، بات بات پر قطع تعلقی کرنا، دوسروں کا مال چھیننے کی کوشش کرنا، چغلی کے ذریعے دو افراد یا خاندانوں میں پھوٹ ڈالنا، دوسروں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولنا، غلط ملط لطیفے گھڑنا، یہ سب کام معاشرے میں پھوٹ، خانہ جنگی اور انتشار پیدا کرنے والے ہیں۔ ان سے بچنا ضروری ہے، خواتین کو اس معاملے میں بہت محتاط ہونا چاہیے۔ ساس، بہو، نند، دیورانی، جٹھانی وغیرہ میں لگائی بجھائی کے ذریعے کتنے خاندان برباد ہوتے ہیں، گھروں کے سکون رخصت ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح تکبر سے بچنا اور دوسروں کی معذرت قبول کر لینا بھی اپنی دنیا و عاقبت کو بہتر بنانے کے لیے بہت ضروری ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۱)

صلہ رحمی

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا

(البخاری، کتاب الادب، رقم: ۵۹۹۱)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلے میں صلہ رحمی کرتا ہے۔ البتہ وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا ہے جس سے تعلقات توڑے جاتے ہیں مگر پھر بھی وہ صلہ رحمی کرتا ہے۔

۱۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں فراخی کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔''

(بخاری ومسلم، کتاب البر والصلۃ، مشکوۃ: ۴۹۱۸)

۲۔ جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: ''رشتہ داری توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' (بخاری ومسلم)

۳۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی کرے، جس نے تین دن سے زیادہ قطع کلامی کی، پھر وہ مر گیا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

(ابوداؤد، باب الادب: ۴۹۱۴)

۴۔ مسکین پر صدقہ کرنا صرف ایک نیکی ہے اور ر ۔۔۔ ار پر خرچ کرنے میں دو چیزیں شامل ہیں: صدقہ اور صلہ رحمی۔ (رواہ ابن ماجہ عن سلیمان بن عامر ۱۸۴۴، ر۔ ۱۶۵۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل

خاندان میں سے جو کوئی آپ سے اچھا سلوک کرے، جواب میں آپ بھی اس سے اچھا سلوک کریں تو اس کا نام صلہ رحمی نہیں ہے۔ صلہ رحمی یہ ہے کہ کوئی بھائی بہن آپ سے کٹا ہوا ہے مگر آپ اس سے اپنا تعلق محنت اور کوشش کر کے جوڑیں، دکھ پریشانی میں اس کا ساتھ دیں، مشکل میں آپ اس سے تعاون کریں، وہ بے رخی برتیں تب بھی آپ ان کے ہاں آنا جانا نہ چھوڑیں، جہاں کہیں سرِ راہ ملاقات ہو، خندہ پیشانی سے ان سے سلام دعا کریں، خیر و عافیت دریافت کریں، اللہ آہستہ آہستہ ان کے دل کو موم کرنے پر قادر ہے۔

حضرت انس ؓ سے مروی حدیث میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ جو شخص رزق کی فراخی اور لمبی عمر کا خواہشمند ہے اسے چاہیے کہ اپنے اقارب اور عزیزوں سے حسن سلوک کرے۔ عمر میں برکت سے مراد یہ ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ نیکیوں کی توفیق ملتی ہے جو آخرت میں اس کے لیے مفید ثابت ہوں گی۔ دنیا میں بھی اس کا ذکرِ جمیل باقی رہتا ہے، چونکہ اتفاق میں برکت ہوتی ہے اسی وجہ سے صلہ رحمی سے روزی میں بھی برکت ہوتی ہے۔ سب مل کر اپنے اتحاد کی وجہ سے خاندان بھر کی تقویت کا باعث بنتے ہیں۔ اس کے برعکس جو شخص اپنے سگے رشتہ داروں اور رحم کے رشتوں سے کٹ کر زندگی گزارتا ہے، دنیا میں بھی تنہائی کی وجہ سے بے برکت رہتا ہے اور آخرت میں بھی وہ جنت میں نہیں جا سکے گا۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

نبی مکرم ﷺ نے صلہ رحمی کی زبردست ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ کسی اجنبی شخص کو صدقہ دو تو آپ کو اس کا ایک ثواب ملے گا، جب کہ وہی صدقہ اپنے کسی ضرورتمند رشتہ دار کو دو تو اللہ تعالیٰ دوہرا اجر عطا فرمائے گا، ایک اجر صدقہ کا دوسرا اجر رشتہ داری قائم کرنے کا۔ آج کل جو رواج ہے کہ بہن بھائی بات بات پر ایک دوسرے سے قطع تعلق کر بیٹھتے ہیں۔ یہ مغربی رواج ہے اور مسلمان معاشرے اور خاندان کو برباد کرنے کا سامان ہے اس سے بچنا لازمی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲)

پڑوسی کے حقوق

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ، وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ، وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ، قِیْلَ مَنْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: اَلَّذِیْ لَا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ (صحیح البخاری کتاب الادب: ۶۰۱۶)

حضرت ابوشریح ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بخدا وہ مومن نہیں، بخدا وہ مومن نہیں، بخدا وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! آپ کس کے بارے میں ارشاد فرمارہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: جس کے ہمسائے اس کی ایذارسانیوں سے محفوظ نہیں۔

۱۔ حضرت عائشہ ؓ اور حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے جبریل ہمسایہ کے بارے میں اتنی تاکید کرتے رہے کہ میں نے سمجھا کہ وہ ان کو عنقریب وارث ٹھہرادیں گے۔ (بخاری ومسلم)

۲۔ حضرت ابوذر ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر ؓ جب سالن بناؤ تو اس میں زیادہ پانی ڈال کر شوربہ زیادہ بناؤ اور اپنے ہمسایے کا خیال رکھو۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ حدیث ۶۶۸۵، ۲۶۲۴)

۳۔ آپ ؐ نے ہمسائی کے دیئے ہوئے تحفے کے بارے میں فرمایا: اے مسلمان خواتین تم اپنی ہمسائی کے تحفے کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ وہ بکری کا کھر (پایہ) ہی کیوں نہ ہو۔

(صحیح بخاری عن ابی ہریرۃ کتاب الادب، رقم ۶۰۱۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، وہ شخص مومن نہیں جو خود سیر ہو کر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے۔''

(مشکوۃ المصابیح ۴۹۹۱ بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

مسائل

آنحضور ﷺ نے تین مرتبہ حلف اٹھا کر فرمایا کہ جس شخص کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی اور شرارتوں سے محفوظ نہیں وہ کامل الایمان نہیں ہو سکتا۔

ویسے تو حسن سلوک اور ہمدردی و خیر خواہی ہر مسلمان کے ساتھ ضروری ہے مگر ہمسایے کا آپؐ نے خصوصی ذکر فرمایا۔ وہ چونکہ آپ کے ساتھ رہتا ہے، دکھ سکھ میں ہمسایہ یہ فوراً مدد کو پہنچتا ہے، وگرنہ رشتہ دار تو دور رہتے ہیں، وہ تو اطلاع ملنے پر ہی پہنچیں گے اور ان کو سفر کی وجہ سے دیر لگے گی جبکہ پڑوسی فوراً مدد کے لیے پہنچ سکتا ہے۔ اس لیے پڑوسی سے حسنِ سلوک ضروری ہے۔ اگر اس سے اچھا معاملہ نہ رکھا جائے تو پھر یہ دنیاوی لحاظ سے بھی شر اور مصیبت کا باعث بن سکتا ہے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب سالن بناؤ، اس کا شوربہ لمبا بناؤ اور ہمسایے کی خبر لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم تو پیٹ بھر کر سو جاؤ اور تمہارے پہلو میں رہنے والا ہمسایہ بھوکا ہی رہ گیا ہو۔

آپؐ کو خود حضرت جبریل نے ہمسایے سے حسنِ سلوک کی اتنی تاکید کی کہ نبی پاک فرماتے ہیں ''میں نے سمجھا کہ وہ ہمسایے کو وارث ہی ٹھہرا دیں گے۔'' پڑوسی کے حقوق وہی ادا کرتا ہے جس پر اللہ کی خصوصی رحمت ہوتی ہے اور جو ہمسایے کا حق ادا نہیں کرتا اس کی شرارتوں پر صبر نہیں کرتا اس کا اپنا ایمان ناقص ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳)

رزقِ حلال کی تاکید

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ، وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ

(احمد، دارمی، بیهقی فی شعب الایمان بحواله مشكوة المصابيح: ۲۷۷۲)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ گوشت جنت میں نہیں جائے گا جو حرام مال سے بنا ہے اور جو گوشت حرام مال سے پروان چڑھا ہے وہ دوزخ ہی کے لائق ہے۔ (احمد، دارمی، بیہقی فی شعب الایمان)

۱۔ عطیہ سعدیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک پرہیزگاروں میں شامل نہیں ہوسکتا، جب تک وہ ان کاموں کو نہیں چھوڑتا جن میں کچھ حرج نہیں تاکہ وہ حرج والے کاموں سے دور رہ سکے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، بحوالہ مشکوۃ ۲۷۷۵)

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک مال کو ہی قبول فرماتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا جس کا حکم اس نے پیغمبروں کو دیا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا: ''اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو (المومنون: ۵۲) پھر اللہ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! پاک چیزیں کھاؤ جو ہم نے تمہیں دی ہیں۔ (البقرۃ: ۱۸۲) پھر نبی پاک نے ایک ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبا سفر کرتا ہے، اس کے بال پراگندہ ہیں جسم گردآلود ہے، وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے اور ''یارب یارب'' کہہ کر رب کو پکارتا ہے۔ (یعنی حج کے لیے لمبا سفر کر کے حرم میں پہنچتا ہے پھر وہاں رو رو کر اللہ سے دعائیں مانگتا ہے) جب کہ اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا حرام سے ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام سے ہے، وہ حرام مال ہی سے پلا بڑھا ہے تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی۔'' (مسلم ۱۰۱۵)

۳۔ ''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی شخص خیال نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حلال ذرائع سے آیا ہے یا حرام طریقے سے۔'' (رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ بحوالہ مشکوۃ:۲۷۶۱)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جس کے کپڑوں میں ان کی قیمت کا دسواں حصہ بھی حرام ہو۔'' (مسند احمد:۹۸/۲)

۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیے کہ اللہ میری دعا قبول فرمالیا کرے۔ تو آپؐ نے فرمایا: لقمہ حلال کھاؤ، اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔ (بخاری، جامع العلوم والحکم ۵/۱۲)

۶۔ حضرت مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''افضل ترین کھانا وہ ہے جو کسی نے اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا ہو۔ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا کرتے تھے۔'' (بخاری)

۷۔ نبی پاک نے فرمایا: ''وہ گوشت جو رزقِ حرام سے بنا ہے، جہنم کی آگ ہی اس کی حقدار ہے۔''

(شعب الایمان ۵:۵۸)

۸۔ رسول پاکؐ نے فرمایا: ''قناعت ایک ختم نہ ہونے والا خزانہ ہے۔'' (بیہقی)

نیز فرمایا: ''جو مال کم ہو اور (ضرورت کو) کفایت کرے وہ اس مال سے بہتر ہے جو زیادہ ہو مگر اللہ کی یاد سے غافل کردے۔'' (بیہقی)

۹۔ نبی پاک ﷺ نے جب حضرت معاذؓ بن جبل کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا: ''اے معاذ! دیکھنا عیش پسند زندگی سے بچنا۔ اس لیے کہ اللہ کے بندے عیش پسندانہ زندگی نہیں گزارتے۔''

(احمد بحوالہ مشکوۃ باب فضل الفقراء)

مسائل: حرام کھانے والے کی سب عبادتیں اور دعائیں غیر مقبول

۱۔ حلال اور حرام کی پہچان کرنا ضروری ہے، پھر صرف حلال مال کھایا جائے جو صرف حلال طریقے سے ہی کمایا گیا ہو۔ غلط اور ناجائز طریقے سے ایک حلال چیز کو حاصل کرنے سے بھی وہ حرام ہو جاتی ہے۔ مثلاً مرغی فی نفسہٖ تو حلال ہے، مگر چوری کر لی گئی تو حرام ہوگئی جبکہ خرید کر پکائی گئی مرغی حلال ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا مال بذاتِ خود حرام ہو (مثلاً شراب، خنزیر مردار وغیرہ) یا حرام طریقے سے کمایا گیا مال ہو (مثلاً چوری، سود، رشوت، ڈاکہ وغیرہ کے ذریعہ سے) وہ حرام ہی کہلائے گا۔ مراد یہ ہے کہ ہر طرح کے حرام سے بچنے اور صرف حلال وطیب چیز کھانے کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

آج کل حلال وحرام کا تصور مفقود ہو چکا ہے، کمائی کے نت نئے ناجائز طریقے اختیار کر لیے گئے ہیں۔ مثلاً عورتیں بینکوں میں ملازمت کر رہی ہیں، ائیر ہوسٹس بننا، فون آپریٹر اور سیلز گرل بننا، فلمی دنیا میں کام کرنا، ہسپتال میں مردوں کے لیے نرسنگ کی خدمات پیش کرنا، پھر شوبز کی وسیع دنیا میں عورتیں ماڈلنگ، ایکٹنگ وغیرہ پھر ان کے والدین بڑے فخر سے بتاتے ہیں کہ ہماری بچی ماشاء اللہ بڑا اچھا پرفارم کر رہی ہے مگر یہ سب حرام کمائیاں ہیں۔ اللہ ان سے بچائے رکھے اور صرف حلال آمدنی پر قناعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حلال کی دال چٹنی حرام کے مرغن گوشت اور تکے کبابوں سے کروڑ ہا گنا زیادہ افضل ہے۔

۲۔ اگر کسی نے کوئی ایسا کپڑا پہنا، جس کی قیمت دس درہم تھی، ان میں نو درہم تو موجود تھے، مگر دسواں درہم نہیں تھا وہ چوری کر کے اس کی قیمت ادا کر دی گئی تو نبی رحمت کے فرمان کے مطابق جب تک وہ قمیض جسم پر رہے گی اس قمیض والے کی نہ نماز قبول کی جائے گی اور نہ دعا۔

مراد یہ ہے کہ حرام مال کھانے سے ساری نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ حج جیسی بڑی نیکی بھی حرام کھانے اور حرام پہننے کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حرام مال میں سے دیا ہوا صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔

۳۔ اولاد بھی حرام کھانے کی وجہ سے ڈھیٹ، بدتمیز اور منہ زور ہو جاتی ہے۔ وہ دنیا میں بھی والدین کے سامنے سرکش ہو جاتی ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے والد کے خلاف فریاد کناں ہو گی۔

۴۔ حرام خور بزدل اور کمزور ہوتا ہے۔ وہ کبھی مشکل حالات کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ محنت سے کمائی ہوئی آمدنی میں ہی برکت ہوتی ہے۔ جب کہ حرام کھانے والے کے گھر سے بیماری مقدمہ بازی اور لڑائی جھگڑا کبھی ختم ہونے میں نہیں آتے۔

لہٰذا خواتین کو سوچنا چاہیے کہ مرد صرف انہی کے روز افزوں مطالبوں کی وجہ سے مجبور ہو کر گھر میں حرام لاتے ہیں، اگر عورتیں تہیہ کر لیں کہ وہ نمود ونمائش اور عیش وفیشن پرستی کے پیچھے نہیں بھاگیں گی بلکہ حلال کی تھوڑی آمدنی میں گھر میں تنگی ترشی سے گزارا کر لیں گی، تو مردوں کو کیا ضرورت ہے کہ اپنی جان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوکھوں میں ڈال کر گھر میں حرام لائیں۔ایک طرف وہ اللہ کے غضب کو دعوت دیتے ہیں تو دوسری طرف خود ان کو پکڑے جانے پر ملازمت سے جواب مل جاتا ہے اور پھر مختلف سزاؤں میں ان کو گھسیٹ لیا جاتا ہے۔

سٹیٹس کی دوڑ میں شامل ہونے کی خاطر حرام طریقے سے گھر میں آنے والا مال ایک خوشحال گھرانے کو جہنم میں بدل کر رکھ دیتا ہے اور آخرت کا عذاب تو ویسے ہی بہت سخت ہے۔

جہاں تک صحابہ کرام کا تعلق ہے وہ تو ہر مشکوک چیز سے بچتے تھے۔جس کے بارے میں ان کو یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ فلاں کام جائز ہے یا ناجائز ہے۔مثلاً حضرت انس لوگوں سے کہتے ہیں ''تم لوگ کچھ ایسے کام کر لیتے ہو جو تمہاری نگاہ میں بال برابر بھی نہیں ہیں جبکہ نبی کریم ﷺ کے دور میں ہم انہیں تباہ کن گناہوں میں شمار کرتے تھے۔(صحیح بخاری، کتاب الرقاق:۲:۷۱۶)

مثلاً حضرت ابوبکر کو ان کے غلام نے اپنی کمائی لا کر دی اور آپ نے حسب معمول اس میں سے کچھ کھا لیا۔بعد میں وہ کہنے لگا، کہ میں نے دور جاہلیت میں کہانت کی تھی، یہ اسی کا معاوضہ مجھے آج ملا تھا۔حضرت ابوبکرؓ نے سنا تو فوراً منہ میں ہاتھ ڈالا اور کھائی ہوئی چیز قے کر کے نکال دی۔

صحابہ کرام دراصل نبی پاک ﷺ کے اس فرمان پر عمل کرتے تھے''اس چیز کو چھوڑ دو جس میں تمہیں شک ہو اور وہ چیز اختیار کرو جس میں کوئی شک نہ ہو۔''(ترمذی) آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص شک والے کاموں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا۔(صحیح بخاری)

کیونکہ انسان شک والے کام کرتے کرتے پھر حرام میں مکمل طور پر داخل ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ رَأَی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ، فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ، وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ (رواہ مسلم: ۴۹)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: جو کوئی تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اپنے ہاتھ سے اس کو تبدیل کر دے اور اگر یہ طاقت نہ ہو تو زبان سے روک دے، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اپنے دل میں برا مانے، حالانکہ یہ بھی ضعیف ترین ایمان ہے۔

۱۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لوگو! اللہ کا ارشاد ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو ایسا نہ ہو کہ وہ وقت آ جائے جب تم دعا کرو تو وہ قبول نہ ہو۔ اللہ سے سوال کرو اور وہ پورا نہ کیا جائے تم دشمن کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔ (ابوداؤد)

۲۔ آپؐ نے فرمایا: اگر کوئی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور اس کی قوم طاقت ہونے کے باوجود اس کو گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر دنیا میں ہی عذاب الٰہی مسلط ہو جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۳۔ حضرت عائشہؓ برائیوں سے روکنے اور نیکی کا حکم دینے کا بڑا اہتمام فرماتی تھیں، حفصہ بنت عبدالرحمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؓ کی بھتیجی تھیں، وہ ایک دن باریک دوپٹہ اوڑھ کر پھوپھی کے پاس آئیں تو حضرت عائشہ نے دیکھتے ہی ان کا دوپٹہ غصے سے چاک کر ڈالا اور فرمایا کیا تم نہیں جانتیں کہ اللہ پاک نے سورۃ نور میں کیا احکام نازل کیے ہیں پھر ان کو ایک موٹا ڈوپٹہ منگوا کر پہنایا۔ (موطا امام مالک، کتاب اللباس)

ایک دفعہ ایک لڑکی گھنگھرو پہن کر حضرت عائشہؓ کے پاس آئی۔ آپ نے فرمایا اس کے گھنگھرو کاٹ ڈالو، لڑکی کے ساتھ آنے والی خاتون نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس گھر میں اور جس قافلہ میں گھنٹا بجتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔''

اسی طرح آپؓ نے ایک عورت کی چادر میں صلیب کے نقش ونگار بنے دیکھے، فوراً اس کو ڈانٹا کہ یہ چادر اتار دو۔ نبی کریم ایسے کپڑوں کو دیکھتے تو پھاڑ ڈالتے۔

اسی طرح حضرت عائشہ نے حاکمِ وقت حضرت امیر معاویہ کو (ان کی نصیحت کی درخواست پر جواب) لکھ بھیجا۔

السلام علیکم۔ امابعد میں نے نبی پاک ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضا وخوشنودی چاہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی ناراضگی اور ایذا سے اس کے لیے کافی ہو جائے گا۔ اور جو شخص اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے حوالے کر دے گا۔ والسلام علیک۔ (ترمذی)

مسائل

دنیا میں اسلامی احکامات کی نشر واشاعت کے لیے اور معاشرے میں امن وامان اور عدل وانصاف کے قیام کے لیے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بہت ہی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کا مقصد ہی یہ قرار دیا ہے کہ وہ دنیا میں نیکیوں کی اشاعت کرے اور فواحش ومنکرات سے لوگوں کو روکے۔
قرآن پاک میں سورہ آل عمران کی آیت ۱۱۰ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ مسلمانوں کو یہ تلقین کر رہی ہے کہ مسلمانوں کو خیر امت قرار دینے کی وجہ یہی ہے کہ وہ دنیا میں نیکی کو فروغ دیں اور برائی کو مٹائیں۔ نبی پاک نے بھی اپنے فرمان بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً (بخاری) یعنی میرا پیغام لوگوں تک پہنچاؤ خواہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک آیت ہی ہو) کے ذریعے اسی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہی کی تاکید فرمائی ہے۔

یہی حکم خواتین کو بھی ہے کہ وہ بھی دین کی نشر و اشاعت کے سلسلے میں ہر منکر کو جہاں دیکھیں، اس کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بے شمار نمونے ہمیں اس کام کی زبردست ترغیب دے رہے ہیں۔

گھروں کے ماحول تو عورتوں نے بنانے ہوتے ہیں۔ اگلی نسلوں کی انہوں نے تربیت کرنا ہوتی ہے۔ لہٰذا عورتوں کے لیے لازم ہے کہ خود نیک بنیں اور اپنی اولاد کو بھی حکمت سے نیکی کی تلقین کریں اور برائی سے روکتی رہیں۔ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنا انسانیت کی وہ خدمت ہے جس کا مقابلہ دنیا کا کوئی رفاہی ادارہ، اولڈ ہوم، چلڈرن نرسری، کوئی سکول، کالج انجام نہیں دے سکتا۔

پھر معاشرہ میں بہت سے غیر شرعی رسوم ورواج ہیں جبکہ اسلام کا حکم ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ (التوبہ:۱۱۹)

پیدائش پر، موت پر، ختنہ پر، شادی پر، رسم بسم اللہ و آمین وغیرہ کی رسموں کے موقع پر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لیے نکل سکتی ہے۔ اتنی اخلاقی جراءت عالم خواتین میں ہونی چاہیے کہ وہ برائی کو برائی کہہ کر اسے ختم کرنے کی کوشش کریں تاہم خیال رہے کہ تبلیغ کی خاطر لمبے چوڑے سفر اختیار کرنے کا ہمیں صحابیات کے دور میں کوئی واقعہ نہیں ملتا۔ ویسے بھی لمبے سفر کے لیے محرم رشتہ دار کا ساتھ ہونا لازم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم: بیٹی/ بہن اور والدہ

(۱۵)-الف

بیٹی کی پرورش اور تربیت پر بڑا اجر ہے

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهُ (صحیح مسلم کتاب، البر والصلة باب فضل الاحسان: ۶۶۹۵، ۲۶۳۱)

حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرتا رہا۔ حتیٰ کہ وہ بالغ ہو گئیں تو قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح ہوں گے جیسے یہ انگلیاں انگشت شہادت اور درمیانی انگلی۔ پھر آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

۱۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کی، ان کی اچھی تربیت کی، اور ان سے نرم دلی کا برتاؤ کیا، حتیٰ کہ اللہ نے ان کو بے نیاز کر دیا (یعنی شادی کے بعد وہ اپنے گھر چلی گئیں) تو اللہ نے اس کے لیے جنت واجب کر دی۔ (ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ)

۲۔ آپؐ نے فرمایا: لَا تَكْرَهُوا الْبَنَاتِ فَاِنَّهُنَّ الْمُؤنِسَاتُ الْغَالِيَاتُ یعنی تم بیٹیوں سے نفرت نہ کرو کیونکہ وہ تو پیار کرنے والی ہیں اور (اللہ کا) گرانقدر تحفہ ہیں۔

(مسند احمد عن عقبۃ بن عامر ۱۵۱/۴ الصحیحۃ ۳۲۰۶)

۳۔ نیز آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص بھی ان بیٹیوں کے ذریعے سے آزمایا جائے اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو یہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔ (رواہ البخاری عن عائشہؓ: ۵۹۹۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل: بہنوں اور بیٹیوں سے حسنِ سلوک کرنے کی خصوصی تاکید کی گئی ہے

آپ ﷺ نے بیٹیوں کی پرورش و کفالت کرنے کو بڑے ثواب و اجر کا باعث قرار دیا۔ پھر ان کی دیندار شخص سے شادی کرنا فرض قرار دیا۔ لڑکیوں سے بہن ہو یا بیٹی، نرمی شفقت اور محبت سے ان کی نگہداشت کرنا اور بیٹوں کو بیٹیوں پر ترجیح نہ دینا والدین کی اسلامی ذمہ داری بنتی ہے۔ قرآن پاک میں لڑکی کی پیدائش کو بشارت قرار دیا گیا ہے۔ مندرجہ بالا احادیث والدین کو بہت زیادہ ترغیب دے رہی ہیں کہ لڑکیوں کی پیدائش پر برا مت مناؤ۔ یہ تمہارے لیے بشارت اور خوشخبری ہیں۔ وہ تمہاری مونس و غمخوار ہیں۔ لہٰذا ان سے نفرت نہ کرو، بلکہ محبت اور شفقت سے ان کی پرورش کرو۔ ان کی دینی تربیت کرو۔ پھر مناسب جگہ پر ان کی شادی کر کے اپنی ذمہ داری پوری کر کے جنت کے مستحق بن جاؤ۔

---

(۱۵)-ب

اہل خانہ کو دین سکھانا

عن مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا النبيَّ ﷺ فَقَالَ: اِرْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْ فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَصَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ (صحیح بخاری: ۶۰۰۸)

مالک بن حویرث سے مروی ہے کہ ہم نبی پاک ﷺ کے پاس آئے تو نبی کریم ﷺ تربیت کے لیے آنے والے وفدوں سے فرمایا کرتے تھے: ''تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ، اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہو، ان کو دین کی تعلیم دو اور ان سے دینی احکام پر عمل کرواؤ اور نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتا دیکھتے ہو۔''

۱۔ کہیں سورۃ النور کی ابتدائی آیات کے متعلق فرمایا:

فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَائَكُمْ (سنن داری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم خود بھی یہ احکام سیکھو اور اپنی خواتین کو بھی سکھاؤ۔''

۲۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی استطاعت کے مطابق اپنے اہل وعیال پہ خرچ کرو اور انہیں تعلیم دینے کے لیے ادب کے ڈنڈے سے بے نیاز نہ ہونا اور انہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی تاکید کرتے رہنا۔ (احمد)

۳۔ آپ کا فرمان مبارک ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ (مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ ابن ماجہ کتاب العلم)

''یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔'' (خواہ مرد ہو یا عورت)

۴۔ حضرت معاویہؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا:

''جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے۔''

(بخاری ومسلم)

۵۔ حضرت شفاء بنت عبداللہ سے مروی ہے کہ میں حضرت حفصہ کے پاس موجود تھی کہ نبی اکرمؐ تشریف لائے، آپؐ نے فرمایا: ''کیا تم نے ان کو (یعنی حفصہؓ کو) مرضِ ''نملہ'' کی دعا نہیں سکھائی، جس طرح تم نے انہیں کتابت سکھائی ہے۔'' (یہ مسند احمد اور ابوداؤد کی صحیح روایت ہے)

۶۔ آپؐ نے فرمایا: ''جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا حکم دو اور اگر دس سال کے ہو کر بھی نماز نہ پڑھیں تو پھر ان کو مار کر نماز پڑھاؤ، اس عمر میں ان کے بستر بھی الگ کر دو۔

(ابوداؤد: ۴۹۵)

۷۔ حضرت سعید بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی باپ نے اپنی اولاد کو حسنِ ادب اور اچھی سیرت سکھانے سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دیا۔'' (ترمذی)

مسائل

فرمانِ نبویؐ ہے کہ والدین نے اپنی اولاد کو جو بہترین تحفہ دیا ہے وہ ان کی دینی تعلیم و تربیت ہے۔ اس سے بڑھ کر والدین کا اولاد کے لیے کوئی اور تحفہ نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرب کے مختلف علاقوں سے جو وفد دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد آپؐ کی خدمت میں تشریف لاتے آپؐ ان کو اسلامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام کی تعلیم دیتے۔ ارکانِ اسلام اور اجزائے ایمان کی تربیت کرتے۔ پھر جب وہ واپس اپنے علاقے میں جانے لگتے تو آپ ارشاد فرماتے کہ اب اپنے گھروں کو واپس جاؤ تو اپنے اہل خانہ یعنی بیوی اور بچوں کو یہ سارے احکام سکھاؤ۔ ان کو دینِ اسلام کی تعلیم دو اور نماز کی پوری پابندی کرو۔ جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اسی طرح واپس جا کر خود بھی نماز ادا کرنا اور اہل خانہ کو بھی اس کی تعلیم دیتے رہنا۔

سورۃ نساء اور سورۃ نور میں خصوصاً خواتین کے لیے احکام بیان ہوئے ہیں۔ لہٰذا خصوصاً یہ سورتیں خواتین کو سکھانے کا حکم دیا گیا۔ آپؐ نے ہر مسلمان کے لیے بلا امتیازِ جنس، دینی علم حاصل کرنا فرض قرار دیا یعنی بچپن سے لے کر زندگی میں تمام مراحل میں پیش آنے والے مسائل کے بارے میں دین کی تعلیم دینا فرض ہے۔ مردوں کی طرح عورتوں کے لیے شرعی علوم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ، پڑھنے کے ساتھ تحریر اور کتابت کی بھی تلقین فرمائی۔ حضرت شفاء بنت عبداللہ لکھنا جانتی تھیں، ان کو آپؐ نے حکم دیا کہ ام المومنین حفصہؓ کو بھی کتابت سکھادو۔

---

(۱۵)-ج

بہن یا بیٹی کا رشتہ دین کی بنیاد پر کریں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا خَطَبَ اِلَیْکُمْ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ وَخُلُقَهٗ، فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَکُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ (جامع الترمذی کتاب النکاح: ۱۰۸۴)

حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: جب تمہیں کوئی ایسا شخص نکاح کے لیے پیغام دے جس کا دین و اخلاق آپ کو پسند ہے، تو پھر وہاں (اپنی بیٹی یا بہن کا) نکاح کر دیا کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو روئے زمین پر فتنہ اور لمبا چوڑا فساد رونما ہوگا۔

۱۔ تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا لِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ، تَرِبَتْ یَدَاكَ (رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ: ۵۰۹۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''عورت سے مال داری، خاندانی وجاہت، حسن و جمال اور دین داری کے باعث نکاح کیا جاتا ہے۔ تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں، تجھے کوئی دین دار عورت حاصل کرنی چاہیے۔''

۲۔ رسول پاک نے فرمایا ''عورتوں سے ان کے حسن کے سبب شادی نہ کرو۔ ہوسکتا ہے کہ ان کا حسن تمہیں تباہ کردے۔ نہ ان کے مال کی بنا پر شادی کرو۔ ہوسکتا ہے کہ ان کا مال تمہیں گناہوں میں مبتلا کردے۔ بلکہ دین کے باعث نکاح کیا کرو۔ کالی، چپٹی، بدصورت لونڈی اگر دیندار ہو تو بہتر ہے۔'' (ابن ماجہ)

مسائل

نکاح کرتے وقت عموماً مال و دولت، خاندانی وقار اور حسن وخوبصورتی کو معیار سمجھا جاتا ہے۔ عیسائی حسن وخوبصورتی کو ترجیح دیتے ہیں، یہودی مال و دولت کو اور مشرکینِ مکہ خاندانی حسب نسب کو ملحوظ رکھتے تھے، آج بھی دولت اور حسن ہی بڑے معیار سمجھے جاتے ہیں، مگر یہ چیزیں بسا اوقات پریشانی اور تباہی کا باعث بنتی ہیں۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ کی تعلیم یہ ہے کہ نکاح کرتے وقت عورت کے دین اور اخلاق کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیے۔ دین داری کی بنیاد پر کیا گیا نکاح ان شاءاللہ خیر و برکت کا موجب ہوگا۔ شوہر کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں گی۔ اہل خانہ میں اور دونوں خاندانوں میں پیار و محبت بڑھے گا جبکہ اولاد بھی اچھی تعلیم و تربیت پاکر دین و ملت کے لیے بہترین اثاثہ ثابت ہوگی۔ خود نبی پاک ﷺ بھی ہر بات میں دینداری کو مقدم رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کو حضرت عائشہؓ سے صرف اسی لیے خصوصی لگاؤ تھا کہ آپ دینداری، ذہانت اور وسعتِ معلومات میں باقی سب بیویوں پر فوقیت رکھتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ نے رفاقتِ نبوی سے صحیح فائدہ اٹھایا۔ بڑے بڑے نازک اور دقیق مسائل میں بڑے بڑے صحابہ سے اختلاف کرتی تھیں اور پھر ان کی رائے صائب ہوتی تھی۔ خانگی زندگی کے متعلق تو اکثر مسائل حضرت عائشہؓ ہی سے منقول ہیں اور امت مسلمہ ان کے احسانات کے لیے ہمیشہ ممنون رہے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(١٦)

والدہ کی خدمت کا حکم باپ سے تین گنا زیادہ ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ: یَارَسُوْلَ اللہِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ: قَالَ اُمُّكَ، قال، ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قال: اُمُّكَ۔ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اَبُوْكَ۔

(رواہ البخاری کتاب الادب، رقم: ٥٩٧١ ومسلم)

حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے پوچھا ''اس کے بعد کون؟'' آپؐ نے فرمایا: ''تمہاری والدہ''۔ انہوں نے پھر پوچھا، پھر اس کے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا ''تمہاری والدہ''۔ انہوں نے پوچھا پھر اس کے بعد کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تیرا باپ''۔

(ایک روایت میں پوچھنے والے صحابی کا نام بہز بن حکیمؓ بتایا گیا ہے)

١۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور حاکم اور ابنِ حبان نے صحیح کہا ہے)۔

٢۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو۔ پوچھا گیا یارسول اللہ کس کی ناک؟ تو آپؐ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شخص کی ناک جس نے اپنے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو بڑھاپے میں پایا اور پھر (ان کی خدمت نہ کر کے) جنت میں داخل نہ ہو سکا۔ (مسلم)

۳۔ مغیرہؓ بن شعبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا خود کچھ نہ دینا اور لوگوں سے مانگتے پھرنا حرام قرار دیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ماں کی نافرمانی بہت بڑا گناہ ہے۔

۴۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ کے عہد میں میری والدہ (مدینہ میں) آئیں وہ اس وقت مشرک تھیں۔ میں نے رسولؐ پاک سے پوچھا: ''کیا میں اپنی مشرک والدہ سے صلہ رحمی کر سکتی ہوں۔ تو آپؐ نے فرمایا: ''ہاں''۔ (رواہ البخاری: ۵۹۷۹، و مسلم)

۵۔ حضرت جاھمہؓ نے نبی کریم کی خدمت میں عرض کیا میں نے جہاد کا ارادہ کیا ہے اور آپؐ کے پاس مشورے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا ''جی ہاں'' آپؐ نے فرمایا پھر جا، اس کی خدمت کر، جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔ (نسائی)

۶۔ ابو طفیلؓ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو جعرانہ میں گوشت تقسیم کرتے ہوئے دیکھا۔ اس اثنا میں ایک خاتون آئی وہ رسول اللہ کے قریب آ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے اپنی چادر مبارک بچھا دی تو وہ اس کے اوپر بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا: ''یہ اتنی محترم خاتون کون ہے؟'' تو مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی وہ والدہ ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔ (یعنی حلیمہ سعدیہ) (ابوداؤد)

۷۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا ''یا رسول اللہ مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ کیا میری توبہ کی کوئی شکل ہے؟'' آپؐ نے سوال کیا: ''کیا تیری والدہ زندہ ہے؟'' اس نے کہا ''نہیں''۔ آپؐ نے سوال کیا تو کیا تیری خالہ موجود ہے اس نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: ''پھر جاؤ اس کی خدمت کرو۔'' (ترمذی)

۸۔ آپؐ نے فرمایا: اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ (مسلم)

جنت تو ماں کے قدموں تلے ہے۔

۹۔ ابو اُسَید الساعدی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ بنو سلمہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص حاضر ہوا، اس نے سوال کیا یارسول اللہ! والدین کی وفات کے بعد میں ان سے حسنِ سلوک کس شکل میں کروں؟ فرمایا ان کے لیے دعا اور استغفار کرو، ان کے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کرو (جو وہ موت کی وجہ سے پورے نہ کر سکے) ان دونوں کے قرابت داروں سے حسنِ سلوک کرو اور ان کے دوستوں کی تعظیم کرو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

مسائل

والدین کی عزت وتکریم کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ خصوصاً بڑھاپے کی عمر میں ان کو بچوں سے خدمت لینے کی بہت ضرورت ہوتی ہے لہٰذا قرآن پاک اور حدیثِ رسولِ مقبول دونوں میں والدین کے حقوق کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ والدین کی خدمت کر کے ان کو راضی رکھنے سے ہی اللہ تعالیٰ جنت کا حقدار بناتا ہے اور اگر والدین بچے کی نافرمانی اور بدتمیزی کی بنا پر اس سے ناراض ہوں تو اولاد کی بخشش ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ پھر والد کی تعظیم اور ماں کی خدمت۔ خدمت کے لحاظ سے والدہ کا حق والد کے مقابلے میں تین گنا زیادہ قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ صحیح مسلم کی مذکورہ بالا حدیث کے مطابق ماں کی نافرمانی حرام ہے۔ اگر وہ شرک کرنے کا کہیں تو یہ بات نہیں مانی جائے گی۔ باقی ان کی خدمت میں اولاد اپنی طرف سے کوئی کمی کوتاہی نہ کرے۔ ان کے علاج، دیکھ بھال کا پورا خیال کرنا اتنا ضروری ہے کہ جہاد کے مقابلے میں والدہ کی خدمت کو زیادہ اہم قرار دیا گیا ہے۔ خیال رہے کہ کوئی بہت بڑا عالم دین یا اپنے وقت کا ولی بھی ہو جب تک والدہ کو راضی نہیں کر لیتا اللہ اس سے راضی نہیں ہوگا۔ غرض اس کو کسی طرح کی اذیت دینا حرام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم: عائلی زندگی

(۱۷)

نکاح

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلَ النِّکَاحِ (ابن ماجہ بحوالہ مشکوۃ المصابیح ۳۰۹۳)

حضرت عبداللہؓ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ''تم نکاح کی وجہ سے دو شخصوں میں پیدا ہونے والی محبت کی مثال نہیں پاؤ گے۔''

۱۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو نصف دین مکمل کر لیتا ہے۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ باقی آدھے دین کے معاملے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔''

(بیہقی فی شعب الایمان ۵۴۸۶، السلسلۃ الصحیحۃ: ۶۲)

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لیکن میں کبھی روزہ رکھتا ہوں، کبھی نہیں رکھتا۔ میں رات کو نماز پڑھتا بھی ہوں اور (کچھ حصہ) سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ تو جو شخص میری سنت سے منہ موڑے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔'' (بخاری ۳۰۶۳، مسلم ۱۴۰۱)

یہ حضرت انس سے بیان ہونے والی طویل روایت کا ایک ٹکڑا ہے جس میں نبی پاک ﷺ توجہ دلا رہے ہیں کہ نکاح کرنا میری سنت کا ایک حصہ ہے اور جس نے میری سنت سے منہ موڑا، اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۳۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: تین لوگوں کی مدد کرنا اللہ پر لازم ہے۔ (۱) اللہ کی راہ میں جہاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا (۲) ایسا مکاتب جو زرِ کتابت دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ (۳) برائی سے بچنے کے لیے نکاح کرنے والا۔ (ترمذی)

مسائل

مندرجہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح اور شادی ہر انسان (مرد ہو یا عورت) کی ضرورت ہے۔ یہ ایک بہت بڑی سنت نبویؐ ہے۔ اس سنت کی ادائیگی پہ اسے بڑے اجر وثواب سے نوازا جاتا ہے۔ نبی کریم کا ارشاد ہے: ''اے نوجوانوں کے گروہ جو تم میں سے نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح نظر کو نیچا کر دیتا ہے اور شرمگاہ کو تحفظ دیتا ہے۔ اور جو یہ استطاعت نہیں رکھتا، وہ روزہ رکھنا لازم سمجھے۔ یہ روزہ اس کے لیے ڈھال بن جائے گا۔
(صحیح بخاری کتاب النکاح ۵۰۶۵، صحیح مسلم ۳۳۹۸)

نکاح کرنے کے لیے چند باتوں کا اہتمام ضروری ہے۔

(۱) ولی کی اجازت (۲) لڑکی کی رضامندی (۳) دو گواہوں کی موجودگی (۴) ایجاب وقبول۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح صحیح نہیں اور جس کا کوئی ولی نہیں حاکمِ وقت اس کا ولی ہوگا۔ (صحیح ابن حبان ۱۲۴۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸)-الف

لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِیُّمَا امْرَأَةٍ نَکَحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْھَا فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ

(سنن ابی داؤد: ۲۰۸۳، ترمذی ۱۱۰۲)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کا نکاح باطل ہے۔ آپؐ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔

۱۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ حضور کریمؐ نے فرمایا:
لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ یعنی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں۔

(ابوداؤد کتاب النکاح ۲۰۸۳، ترمذی ۱۱۰۱، ابن ماجہ ۱۸۸۱)

۲۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:
کوئی عورت کسی دوسری عورت کی ولی بن کر نکاح نہ کرے اور نہ ہی خود اپنا نکاح کرے بلاشبہ وہ عورت زانیہ ہے، جس نے اپنا نکاح خود کر لیا۔

(رواہ ابن ماجہ عن ابو ہریرۃؓ کتاب النکاح ۱۸۸۲، دارقطنی، بیہقی)

مسائل

عورت کے نکاح کے لیے لازمی شرط اس کے ولی کی موجودگی ہے۔ جب تک ولی موجود نہ ہو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح نہیں ہوتا۔ ولی سے مراد اس کا قریب ترین مرد رشتہ دار ہے۔ مثلاً باپ اگر باپ نہ ہو تو بھائی، چچا، ماموں وغیرہ۔ جس طرح بچوں کے ہر کام کے لیے اس کا باپ (یا سرپرست) ذمہ دار ہوتا ہے، بعینہٖ بہن/ بیٹی کا نکاح (جو بہت اہم مسئلہ ہے) کرنے کے لیے اس کا ولی ہونا ضروری ہے تاکہ فریقِ ثانی سے جملہ معاملات طے کرنے کے لیے ذمہ دار ہو اور خدانخواستہ کسی جھگڑے یا کشیدگی وغیرہ کی مشکل میں وہی بیرونِ خانہ ذمہ داریاں ادا کرے گا یا عدالت میں پیشی وغیرہ جیسے امور کو بھگتائے گا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''اگر کسی نے ولی کے بغیر نکاح کر لیا تو اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے۔ اگر مرد نے اس عورت سے صحبت کر لی تو اس کو مہر دیا جائے گا اور اگر اس عورت کے اولیاء آپس میں اختلاف اور جھگڑا کریں تو پھر حاکمِ وقت ہر اس عورت کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہیں۔

(ابوداود، کتاب النکاح ۲۰۸۳، ترمذی ۱۱۰۲، احمد ۶/ ۴۷)

ہاں عورت شادی کے انتظامات وغیرہ کر سکتی ہے۔ باقی نکاح کا خطبہ مرد ہی پڑھے گا۔

آج کل جو لڑکیاں گھروں سے فرار ہو کر عدالتوں میں جا کر اپنے آشناؤں سے شادیاں کر رہی ہیں۔ یعنی کورٹ میرج کر رہی ہیں، انہیں انجام سوچ لینا چاہیے۔

دوسرا اہم مسئلہ یہ ہے کہ نکاح صرف مرد پڑھا سکتا ہے۔ عورت خود نہ اپنا نکاح کر سکتی ہے، نہ کسی دوسری خاتون کا۔ اپنا نکاح خود کرنے والی لڑکی کو تو نبی پاک ؐ نے زانیہ عورت قرار دیا ہے۔

---

(۱۸)-ب

عورت کا نکاح اس کی رضامندی کے بغیر نہیں کیا جا سکتا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُنْكَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَامَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰی تُسْتَاذَنَ. قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللهِ، وَكَیْفَ اِذْنُهَا؟ قَالَ اَنْ سَكَتَ.

(رواه البخاری ۵۱۳۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے، اسی طرح دوشیزہ کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کنواری کی اجازت کیسے لیں؟ فرمایا اس کی اجازت بس یہی ہے کہ وہ سن کر خاموش ہو جائے۔“

ایک خاتون خنساء بنت خذام انصاری نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ عرض کیا کہ ان کے باپ نے ان کا نکاح کر دیا ہے مگر ان کی اجازت کے بغیر حالانکہ وہ شوہر دیدہ تھیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے ان کو باپ کا کیا ہوا نکاح فسخ کرنے کا اختیار دے دیا تھا۔ (بخاری ۵۱۳۸)

گویا شریعت کا منشا یہ ہے کہ عورت کا نکاح کرتے وقت اس کی رضا حاصل کرنا ضروری ہے۔ ولی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بیوہ یا مطلقہ کا نکاح کر رہا ہے یا دوشیزہ کا، دونوں کی رضا حاصل کرے۔ شوہر دیدہ عورت تو خود بول کر بتا دیتی ہے۔ نبی کریمؐ نے دوشیزہ کی خاموشی کو ہی اس کی رضا کے مترادف قرار دیا ہے اور اگر ولی عورت کی رضا کے بغیر زبردستی نکاح کر دے تو پھر عورت کو اختیار ہے اسے رکھے یا رد کر دے۔ اگر وہ رد کرنا چاہتی ہے تو پھر عدالت کے ذریعہ اس کو ختم کروانا ہوگا۔

مسائل

اس حدیث میں اگرچہ شوہر دیدہ عورت کا ذکر ہے مگر یہ حکم عام ہے کہ عورت کی مرضی کے خلاف اس کا نکاح جائز نہیں ہے۔

پس ثابت یہ ہوا کہ لڑکی کا نکاح اس کا ولی کرے، مگر لڑکی کی رضا مندی سے کرے، بالغ لڑکی کی رضا مندی نکاح کے لیے شرط ہے۔ اگر ولی زبردستی کرے تو پھر عورت کو نکاح عدالت سے فسخ کرانے کا اختیار ہے۔

اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کا ہونا بھی ضروری ہے جیسا کہ فرمان نبوی ہے لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَشَاهِدَیْ عَدْلٍ (دارقطنی ۳/ ۲۸۵ اور مصنف عبدالرزاق) یعنی نکاح تب منعقد ہوتا ہے جب ولی اور دو عادل گواہ موجود ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۹)

بوقت نکاح مبارک باد دینے کا مسنون طریقہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ وَ بَارَكَ عَلَیْكُمَا وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا فِیْ خَیْرٍ (ابوداؤد کتاب النکاح ۲۱۳۰، ترمذی: ۱۰۹۱، ابن ماجہ: ۱۹۰۵)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نکاح کرنے والے شخص کو اس طرح دعا دیتے۔ اللہ آپ کے لیے مبارک کرے، آپ پر برکت نازل فرمائے اور آپ دونوں کو خیر و برکت پر جمع فرمائے۔

۱۔ پہلی ملاقات پر شوہر بیوی کے لیے درج ذیل دعا مانگے۔

حضرت عبداللہؓ بن عمر سے ابوداؤد نے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو یوں دعا کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ (ابوداؤد)

''اے اللہ میں آپ سے اس خاتون کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جس فطرت (طبیعت) پر اس کو پیدا کیا گیا ہے اس کی بھلائی کا بھی سوال کرتا ہوں اور اللہ میں آپ سے اس عورت کے شر سے اور جس طبیعت پر اس کو پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے بھی آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

مسائل

مسنون طریقہ یہ ہے کہ شادی کے بعد سب احباب دولہا دلہن کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں تاکہ ان کی ازدواجی زندگی پرسکون رہے اور خوشی و مسرت کا باعث بنے۔ ان کی شادی خود ان کے لیے، دونوں خاندانوں کے لیے اور دین وملت کے لیے بھی خیر و برکت کا باعث ثابت ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۰)

کوئی مسلمان بھائی کے پیغامِ نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ﷺ: لَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ (بخاری کتاب النکاح: ۵۱۴۴)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے لیے پیغامِ نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجے۔

مسائل

اس حدیث میں منگنی پر منگنی کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ یعنی اگر پیغامِ نکاح دینے والے کو معلوم ہو کہ کسی دوسرے شخص کا پیغام آنے والا ہے جس کے ساتھ لڑکی والا بصد شکریہ نکاح کردے گا، تب بھی اپنا پیغامِ نکاح دینا منع ہے۔ جب تک واضح طور پر پتہ نہ چل جائے کہ ان کا معاملہ ختم ہو گیا ہے۔ تب تک ان کو نکاح کا پیغام نہیں دینا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۱)

خالہ/ بھانجی اور پھوپھی/ بھتیجی نکاح میں جمع نہیں ہوسکتیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَایُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَابَیْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا (بخاری باب لا تنکح المرأة علی عمتها: ۵۱۰۹)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

۱۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے۔ (بخاری)

یعنی بیک وقت خالہ بھانجی یا پھوپھی بھتیجی سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ ہاں خالہ کی وفات یا طلاق کے بعد بھانجی سے یا پھوپھی کی طلاق/ وفات کے بعد اس کی بھتیجی سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ اسی طرح ایک نکاح میں دو بہنوں کو بھی جمع کرنا حرام ہے۔ حضرت ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے اسلام قبول کیا پھر وہ نبی پاک کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "یارسول اللہ! میں مسلمان ہوگیا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔" آپ نے ارشاد فرمایا: "دونوں میں سے جس کو چاہتے ہو، پسند کرلو اور دوسری کو طلاق دے دو۔" (ابن ماجہ)

مسائل

یہاں بھی وہی مسئلہ ہے کہ ایک بہن کی وفات یا طلاق کے بعد دوسری بہن سے نکاح ہوسکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیک وقت دو بہنوں سے نہیں ہوسکتا۔ البتہ ایک پابندی کا لحاظ رکھنا بڑا ضروری ہے۔ قرآن پاک کے فرمان کے مطابق نکاح صرف مسلمان عورت سے ہوسکتا ہے، کسی کافر یا مشرک عورت سے نکاح کی اجازت نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۲)

رضاعت سے حرام رشتے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوَلَادَةِ

(صحیح مسلم، باب یحرم من الرضاعة حدیث ۳۵۶۸، ۱۴۴۴ وصحیح بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا: جس طرح نسب سے رشتے حرام ہوتے ہیں، اسی طرح دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہوجاتی ہے۔

۱۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک یا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۲۔ حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تک بچہ اتنا دودھ نہ پیے جو آنتوں کو بھر دے، رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور یہ دودھ پینا، دودھ چھڑانے کی مدت سے پہلے پہلے ہونا چاہیے۔ (ابن ماجہ)

www.KitaboSunnat.com

مسائل

واضح رہے کہ رضاعت صرف اس آدمی یا عورت کے لیے ہے جس نے دودھ پیا ہے اس کے باقی بہن بھائیوں کے لیے شادی یا نکاح میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ان کا آپس میں ایک دوسرے کے گھر ازدواجی تعلق قائم ہوسکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اس طرح رضاعت سے سات رشتے حرام ہوتے ہیں (۱) رضاعی ماں (۲) رضاعی بہن (۳) رضاعی بیٹی (۴) رضاعی پھوپھی (۵) رضاعی خالہ (۶) رضائی بھتیجی (۷) رضائی بھانجی۔

یہ حرمت دو سال کی عمر تک دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے، اس کے بعد نہیں۔ اس کے علاوہ کم از کم پانچ مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے۔ صرف چوسنے سے ثابت نہیں ہوتی، جیسا کہ درج بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۳)

ولیمہ- شادی کا ایک اہم جز

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ:
اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِھَا (بخاری: ۵۱۷۳)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو دعوتِ ولیمہ پر بلایا جائے تو اس میں ضرور شریک ہونا چاہیے۔

۱۔ آپ نے ایک صحابی عبدالرحمن بن عوف کو نصیحت فرمائی کہ ولیمہ ضرور کرو چاہے ایک بکری کا ہو۔ (بخاری)

۲۔ خود حضور اکرم نے ام المومنین حضرت ام سلمہ کا ولیمہ بہت سادگی سے کیا تھا، غالباً دو مد جو سے۔ حضرت علی نے بھی بڑی سادگی سے ولیمہ کیا تھا۔

۳ سے روایت ہے کہ جیسا ولیمہ حضرت زینب کا نبی کریم ﷺ نے کیا تھا، ویسا ولیمہ آپ نے کسی اور اہلیہ کا نہیں کیا تھا۔ ان کی دعوتِ ولیمہ میں ایک بکری کو ذبح کیا گیا تھا۔ (بخاری)

۴۔ حضرت ابو ہریرۃ سے مروی ۔ ولیمہ کا وہ کھانا بدترین کھانا ہے جس میں مال داروں کو خصوصی دعوت دی جائے اور محتاجوں کو نہ کھلایا جائے۔ (بخاری)

۵۔ مسند احمد کی صحیح روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا جام چل رہا ہو۔ اسی طرح ابوداؤد کی ایک روایت میں عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی پاک نے باہم فخر جتلانے والوں کا کھانا کھانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل

ولیمہ کی دعوت دینا مسنون ہے تا کہ ہر ایک کو یہ پتہ چل جائے کہ فلاں شخص نے بنتِ فلاں سے نکاح کیا ہے۔ گویا یہ اپنے نکاح کا اعلان ہے۔ دعوتِ ولیمہ حسبِ توفیق سادگی سے کی جائے جس میں خصوصاً اپنے غریب رشتہ دار و احباب کو بلایا جائے۔ البتہ اتنا ضرور خیال رکھیں کہ نیک لوگوں کو دعوت دی جائے۔ کیونکہ نبی پاک کی نصیحت یہ ہے کہ ''تم صرف مومن شخص کو اپنا دوست بناؤ اور تمہارا کھانا بھی وہی کھائے جو متقی ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۴)

حق مہر آسان اور مناسب ہونا چاہیے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:
خَيْرُ الصِّدَاقِ أَيْسَرُهُ (مستدرک حاکم: ۲/۱۸۲، صحیح الجامع الصغیر ۳۲۷۹)

حضرت عقبہؓ بن عامر سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے: بہترین حق مہر وہ ہے جو دینا آسان ہو۔

۱۔ اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهُ مُؤُنَةً (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)
جس نکاح میں کم ترین خرچ ہو، وہ برکت میں سب سے بڑھ کر ہے۔

۲۔ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ
(رواہ البخاری باب الشروط فی المھر عند عقدة النکاح حدیث نمبر ۵۱۵۱)
وہ شرطیں، جس کے ذریعے تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے، پوری کی جانے کی سب سے زیادہ مستحق ہیں (یعنی مہر جلد از جلد ادا کیا جائے)۔

مسائل

یہ مہر عورت کا حق ہے اور اس کی اپنی ملکیت ہے۔

یہ مہر کتنا ہونا چاہیے؟ اس کا جواب قرآن پاک نے دیا ہے کہ اپنی مالی حیثیت کے مطابق مہر مقرر کیا جائے۔ حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف نے نکاح کیا تو ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونا مہر کے طور پر اپنی بیوی کو دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ایک نادار صحابی کا نکاح اس شرط پر کیا تھا کہ آپ کو قرآن پاک کی جتنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورتیں یاد ہیں وہ اپنی بیوی کو یاد کروا دینا۔

بہرحال نبی کریم ﷺ کا اپنی ازواجِ مطہرات کے لیے حضرت عائشہ کے قول کے مطابق عمومی حق مہر پانچ سو درہم بنتا تھا، مگر حضرت صفیہ بنت حیی سے آپؐ نے نکاح کیا تو وہ بنو قریظہ کے قیدیوں میں شامل تھیں۔ نبی کریم نے ان کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کر لیا گویا ان کا حق مہر ان کو آزاد کرنا قرار پایا تھا۔

اور اگر ۵۰۰ درہم چاندی کو معیار بنایا جائے تب بھی یہ ہمارے ہاں کے ۱۳۱ ¼ تولے چاندی بنتی ہے۔ اس کی موجودہ قیمت نکال لی جائے تو نبوی حق مہر کی مقدار کا تعین ہو سکتا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ ہمارے ہاں شادی کے معاملے میں لاکھوں روپے اڑا دیے جاتے ہیں مگر حق مہر دیتے وقت سانس بند ہونے لگتے ہیں۔ بہت کم حق مہر لکھوانا اور وہ بھی دینے میں سستی کرنا پھر عمر بھر بھی بعض اوقات حق مہر ادا نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ شرعی تقاضا یہ ہے کہ عورت کو پہلے دن ہی حق مہر ادا کر دیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۵)

حسنِ معاشرت اور بیوی سے فیاضانہ برتاؤ

(والدین کے بعد مرد کے حسنِ سلوک کی سب سے زیادہ حق دار اس کی بیوی ہے)

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيْ (ترمذی: ۳۸۹۵، دارمی)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے زیادہ بہتر ہوں۔

۱۔ نبی کریم کا یہ بھی فرمان ہے ''تم عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان سے حاصل کیا ہے اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ کے ذریعہ حلال کیا ہے۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو، وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو اور اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں (ہلکی) مار کی سزا دو جو ان کو زخمی نہ کرے اور شدید تکلیف دہ نہ ہو اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اور احسن انداز سے نان ونفقہ اور رہائش دو۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج: ۱۲۱۸)

(واضح رہے کہ اس مار سے عورت کو اذیت دینا یا اس کی توہین کرنا مقصود نہیں، بلکہ اسے یہ شعور دلانا ہے کہ وہ اپنے خاوند کے حق میں غلطی کر رہی ہے اور اس کے خاوند کو اس کی اصلاح کرنے کا حق حاصل ہے)۔

حضرت ابن عباسؓ سے جب ہلکی مار کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ مسواک وغیرہ سے مارے۔ (فتویٰ شیخ محمد، المنجد ص ۳۳۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن کسی مومن عورت (مراد بیوی ہے) سے بغض نہ رکھے، اگر اسے اس کی ایک عادت ناپسند ہے تو اس کی دوسری عادات اسے پسند ہوں گی۔ (صحیح مسلم: ۳۶۴۳، ۱۴۶۷)

۳۔ آپ کا فرمان مبارک ہے دنیا سے مجھے عورت اور خوشبو کی محبت عطا کی گئی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔ (صحیح نسائی للالبانی: ۳۶۸۰)

۴۔ حضرت عائشہؓ سے سوال کیا گیا جب رسول اکرم ﷺ گھر میں ہوتے تھے تو کیا کرتے تھے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ''آپ گھر کے کام کاج میں مصروف رہتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو آپؐ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے۔ (اسے بخاری نے حضرت اسودؓ سے روایت کیا ہے)۔

۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم ایک دینار اللہ کی راہ میں خرچ کرو، ایک دینار غلام کو آزاد کرانے میں خرچ کرو، ایک مسکین پر صدقہ کرو اور ایک دینار اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو تو اجر کے لحاظ سے وہ دینار سب سے افضل ہے جو تم نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔ (مسلم)

۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے کہ اسے چاہیے کہ جب کوئی معاملہ پیش آئے اس میں بھلائی کی بات کرے وگرنہ خاموش رہے۔ اے لوگو! خواتین کے معاملے میں حق اور خیر کی بات قبول کرو۔ بیشک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی میں سے بھی سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی پسلی ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر ویسے رہنے دو (اور اس سے فائدہ اٹھاتے رہو) تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی لہٰذا ان کے حق میں خیر اور بھلائی کی بات قبول کرو۔ (مسلم)

(مراد یہ ہے کہ وہ جذباتی ہوتی ہیں اور اسی جذباتیت کی بنا پر وہ اپنے بچوں سے شدید محبت کرتی ہے۔)

۷۔ عورت کے حقوق ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ میں دو ضعیفوں کا حق مارنا بہت بڑا گناہ قرار دیتا ہوں (یا حرام قرار دیتا ہوں) یتیم کا اور عورت کا۔''

(صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی: ۲/ ۲۹۶۷)

۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے صرف ایک کی طرف مائل ہو (یعنی دوسری کا خیال نہ رکھے) تو وہ روزِ قیامت اس حال میں قبر سے اٹھ کر آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا (فالج زدہ) ہوگا۔ (ابوداؤد: ۲۱۳۳، ترمذی، ابن ماجہ)

۹۔ بیوی کے حقوق ادا نہ کرنے پر قیامت کو سزا دی جائے گی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت تمہیں ایک دوسرے کے حقوق ضرور ادا کرنا پڑیں گے۔ حتیٰ کہ اگر سینگ والی بکری نے بے سینگ بکری کو مارا ہوگا تو سینگ والی بکری سے بے سینگ بکری کا بدلہ بھی ضرور لیا جائے گا۔ اس حدیث سے حقوق العباد کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ جب بے زبان جانوروں کو بھی صرف بدلہ کی خاطر زندہ کیا جائے گا تو انسانوں کا حق ادا کرنا تو بطریقِ اولیٰ مقدم ہے۔ (رواہ مسلم باب تحریم الظلم، کتاب البر والصلۃ)

۱۰۔ حضرت ابنؓ عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔'' (بخاری، کتاب المظالم)

۱۱۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دورانِ سفر ازواجِ مطہرات کے پاس آئے تو انجشہ نامی سار بان سے فرمایا ''اے انجشہ! تیرے لیے خرابی ہو، تو اونٹوں کو آہستہ چلا یہ تو آبگینے ہیں۔''

(رواہ مسلم، کتاب الفضائل)

(مراد یہ ہے کہ خواتین کی نزاکت اور کمزوری کا خیال کرتے ہوئے اونٹوں کو آہستہ چلاؤ کہیں ان کو نقصان نہ پہنچ جائے)۔

۱۲۔ حضرت عبداللہؓ بن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم نکاح کی وجہ سے دو شخصوں میں پیدا ہونے والی محبت کی مثال نہیں پاؤ گے۔

(الصحیحۃ ۶۲۴، سلسلۃ احادیث الصحیحۃ: ۱۹۷۰، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی)

(مراد یہ ہے کہ نکاح کی وجہ سے زوجین میں جو پرخلوص محبت پیدا ہوتی ہے، وہ کسی بھی دیگر ذریعے سے پیدا نہیں ہوسکتی)۔

مسائل

گھر کی محدود چھوٹی سی ریاست میں میاں بیوی کے تعلقات میں خوشگواری ہونی چاہیے کہ بیوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوہر کی فرمانبردار ہو اور شوہر اپنی بیوی کی دل جوئی کرے۔ اس کے جذبات اور ضروریات کا خیال رکھے، گھر کے انتظامی معاملات میں مرد کو سرداری حاصل ہے تو عورت کا کام یہ ہے کہ وہ مرد کی کمائی کو سلیقہ سے خرچ کرے۔

نبی پاک ﷺ نے ایک صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کو جو بہت عابد اور زاہد تھے اور اپنی بیوی کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے، تو آپؐ نے ان کو بلا کر سمجھایا کہ تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔

(بخاری، کتاب النکاح)

عموماً ہندوانہ معاشرت کے زیرِ اثر ہمارے ہاں بیویوں سے بے رخی اختیار کرنا، بات بات پر ان کو ڈانٹ دینا بلکہ پیٹ ڈالنا عام معمول کی بات سمجھا جاتا ہے۔ تو یہ اسلام ہے جو عورتوں کو بلاوجہ مار پیٹ سے روکتا ہے۔ بعض عورتیں فطرتاً ضدی ہوتی ہیں تو مرد ان کی ضد کے مقابلہ میں ان پر سختی کرنا چاہتے ہیں تو آپؐ نے ایک نہایت عمدہ تشبیہ دے کر (کہ یہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں) مردوں کو سمجھایا کہ تم ان سے ان کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی کام لیتے رہو۔ اگر سیدھا کرو گے تو پھر نتیجہ علیحدگی کی شکل میں ہی نکلے گا۔

چنانچہ حضور اکرم نے بار بار توجہ دلائی ہے کہ اگر مرد آج دنیا میں اپنی بیوی کے حقوق ادا نہیں کرتا، مہر، نان نفقہ، رہائش کے بندوبست کے ساتھ ساتھ عورت سے خیر خواہی، اس کی بیماری کا علاج، دکھ اور غمی میں شرکت، اس کے رشتہ داروں سے حسنِ سلوک وغیرہ کا خیال نہیں کرتا تو روزِ قیامت اس کو اللہ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔

ایک دفعہ ازواجِ مطہرات اونٹوں پر سوار تھیں تو نبی کریم نے انجشہ نامی ساربان سے فرمایا کہ یہ تو نازک آبگینے ہیں، لہٰذا اونٹ آہستہ چلانا کہیں ان آبگینوں کو ٹھیس نہ پہنچ جائے۔ غرض خود نبی کریم ﷺ ہر طرح سے ازواجِ مطہرات کا خیال فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ مرد کا فرض یہ ہے کہ وہ عورت سے فیاضی کا برتاؤ کرے اور اگر بیویاں ایک سے زائد ہوں تو ان میں مساوات کے اصول پر گامزن رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۶)-الف

بیوی کی ذمہ داریاں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَیْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ یُؤَدّٰی اِلَیْهِ شَطْرُهٗ

(صحیح بخاری: ۵۱۹۵)

حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے اور نہ ہی اس کی مرضی کے بغیر کسی اجنبی کو گھر میں آنے دے اور جو عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر خرچ کرتی ہے تو اس کا آدھا ثواب خاوند کو دیا جاتا ہے۔

۱۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے میں نے سوال کیا یا رسول اللہ عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔ فرمایا: ''اس کے شوہر کا۔'' میں نے عرض کیا: مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔ فرمایا: ''اس کی ماں کا۔'' (مستدرک حاکم، ج ۴ روایت نمبر ۱۵۰)

۲۔ نبی ﷺ نے قریش کی عورتوں کی بہت تعریف بیان فرمائی کہ وہ اپنے بچوں کے لیے بہت مہربان ہوتی ہیں اور اپنے خاوند کے مال و دولت کا بہت صحیح استعمال کرتی ہیں۔

(بخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ بحوالہ مشکوٰۃ: ۲۶۷۔ بخاری روایت نمبر ۵۰۸۲، ۳۴۳۴)

۳۔ معقل بن یسارؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے فرمایا: تم محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والی عورت سے شادی کرو کہ میں قیامت کے دن اپنی امت کی کثرت کی بنا پر دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ (نسائی ۳۱۷۵ اور ابوداؤد)

۴۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ سے سوال ہوا کون سی خاتون بہتر ہے؟ فرمایا جب خاوند اسے دیکھے تو وہ اسے خوش کرے، جب حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور اپنی عزت آبرو اور اس کے مال میں ناپسندیدہ کام نہ کرے۔ (ابوداؤد، نسائی، بیہقی فی شعب الایمان)

(اس سے یہ مراد ہے کہ گھر آنے پر شوہر کا استقبال عورت اچھے طریقے سے کرے اور محبت بھری نگاہ سے اسے دیکھے۔ اس سے شوہر کو ایک دم سکون و اطمینان ہوگا اور اس کی کام کاج کی تھکاوٹ ختم ہو جائے گی)۔

۵۔ اللہ کی نافرمانی میں شوہر کی اطاعت نہ کی جائے گی۔

آپ کا فرمان ہے:

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ (شرح السنۃ بحوالہ مشکوۃ المصابیح ۳۶۹۶)

یعنی اللہ کی نافرمانی کی شکل میں کسی مخلوق کی بات نہ مانی جائے۔

۶۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دنیا کی بہترین خواتین چار ہیں (۱) مریم بنت عمران (۲) حضرت خدیجہ بنت خویلد (۳) فاطمہؓ بنت محمد (۴) آسیہ زوجہ فرعون، رضوان اللہ علیہن اجمعین (رواہ احمد، طبرانی)

۷۔ آنحضور ﷺ کا فرمان ہے: عورت حالتِ حمل، زچگی اور رضاعت، ان تینوں مرحلوں میں فضیلت میں ایسی ہے، جیسے اسلام کی راہ میں سرحدوں کی نگرانی کرنے والا مجاہد (جو ہر وقت جہاد اور شہادت کے لیے تیار رہتا ہے) اور اگر درمیان میں اس کو موت آجائے تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی بحوالہ کنز العمال ج ۱۶ ص ۴۱۱)

۸۔ اپنی عزت آبرو کی حفاظت کرے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا عورتوں پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر اور گھر میں کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج: ۱۲۱۸، ترمذی: ۱۱۶۳، ابن ماجہ: ۱۸۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے۔

رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نکلی وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی لپیٹ میں رہتی ہے۔ جب تک وہ واپس گھر لوٹ نہیں آتی یا اس کا شوہر اس سے راضی نہیں ہو جاتا۔'' (رواہ خطیب بغدادی عن انسؓ، کنز العمال ج۱۶ حدیث: ۴۵۰۰۷)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ کے پاس آ کر دریافت کیا کہ خاوند کا عورت پر کیا حق ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: اس کا ایک حق یہ (بھی) ہے کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے باہر نہ نکلے، اگر وہ ایسا کرے گی تو اس پر اللہ تعالیٰ خود اور رحمت وعذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں۔ جب تک وہ توبہ نہ کرے اور واپس نہ لوٹ آئے۔''

(ابوداؤد طیالسی: ۱۵۱۹)

۱۱۔ صرف خاوند کے لیے زیب وزینت کرے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری بہترین بیویاں وہ ہیں جو محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی، ہم نوائی کرنے والی اور ہمدردی کرنے والی ہیں بشرطیکہ وہ اللہ سے ڈرتی ہوں اور بدترین عورتیں وہ ہیں جو شوہر کے علاوہ دوسروں کے سامنے زیبائش کرنے والی اور اکڑ اکڑ کر چلنے والی ہیں۔ ایسی عورتیں منافق ہیں، وہ جنت میں نہیں داخل ہوں گی مگر سرخ چونچ اور سرخ پاؤں والے کوّے کی طرح بہت کم داخل ہو سکیں گی (یعنی ایسے کوے بہت کم ہوتے ہیں)۔

(سلسلۃ احادیث الصحیحۃ ۱۹۵۲، بیہقی ۷/ ۸۲، الصحیحۃ ۱۸۴۰)

۱۲۔ حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کے کپڑے دھوتی تھیں۔ سر میں تیل ڈالتی تھیں۔ کنگھی کرتیں اور بستر وغیرہ کا خیال رکھا کرتی تھیں۔

---

(۲۶)-ب

ازدواجی امور میں بیوی شوہر کی فرمان برداری کرے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ مُهَاجِرَةً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تَرْجِعَ

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب اذا باتت المرأۃ مہاجرۃ فراش زوجھا: ۵۱۹۴)

حضرت ابوہریرۃ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے ناراضی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلگ رات گزارے تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی حرکت سے باز نہ آجائے۔

۱۔ جامع ترمذی میں روایت ہے کہ جب مرد اپنی بیوی کو اپنی جنسی ضرورت کے لیے بلائے تو اسے آنا چاہیے۔ اگرچہ وہ تنور پر ہو (یعنی باورچی خانہ میں ہو)۔ (ترمذی، کتاب الرضاع: ۱۱۶۰)

۲۔ اور صحیح بخاری میں (حدیث ۳۲۳) مذکور ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو بلائے اور بیوی آنے سے انکار کردے تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (صحیح بخاری ۳۲۳، صحیح مسلم ۱۴۳۶)

(اگر بیماری، حمل یا کسی اور مجبوری کی بنا پر عورت اپنے مرد کی خواہش پوری کرنے سے معذور ہے تو وہ اس میں شامل نہیں ہے۔ یہاں مراد وہ عورت ہے جو محض ذاتی ناراضی کی بنا پر بغیر کسی شرعی عذر کے ایسا کرتی ہے)۔

۳۔ نبی کریم ﷺ نے شوہر کے حقوق کے بارے میں ایک جامع فرمان دیا ہے کہ "اگر اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔"

(رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ ماجاء فی حق الزوج، حدیث: ۱۱۵۹)

---

(۲۶)-ج

عورت اپنے گھر کی نگران ہے

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ (وَكُلُّكُمْ) مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ...... وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْلِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْھُمْ

(صحیح بخاری کتاب الجمعۃ رقم: ۸۹۳، ۲۵۵۴)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر کوئی ایک نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔۔۔۔۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔

۱۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: ''کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر مال خرچ نہ کرے۔ پوچھا گیا یارسول اللہ کیا کھانا بھی نہ دے۔ آپؐ نے فرمایا وہ تو ہمارا بہترین مال ہے۔''

(سنن ترمذی: ۶۷۰، ابن ماجہ: ۲۲۹۵)

(اگر بیوی کو معلوم ہے کہ شوہر فی سبیل اللہ دینے سے ناراض نہیں ہوتا تو پھر اس کا یہ رویہ اس کی اجازت ہی سمجھی جائے گی اور مرد کو اس خرچ کرنے پر ثواب ملے گا لیکن اگر وہ کچھ دینے پر بیوی کو ناراض ہوتا ہے، تو پھر بیوی دینے کی مجاز نہیں ہے)۔

عورت بوقت ضرورت شوہر کا مال بلا اجازت لے سکتی ہے

۲۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک ابوسفیان (یعنی میرا شوہر) کنجوس آدمی ہے وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا کہ میرے اور بچوں کے اخراجات پورے کر سکے۔ تو پھر میں کبھی اس کے علم کے بغیر اس کے مال میں سے کچھ لے لیتی ہوں۔ تو آپؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے تو صرف اتنا لے سکتی ہے جو معروف کے مطابق تیرے اور بچوں کے لیے کافی ہو۔ (مگر زیادہ نہیں لے سکتی)۔ (صحیح بخاری کتاب النفقات حدیث: ۵۳۶۴)

۳۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھروں اور بچوں کی دیکھ بھال تم عورتوں کی ذمہ داری ہے اور تمہارا یہی عمل جہاد ہے۔ (مسند احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل

عورت اپنے شوہر کی خدمت کرے اور دکھ سکھ میں اس کا ساتھ دے تو اس کا دل جیت سکتی ہے۔ وہ چاہے تو اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بنا سکتی ہے۔ وہ اپنے شوہر کے کھانے پینے، لباس اور ضروریات کا خیال رکھے، اس کی صحت وسلامتی کی فکر کرے، اسے اچھے کاموں کی ترغیب دلائے، برے کاموں سے روکنے کی کوشش کرے، ازدواجی معاملات میں اس کی فرمانبرداری کرے، خاوند کی خوشی ہی اس کے لیے باعث سکون واطمینان ہے، لڑنے جھگڑنے شکوہ شکایت کرنے اور شوہر کی ناقدری کی سزا خود عورت کو آخرت میں جو ملے گی، وہ تو ملے گی، دنیا میں بھی گھر دوزخ کا نمونہ بن جاتا ہے۔

مگر خیال رہے کہ مرد کی غیر شرعی بات نہیں مانی جاسکتی۔ مثلاً اس کا تقاضا ہو کہ اس کی بیوی بے حجاب ہو، بال کٹوالے، عریاں اور شوخ لباس پہنے، اس کے دوستوں کی خاطر تواضع کرے تو یہ غیر شرعی باتیں نہ مانی جائیں۔ ایک اور بات بڑی قابل توجہ ہے کہ گھر آنے پر مرد کا استقبال عورت کو خندہ پیشانی سے کرنا چاہیے۔ اس سے مرد کی دن بھر کی تھکاوٹ دور ہو جائے گی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ اپنے ہاتھ سے نبی پاک کے کپڑے دھوتیں، سر میں تیل لگاتیں، کنگھی کرتیں، خوشبو لگاتیں۔ یہی حال دوسری صحابیاتؓ کا بھی تھا۔

اس طرح شوہر کے مال اسباب کی نگرانی میں شوہر کی وفادار اور خیر خواہ بن کر رہے۔ صفائی سلیقہ اور گھر کی زیبائش کا ممکن بھر اہتمام کرے۔ ستھرا گھر، صاف کمرے، کاموں میں سلیقہ اور سگھڑ پن، بناؤ سنگھار کی ہوئی بیوی کی پاکیزہ مسکراہٹ، گھریلو زندگی کو پیار ومحبت اور خیر وبرکت سے مالا مال کر دیتی ہے۔ صالح بیوی کو پھر آخرت میں جو انعام ملے گا وہ بھی بہترین اور قابل رشک ہوگا۔ اسی طرح گھر کے مریضوں کا خیال رکھنا، خصوصاً بوڑھے سسر، ساس کی خدمت کرنا، ان کی خوراک اور دوا دارو کا اہتمام کرنا بھی گھر والی کے ذمہ ہے۔ وہ ان کو اپنی ماں اور باپ سمجھ کر ان کی خدمت کرے تو گھر حقیقتاً جنت کا نمونہ بن جاتا ہے۔ اللہ گھروں میں بہو ساس کے جھگڑے کو ختم کرنے والی عورت کو بہترین جزا سے نوازے گا۔

عورت چونکہ اپنے گھر کی نگران ہے، اس گھر میں شوہر کے والدین بھی ہیں، اس کے بھائی بہن بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، ملازم وغیرہ بھی ہیں، مہمان بھی آتے جاتے ہیں، عورت نے گھر کے نگران ہونے کی حیثیت سے سب کا فرداً فرداً خیال رکھنا ہے۔ کیا سسر اور ساس اس کے گھر کے افراد نہیں۔ پھر ان دونوں میں سے بھی والدہ کا حق مقدم ہے۔ فرمانِ نبوی کے مطابق بزرگوں کا عزت و احترام کرنا، سسر اور ساس کی خدمت کرنا، ان کے کھانے، علاج اور آرام کا خیال رکھنا ہر وقت ان کو زیادہ سے زیادہ وقت اور سکون بہم پہنچانے میں اپنے شوہر کے ساتھ تعاون کرنا تاکہ شوہر اپنے والدین کو راضی رکھ کر جنت کے حصول کے قابل ہو سکے اور ہر وقت اپنے بچوں کو بھی دادا، دادی کے چھوٹے چھوٹے کام کرنے کی ترغیب دینا، ان کو ادب و احترام سکھانا اور ان کو خوش کرنے والا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ اس طرح وہ بوڑھے مریضوں کی خدمت کر کے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد اور رات کو قیام کرنے والے عابد کا ثواب پالے گی۔

(بروایت ابوہریرۃؓ)

جو عورت اپنے شوہر کو والدین سے اور بچوں کو دادا، دادی سے ملنے میں رکاوٹ بنتی ہے۔ وہ قطع رحمی کی مرتکب ہوتی ہے۔ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جا سکتا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۷)

صالح بیوی کا مقام اور انعام

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلدُّنْیَا کُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

(مسلم:۱۴۶۷، ابن ماجہ:۱۸۵۵، نسائی:۳۲۳۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول پاک نے فرمایا: پوری دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے۔

۱۔ ابو امامہ سے مروی ہے کہ مومن آدمی کے لیے تقویٰ کے بعد سب سے زیادہ فائدہ مند چیز صالح بیوی ہے۔ اگر وہ اس کو حکم دے تو وہ اطاعت کرتی ہے، اس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کرتی ہے اور اگر وہ غیر موجود ہو تو بیوی اپنی عزت، آبرو اور اس کے مال کی حفاظت کرتی ہے۔ (ابن ماجہ)

۲۔ جب عورت پانچوں نمازیں ادا کرے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے گی، داخل ہو جائے گی۔ (صحیح ابن حبان: ۴۱۶۳، احمد: ۱/۱۹۱)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا و آخرت کی خیر و برکت مل گئی۔ (۱) اللہ کا شکر ادا کرنے والا دل، (۲) اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، (۳) مصائب پر صبر کرنے والا جسم، (۴) ایسی بیوی جو اپنے جسم اور خاوند کے مال میں خیانت کرنے والی نہیں ہے۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

۴۔ حضرت ثوبان ؓ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا بہترین مال وہ زبان ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے ذکر میں مشغول رہتی ہے۔وہ دل ہے جو اللہ کا شکر گزار ہے اور وہ ایماندار بیوی جو دینی معاملات میں شوہر کی مددگار ہو۔(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۔ ابوسلمہؓ سے مروی ہے کہ نبی پاکؐ نے فرمایا: جو عورت اس حال میں فوت ہو کہ اس کا خاوند اس سے راضی تھا، وہ جنت میں داخل ہوگی۔(ابن ماجہ: ۱۸۵۴)

۶۔ حضرت اسماءؓ بنت یزید انصاری حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ میں اپنے ساتھ آنے والی تمام خواتین کی قاصد بن کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ آپؐ پر میرے ماں باپ قربان! اللہ نے آپ کو مرد و زن سب کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔ہم آپؐ پر ایمان لائے ہیں۔لیکن عورتوں اور مردوں کی حالت میں بڑا فرق ہے، عورتیں گھروں کے اندر رہتی ہیں۔اس لیے مردوں کی طرح نماز باجماعت، نمازِ جمعہ اور نماز جنازہ میں شامل نہیں ہوسکتیں۔نہ ہی حج و جہاد وغیرہ میں عمومیت سے حصہ لے سکتی ہیں۔البتہ جب مرد باہر ہوتے ہیں تو وہ ان کی اولاد کی پرورش کرتی ہیں۔ان کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔ان کے اہل و عیال کی پوشاک کے لیے چرخہ کاتتی ہیں اور کپڑا بنتی ہیں، کیا عورتوں کو بھی مردوں کے کارہائے خیر کا اجر و ثواب ملے گا؟

رحمت عالم ﷺ اس خاتون کی فصاحت و بلاغت اور زورِ بیان سے اتنا متاثر ہوئے کہ صحابہ کرامؓ سے فرمایا: ''کیا تم نے دین کے بارے میں کسی عورت سے ایسی گفتگو سنی ہے؟'' سب صحابہ کرامؓ نے بیک زبان عرض کی: ''یارسول اللہ! ہمارے خیال میں بھی نہ آسکتا تھا کہ کوئی عورت ایسی گفتگو کر سکتی ہے۔''

اس پر رحمت عالم ﷺ نے مخاطب ہو کر فرمایا: ''عورت کے لیے شوہر کی رضا جوئی بہت ضروری ہے۔اگر ایک عورت فرائضِ زوجیت ادا کرتی ہے اور شوہر کی موافقت و فرمانبرداری کرتی ہے تو اس کو بھی مرد کے برابر اجر ملے گا۔'' حضور کا یہ ارشادِ گرامی سن کر حضرت اسماء اور ان کی ساتھی خواتین اس قدر خوش ہوئیں کہ ان کے قدم زمین پر نہ ٹکتے تھے۔

(تذکار صحابیات از طالب ہاشمی مرحوم ص ۴۰۷، ۴۰۸ بحوالہ مسند احمد بن حنبل)

۷۔ ابوسعیدؓ خدری سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے (خواتین کے گروہ کو الگ خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: ''تم میں سے جس عورت نے تین بچے آگے بھیجے وہ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے رکاوٹ بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے۔ ایک عورت کہنے لگی اور دو کا کیا حکم ہے؟ تو آپ ؐ نے فرمایا "اور دو بھی"۔ (بخاری و مسلم)

۸۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول پاک ؐ کو فرماتے ہوئے سنا، جس شخص کے تین بچے فوت ہو گئے اور اس نے ثواب کی نیت سے صبر کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اور دو بچوں کا کیا حکم ہے تو آپ ؐ نے فرمایا دو کا بھی یہی حکم ہے۔ (احمد، ابن حبان)

ابی ابن کعبؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے تو آپ ؐ نے فرمایا: تو ایک کا بھی یہی حکم ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الجنائز: ۱/ ۵۱۲)

۹۔ حضرت ربیعؓ انصاری سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: "کیا شہادت صرف اللہ کی راہ میں مارے جانے کو کہتے ہیں؟ اس طرح تو میری امت کے شہید بہت ہی کم ہوں گے (حقیقت یہ ہے) کہ نیزے سے مرنا بھی شہادت کی موت ہے۔ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے، طاعون سے مرنے والا بھی شہید ہے۔ عورت کا زچگی میں مرنا بھی شہادت ہے، جل کر مرنا اور پانی میں ڈوب کر مرنا بھی شہادت ہے اور ذات الجنب کی بیماری سے مرنا بھی شہادت ہے۔ (طبرانی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۸)

ذمہ داری ادا نہ کرنے کی سزا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ

(المستدرک حاکم: ۲/۱۹۰، الصحیحۃ للالبانی: ۲۸۹)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس عورت کی طرف نظرِ کرم نہیں فرمائے گا جو اپنے شوہر کی قدر نہیں کرتی حالانکہ وہ کسی وقت اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتی۔

۱۔ حصین بن محصن سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی کام کے سلسلے میں حاضر ہوئیں تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم شوہر والی ہو (شادی شدہ ہو؟) انہوں نے عرض کیا "جی ہاں"۔ آپؐ نے کہا تو اس کی کہاں تک خدمت کرتی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: میں اپنی طرف سے تو کوئی کوتاہی نہیں کرتی، سوائے اس کام کے، جس میں فی الواقع میں بے بس ہو جاؤں۔ تو آپؐ نے فرمایا دیکھ لے، تیرا اس کے ہاں کیا مقام ہے کیونکہ وہ تیری جنت ہے اور وہی تیری دوزخ ہے۔

(مسند احمد ۴/۳۴۱، طبرانی، حاکم، بیہقی)

۲۔ شوہر کی خدمت اور اطاعت کی حدود مقرر کر دی گئی ہیں۔ اللہ کی نافرمانی کی صورت میں عورت کسی کی بات نہ مانے گی۔ مثلاً

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک انصاری خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی۔ بیٹی کے سر کے بال جھڑ گئے تھے (کسی بیماری کی وجہ سے) وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا اس کے شوہر نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کے بالوں میں کوئی مصنوعی بال جوڑ دوں۔ تو آپؐ نے فرمایا: ایسا نہ کرنا کیونکہ مصنوعی بال لگانے والوں پر لعنت کردی گئی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح، حدیث:۵۲۰۵)

۳۔ حضرت معاذؓ بن جبل سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی عورت جب اپنے شوہر کو تکلیف دیتی ہے تو اس کو موٹی آنکھوں والی خوبصورت جنتی حوریں کہتی ہیں، اللہ تجھے ہلاک کرے یہ شخص تو تیرے پاس تھوڑی دیر کا مہمان ہے۔ عنقریب یہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔

(مسند احمد، جامع ترمذی نمبر ۱۱۷۴، باب الطلاق واللعان، ابن ماجہ)

۴۔ عید کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو الگ سے خطاب فرمایا آپؐ نے فرمایا: ''اے خواتین کے گروہ تم صدقہ زیادہ کیا کرو کیونکہ تم مجھے دوزخ میں (معراج کی رات) زیادہ دکھائی گئی ہو۔'' انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ، اس کی کیا وجہ ہے؟'' فرمایا: اس لیے کہ تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور شوہر کی ناقدری کرتی ہو۔'' (بخاری ومسلم)

۵۔ سیدنا ابوموسیٰؓ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے آدمی ایسے ہیں جو دعا کرتے ہیں مگر ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ وہ آدمی جس کی بیوی برے اخلاق والی ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے، وہ آدمی جس نے کسی سے قرضہ لینا ہے لیکن اس پر کوئی گواہ نہ بنایا گیا ہو، اور وہ آدمی جس نے نادان بچے کو مال دے دیا حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اپنا مال بیوقوفوں کے حوالے نہ کرو۔ (نساء:۵)

(سلسلہ احادیث الصحیحہ ۱۹۴۷، حاکم ۲/۳۰۲، بیہقی ۱۰:۱۴۶)

۶۔ تین شخص ایسے ہیں جن کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے نہ کوئی اور نیکی اوپر چڑھتی ہے۔ (۱) بھگوڑا غلام، جب تک اپنے آقا کے پاس واپس نہ آجائے، (۲) وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناخوش ہو۔ (۳) بے ہوش آدمی یہاں تک کہ ہوش میں آجائے۔ (بیہقی)

مسائل

مندرجہ بالا فرامینِ نبوی سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت جب اپنے گھر بار کی ذمہ داریاں اچھی طرح نبھائے، شوہر کے حقوق ادا کرے، بچوں کو شفقت اور محبت سے پالے، ان کی دینی تربیت کرے، اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزت آبرو کی حفاظت کرے، شوہر کی سچے دل سے قدر دان اور اس کی شکر گزار ہو تو وہ دنیا میں بھی اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بنا لیتی ہے اور آخرت میں بھی جنت النعیم میں بہت اچھا اس کا ٹھکانا ہوگا۔ رب راضی ہو تو سارے کام سنور جاتے ہیں۔

اس کے برعکس جو عورت اپنے شوہر کی عزت آبرو کی امین نہ ہو، دکھ سکھ میں اس کا ساتھ نہ دے۔ ہر وقت شکوے شکایتوں کے دفتر کھولے رکھے۔ شوہر کے ظلم وستم کی جھوٹی سچی داستانیں دوسروں کو سناتی رہے۔ تو وہ اپنے بچوں کی بھی ہمدرد نہیں بن سکتی۔ خاوند کی نا قدری اور بچوں سے سرد مہری، ان کی تربیت میں کوتاہی، گھر کے ساز وسامان سے لاپروائی ان سب باتوں سے گھر جہنم بن جاتا ہے، ہر وقت کی تو تکار سے نوبت گھر کی بربادی تک جا پہنچتی ہے۔ ایسی بے شعور عورت خود ہی آخرت کے عذاب کو دعوت دے رہی ہے۔ شوہر کے حقوق ادا نہ کر کے اپنے لیے دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب کا سامان کر رہی ہے۔ اللہ سمجھ اور شعور عطا فرمائے، ہدایت سے نوازے تاکہ گھروں کے شیرازے مجتمع رہیں اور مسلمانوں کے گھر امن وسکون سے بہرہ ور رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

(۲۹)

طلاق

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِيْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ

(سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب في الخلع رقم ۲۲۲۶، احمد، ترمذی، ابن ماجه)

حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس عورت نے اپنے شوہر سے بلا وجہ طلاق مانگی، اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

۱۔ شدید غصے کی حالت میں طلاق نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد ۲۱۹۳)

۲۔ لَا طَلَاقَ إِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ۔ آپؐ کا فرمان ہے کہ طلاق صرف نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے۔

۳۔ اَلطَّلَاقُ لِمَنْ اَخَذَ بِالسَّاقِ (ابن ماجہ ۲۰۸۱)

طلاق کا اختیار صرف اسی کو ہے جس نے پنڈلی کو تھام رکھا ہے۔ (مراد شوہر ہے)۔ یعنی طلاق کا اختیار صرف مرد کو ہے، عورت کا حق نہیں ہوسکتا۔

۴۔ اکٹھی تین طلاقیں دینے سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت محمودؓ بن لبید سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپؐ غضبناک ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا ''کیا اللہ کی کتاب سے کھیلا جا رہا ہے جبکہ میں ابھی تمہارے درمیان موجود ہوں۔ حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا ''اے اللہ کے رسولؐ کیا میں اسے قتل نہ کر ڈالوں؟'' (نسائی کتاب الطلاق ۳۴۳۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر کے ابتدائی دو سالوں تک (ایک مجلس کی) تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا۔

(صحیح مسلم کتاب الطلاق باب طلاق الثلاث حدیث ۳۶۷۳، ۱۴۷۲)

۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ محض اس لیے کرے کہ اس کے حصے کا پیالہ بھی خود ہی انڈیل لے کیونکہ اس کا رزق تو اللہ عزوجل کے ذمے ہے۔ (صحیح بخاری ۵۱۵۲)

۷۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص ایک عورت سے شادی کرے، اس سے اپنی حاجت پوری کرے، پھر اسے طلاق دے دے اور حق مہر بھی لے لے۔'' (الصحیحہ ۹۹۹، سلسلہ احادیث صحیحہ ۱۹۲۰، حاکم ۲/۱۸۲)

۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیوی کو خرچہ نہ دینے والے شخص کے بارے میں فرمایا: ان دونوں کو الگ کر دیا جائے (جب مرد نان نفقہ نہ دے تو اس سے طلاق لی جا سکتی ہے)۔ (دار قطنی بحوالہ نیل الاوطار کتاب النفقات)

۹۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّکَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ تین باتیں ایسی ہیں کہ وہ سنجیدگی میں کہی جائیں یا ہنسی مذاق میں وہ واقع ہو جاتی ہیں۔ یعنی (۱) نکاح (۲) طلاق اور (۳) رجوع۔ (رواہ الترمذی بروایت حسن)

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بڑھکائے یا غلام کو اس کے مالک کے خلاف بہکائے۔ (ابوداؤد)

(مائیں اور بہنیں ذرا غور کریں جو کچھ مدت گزرنے کے بعد اپنے بیٹے یا بھائی کو اس کی بیوی کے خلاف بڑھکاتی ہیں اور اس کو طلاق دلوا کے چھوڑتی ہیں)۔

۱۱۔ طلاق دینے کا صحیح طریقہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سنت طلاق یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو ہر طہر میں ایک طلاق دے۔ جب عورت تیسری مرتبہ طہر حاصل کرے تو پھر اسے طلاق دے، اس کے بعد جو حیض آئے گا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر عدت ختم ہو جائے گی۔ (ابن ماجہ)

۱۲۔ حالت حیض میں طلاق ممنوع ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا۔ اُسے حکم دو کہ وہ رجوع کرے۔ پھر اسے حالتِ طہر یا حمل میں طلاق دے۔ (صحیح مسلم ۱۴۷۱)

۱۳۔ ایک صحابی رکانہؓ بن عبد یزید نے ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ پھر وہ شدید غمگین ہوئے۔ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپؐ نے پوچھا: کیا ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دی تھیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ تو آپؐ نے فرمایا "یہ تو ایک ہی ہوئی۔ اگر تم چاہو تو رجوع کر سکتے ہو، پھر رکانہ نے رجوع کر لیا۔ (مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، حاکم)

چنانچہ حضرت ابنؓ عباس کے قول کے مطابق اللہ کے رسول کے دور میں حضرت ابوبکرؓ کے دور میں اور حضرت عمرؓ کے ابتدائی دور میں تین طلاقوں کو ایک ہی طلاق شمار کیا جاتا تھا۔

(صحیح مسلم، کتاب الطلاق)

۱۴۔ تیسری طلاں ے بعد سرد عورت کے نان ونفقہ کا ذمہ دارنہیں فاطمہ بنت قیسؓ سے مروی ہے کہ جب ان کے شوہر نے ان کو تین طلاقیں دے دیں تو پھر نبی پاک ﷺ نے فاطمہ کے لیے نہ تو خرچہ دلایا اور نہ ہی رہائش دلائی۔ (ابن ماجہ، بروایت صحیح)

مسائل

۱۔ سخت مجبوری کے بغیر طلاق دینا ممنوع ہے۔

۲۔ آدمی اپنی بیوی کو ایسے طہر میں ایک طلاق دے جس میں اس سے ہم بستری نہ کی ہو یا پھر حمل کی حالت میں طلاق دے۔

یہ طلاق دینے کا غلط طریقہ ہے کہ وہ بیوی کو ماہواری یا نفاس کی حالت میں طلاق دے یا پھر اس طہر میں طلاق دے جس میں اس سے صحبت کر چکا ہے یا اسے بیک وقت تین طلاقیں دے دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ صرف طلاق دینے کی نیت کی، تو اس سے طلاق نہیں واقع ہوتی۔ طلاق تو الفاظ کے ساتھ یا لکھ کر دینے سے واقع ہوتی ہے۔ طلاق کے لیے بیوی کی موجودگی یا اسے علم ہونا شرط نہیں ہے۔

۴۔ البتہ زبردستی سے دلائی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ جس طرح مائیں، بہنیں بعض اوقات اپنے بھائی / بیٹے کو مجبور کرتی ہیں کہ اپنی بیوی کو طلاق دو۔ وگرنہ ہمارے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ اگر طلاق دلانے کے اسباب شرعی ہیں یعنی عورت ناقص دین ہے، بے نماز ہے، مرد کو بھی بے دینی میں اور شرک وغیرہ میں مبتلا کرتی ہے تو پھر تو اسے طلاق دینا صحیح ہوگا اور اگر یہ ماں / بہن کا طلاق دینے کا مطالبہ اپنے گھریلو لڑائی جھگڑے کی بنیاد پر ہے تو پھر لڑکے کو اپنا گھر خراب نہیں کرنا چاہیے۔ یعنی ان کا یہ مطالبہ تسلیم نہیں کرنا چاہیے۔ حکمت سے ماں اور بہن کو سمجھا دے۔

۵۔ نکاح، طلاق اور رجوع یہ تین الفاظ ایسے ہیں کہ انہیں بولتے وقت انسان بہت محتاط ہو۔ اس لیے کہ اگر یہ الفاظ مذاق میں بھی ادا کر دیے جائیں یعنی کوئی شخص اپنے سامنے موجود عورت کو کہہ دے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا۔ یا اپنی بیوی کو مذاق میں کہہ دے میں نے تجھے طلاق دی یا طلاق یافتہ عورت کو کہہ دیا کہ میں نے تجھ سے رجوع کیا، تو یہ مذاق والے الفاظ بھی حقیقت ہی پر محمول ہوں گے۔ اگر کوئی شخص ڈرامے کے کسی سین میں اپنی اصل بیوی کو کہہ دے کہ تجھے طلاق ہے تو ڈرامے کے باوجود یہ اصل طلاق ہی مانی جائے گی۔ جو لوگ بات بات پر عورت کو طلاق، طلاق کہتے ہیں، وہ خوب توجہ فرمائیں۔

۶۔ اگر کوئی عورت غصے میں آکر خود ہی اپنے اوپر شوہر کو حرام کر لیتی ہے اور کہتی ہے، اب مجھ پر طلاق واقع ہوگئی ہے یا تو مجھ پر حرام ہوگیا ہے۔ تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ طلاق صرف شوہر کی طرف سے واقع ہوتی ہے۔ عورت بدستور مرد کے نکاح میں ہے، البتہ اب اس کو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا۔ یعنی دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا یا انہیں کپڑے پہنانا یا غلام آزاد کرنا، استطاعت نہ ہونے کی شکل میں تین دن کے روزے رکھنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۰)

خلع

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَلْمُنْتَزِعَاتُ...... وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ (نسائی بحوالہ مشکوٰۃ: ۳۲۹۰)

سیدنا ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا 'خاوندوں کے نکاح سے نکلنے والی اور خلع چاہنے والی عورتیں منافق ہیں۔

۱۔ حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس عورت نے اپنے شوہر سے بلاوجہ خلع یا طلاق مانگی، اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔ (ترمذی: ۹۴۸)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی ''اے اللہ کے رسول میں ثابتؓ کے دین واخلاق پر نکتہ چینی نہیں کرتی، مگر اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی۔ (یعنی مجھے خاوند کی شکل پسند نہیں ہے مجھے ڈر ہے کہیں اس کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو جائے) تو نبی کریم ﷺ فرمایا: ''کیا تم ثابت کا باغ جو انہوں نے بطور مہر دیا تھا، واپس کرتی ہو۔'' انہوں نے عرض کیا ''جی ہاں'' تو آپؐ نے ثابتؓ سے فرمایا کہ باغ واپس لے لو اور اسے ایک طلاق دے دو۔ (صحیح بخاری، کتاب الطلاق باب الخلع: ۵۲۷۳، ابن ماجہ: ۲۰۵۶)

مسائل:

خلع کیا ہے؟

جس طرح شریعت نے مرد کو طلاق کا حق دیا ہے اسی طرح عورت کو بھی یہ حق دیا ہے کہ مرد سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معقول عذر کی بنا پر علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ اگر خاوند اس کا مطالبہ نہ مانے، تو عورت کو پھر عدالت کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اگر وہ شوہر عدالت کی بات بھی نہیں مانتا تو پھر عدالت اس کا حق مہر اس کو لوٹا کر فسخِ نکاح کا حکم دے دے گی۔ اسی کا نام خلع ہے۔ جیسے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے مسئلے میں نبی کریم نے ان کو حکم دیا کہ اپنا حق مہر (باغ) واپس لے لو اور اسے ایک طلاق دے دو۔

۲۔ ثابت بن قیس کی بیوی کو خلع کے بعد نبی پاک ﷺ نے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔

۳۔ ثابت ہوا کہ خلع بذریعہ طلاق بھی ہوسکتا ہے اور فسخِ نکاح کے ذریعے سے بھی ہوسکتا ہے۔

۴۔ اگر عورت چاہے تو خلع ہونے کے بعد دوبارہ اسی خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۱)

عدت اور رجوع

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تُحِدُّ اِمْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ

(رواہ مسلم، مختصر صحیح مسلم للالبانی ۸۲۴، متفق علیہ)

حضرت ام عطیہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے سوائے اپنے شوہر کے، کہ اس پر وہ چار ماہ دس دن (تک اپنی عدت پوری کرے گی) اس دوران عورت کوئی رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے (سوائے اس کے جو بناوٹ میں ہی رنگین ہے) نہ سرمہ لگائے، نہ خوشبو استعمال کرے، البتہ جب حیض سے پاک ہو تو (حیض کے خون کی بدبو دور کرنے کی خاطر) وہ تھوڑی سی قسط یا اظفار کی خوشبو استعمال کرسکتی ہے۔

(خاوند سے علیحدگی یا وفات کے بعد عورت کا ایک مخصوص مدت تک انتظار کرنا اور نئے نکاح سے رکے رہنا عدت کہلاتا ہے۔ مختلف حالات میں عورتوں کی عدت مختلف ہوتی ہے۔ یہاں عدت کے دوران کے مسائل حدیث کی روشنی میں بیان ہو رہے ہیں)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے دریافت کیا کہ: اے اللہ کے رسولؐ! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں درد ہے، کیا ہم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگا سکتے ہیں؟ رسول اللہؐ نے دو بار یا تین بار نفی میں جواب دیا، ہر بار منع فرمایا اور فرمایا: اب تو عدت چار ماہ دس دن ہے جبکہ دورِ جاہلیت میں عورت سال کے اختتام پر اونٹ کی مینگنی پھینکتی تھیں، یعنی ایک سال بعد جا کر عدت ختم ہوتی تھی۔ (مشکوٰۃ المصابیح، باب العدۃ ۹۸/۳، حدیث ۳۳۲۹)

۲۔ دورانِ عدت عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔

رجعی طلاق کے دوران عورت کو عدت کا زمانہ شوہر کے گھر میں گزارنا چاہیے۔

جبکہ مطلقہ عورت کی عدت ۳ طہر یا تین حیض ہے۔

۳۔ خلع لینے والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔ ربیع بنت معوذؓ صحابیہ نے جب اپنے شوہر سے خلع لیا تو نبی کریمؐ نے اسے صرف ایک حیض کی عدت گزارنے کا حکم دیا۔ (ترمذی بروایت صحیح)

۴۔ وضع حمل سے مطلقہ اور بیوہ دونوں کی عدت ختم ہو جاتی ہے۔

مسائل

خاوند کی وفات کی شکل میں عورت اس گھر میں عدت گزارے گی جہاں اس کا خاوند فوت ہوا ہے۔

اگر طلاق رجعی کی عدت میں مرد دوسری طلاق دے دے تو پھر پہلی عدت ختم ہو جائے گی اور دوسری طلاق کی عدت شروع ہو جائے گی۔

اسی طرح طلاق رجعی کی عدت کے دوران ہی خاوند فوت ہو جائے تو پھر طلاق والی عدت نہ رہے گی بلکہ نئی عدت وفات شروع ہو جائے گی۔

اگر عدت کے دوران میں عورت کا حمل ظاہر ہو جائے تو اب عدت وضع حمل تک چلے گی۔

دو طلاقوں تک تو عورت شوہر کے گھر میں ہی رہے گی، بناؤ سنگار بھی کرے گی تاکہ مرد کا دل اس کی طرف مائل ہو جائے اور شاید وہ رجوع کر لے۔ مگر تیسری طلاق کے بعد بناؤ سنگار ممنوع ہو جاتا ہے اور وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کسی اور مرد سے اس کا نکاح نہ ہو اور وہ اتفاقاً فوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے یا اسے طلاق دے دے۔ پھر اگر وہ چاہے تو پہلے خاوند سے شادی کر سکتی ہے۔

پہلی یا دوسری طلاق کی عدت ختم ہونے کے بعد بیوی اس سے جدا ہو جاتی ہے اور دونوں ایک دوسرے کے لیے اجنبی بن جاتے ہیں، ہاں اگر وہ دوبارہ اکٹھا ہونا چاہیں تو انہیں دوبارہ نکاح کرنا ہوگا اور اس میں بھی پہلے کی طرح ساری شرائط ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

عورت دوران عدت گھر سے بغیر ضرورت نہیں نکل سکتی۔ مثلاً بیماری میں ڈاکٹر کے پاس جانا یا کسی شدید بیمار کی عیادت کے لیے جانا، یا پنشن کے کاغذات مکمل کرنے کے لیے جانا جب کہ اور کوئی شخص ان امور کو انجام دینے والا نہ ہو۔ تو پھر وہ جا سکتی ہے، دوران عدت عورت بناؤ سنگار نہیں کر سکتی۔ سادہ لباس پہنے، زیور، خوشبو اور سرمہ وغیرہ لگانے سے اجتناب کرے، میک اپ نہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۲)

نکاحِ ثانی

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَسَمَ (بخاری)

''حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیوہ سے نکاح کرنے کے بعد اس کی موجودگی میں کسی کنواری سے نکاح کرے تو کنواری کے پاس مسلسل سات دن رات رہے، پھر باری مقرر کرے اور اگر کنواری کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح کسی بیوہ سے کرے تو اس کے پاس مسلسل تین دن رات قیام کرے پھر باری مقرر کرے۔

۱۔ حضرت معقل بن یسار کہتے ہیں کہ میری بہن (جمیلہ) کو اس کے خاوند عاصم بن عدی نے طلاق دے دی، مگر رجوع نہ کیا۔ حتیٰ کہ عدت گزر گئی۔ پھر عدت گزرنے کے بعد دوبارہ نکاح کرنے کے لیے مجھے پیغام بھیجا۔ مجھے جمیلہ کے لیے اور پیغام بھی مل چکے تھے۔ میں نے غیرت اور غصے کی وجہ سے عدی بن حاتم کو برا بھلا کہا اور نکاح سے انکار کر دیا اور قسم کھالی کہ اس سے نکاح نہیں کروں گا کہ اس نے پہلے طلاق دی ہی کیوں تھی؟ جبکہ میری بہن عاصم ہی سے نکاح کرنا چاہتی تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرۃ کی یہ آیت ۲۳۲ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ ...... الخ نازل فرمائی۔ میں نے اللہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔ یعنی اس کا نکاح عاصم ہی سے کر دیا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاری کتاب التفسیر زیر آیت مذکور)

۲۔ خنساءؓ بنت خذام انصاریہ بیان کرتی ہیں کہ میرے باپ نے اپنی مرضی سے میرا نکاح کر دیا حالانکہ میں شوہر دیدہ تھی اور میں باپ کے نکاح کو پسند نہیں کرتی تھی۔ آخر میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپؐ نے میرے باپ کے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کرنے کا اختیار دے دیا۔

(بخاری: ۸:۵۱۳۸)

۳۔ نبی پاک ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جو عورت بیوہ ہو جائے اور وہ خاندانی بھی ہو اور مال دار بھی، مگر اپنے بچوں کی پرورش اور خدمت میں مصروف ہو کر اپنا رنگ میلا کرلے۔ یہاں تک کہ وہ بچے بڑے ہو کر اپنے گھر والے ہوگئے یا فوت ہوگئے تو ایسی عورت جنت میں اس طرح میرے قریب ہوگی جیسے شہادت والی انگلی اور پھر اس کے ساتھ والی انگلی۔ (طبرانی)

۴۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: علی! تین کاموں میں دیر نہ کرنا، (۱) فرض نماز، جب اس کا وقت آجائے۔ (۲) جب جنازہ موجود ہو تو اسے دفن کرنے میں دیر نہ کرنا اور (۳) بیوہ عورت کا نکاح کرنے میں جب کہ اس کا کفو (مناسب رشتہ) مل جائے۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل)

مسائل

ہمارے معاشرے میں بیوہ عورت کے نکاح ثانی کو عموماً معیوب سمجھا جاتا ہے، بلکہ کوئی ہمت کرکے نکاح کر بھی لے تو سب لوگ اسے اس طرح دیکھتے ہیں جیسے اس نے کوئی گناہ کرلیا ہو۔ یہ سب کچھ ہندوانہ معاشرت کے اثرات ہیں جب کہ شریعت یہی چاہتی ہے کہ نہ کوئی مرد اکیلا رہے نہ کوئی عورت۔ دونوں فوراً مناسب رشتہ ملنے پر نکاحِ ثانی کرکے اپنے آپ کو گناہ سے بچالیں۔

بیوگی یا طلاق کے بعد جب عورت کا نکاح کیا جائے، تو نکاحِ ثانی کے موقع پر بھی عورت سے واضح انداز میں رضامندی لینے کی ضرورت ہے اور اگر ولی خود اپنی مرضی سے اس کا نکاح کردے مگر عورت راضی نہ ہو تو وہ اس کو عدالت کے ذریعے فسخ کرا سکتی ہے۔ ایک اور بات جس کا اس باب سے پتہ چل رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، وہ ایک شوہر کی دو یا دو سے زیادہ بیویاں ہیں۔ شریعت نے بیک وقت مرد کو چار شادیوں کی اجازت دے رکھی ہے مگر ساتھ شرط عدل اور مساوات کی لگا دی ہے۔ اگر مرد اپنی بیویوں میں عدل وانصاف نہیں کرتا، تو روز قیامت اس کا ایک دھڑ مفلوج ہوگا جس کا پیچھے ذکر گزر چکا ہے۔ بہر حال مرد کو ضرورت کی بنا پر دوسری شادی کرنے کی شریعت کی طرف سے اجازت دی جا چکی ہے مگر اپنی پہلی بیوی سے اجازت لینے کا ذکر ہماری شرع میں کہیں بھی نہیں ہے۔ یہ صرف مغربی ذہن کی پیداوار ہے، جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔

قرآن پاک کا حکم ہے وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ (النور: ۳۲) اپنے میں سے بے نکاحوں کے نکاح کر دیا کرو۔ خواہ کوئی عورت بیوہ یا مطلقہ ہے، خواہ مرد اکیلا رہ گیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ کسی کو بھی بے نکاح نہ رہنے دو، وگرنہ معاشرے میں بے حیائی پھیلے گی۔ ہاں اگر کوئی خاتون ازخود اپنے بچوں کی مصروفیت کی وجہ سے نکاحِ ثانی نہیں کرنا چاہتی۔ تو شریعت اسے مجبور نہیں کرتی کہ وہ لازماً ہی شادی کرے کیونکہ اس کی توجہ اپنے بچوں کی طرف مرکوز ہے۔

✿✿*✿*✿*✿*

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم: سیرت وکردار

(۳۳)-الف

شرم وحیا

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْحَیَاءُ لَا یَاتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ: ۵۰۷۰)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرم وحیا سے صرف بھلائی پیدا ہوتی ہے۔

۱۔ اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ (رواہ الترمذی واحمد عن عبداللہ بن مسعود)

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ سے پوری طرح حیا کرو جس طرح حیا کرنے کا حق ہے۔''

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ایسے نہیں۔ اللہ سے اصل حیا یہ ہے کہ اپنے سر (یعنی اپنے دماغ اور اس میں جو کچھ ہے، اس کی پوری حفاظت کرو۔ یعنی کان، آنکھ، زبان وغیرہ پر پورا کنٹرول ہو) پھر اپنے پیٹ اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس کی پوری حفاظت کرو (یعنی حرام نہ کھاؤ) اور موت اور آزمائش کو یاد رکھو۔

۲۔ فَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ یُّسْتَحْیٰی مِنْہُ مِنَ النَّاسِ (صحیح بخاری) یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ نبی پاک نے فرمایا: لوگوں سے زیادہ اللہ کا حق ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔

۳۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ''اَلْحَیَاءُ من الایمان'' کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ لوگوں نے پہلی نبوتوں کے کلام میں سے جو کچھ پایا ہے، اس میں یہ بھی ہے ''جب تم میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کرو۔'' (بخاری)

۵۔ رسول کریم کا ارشاد مبارک یوں ہے:

ایمان کی ۷۰ یا ۶۰ کے اوپر کچھ شاخیں ہیں۔ افضل ترین شاخ لا الہ الا اللہ کہنا اور کم ترین شاخ راستے میں سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے جبکہ حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(صحیح بخاری، وصحیح مسلم)

۶۔ نبی پاک نے فرمایا: میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوائے گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی گناہ کرے، اللہ نے تو اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا مگر وہ صبح ہونے پر کہنے لگے، اے فلاں! میں نے کل رات فلاں برا کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی۔ اللہ نے تو اس کے گناہ کو چھپائے رکھا تھا مگر جب صبح ہوئی تو وہ خود اپنے پردے کھولنے لگا۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب باب ستر المومن علی نفسہ)

مسائل

حیا مسلمان کی صفت ہے وہ باحیا ہوتا ہے، عفت اس کا زیور ہے۔ مسلمان مخلوق کے سامنے اس طرح شرم وحیا کرتا ہے کہ وہ ان کے سامنے ننگا نہیں ہوتا، فحش گفتگو یا فحش کام نہیں کرتا۔ نہ اپنے کسی وقت میں کیے گئے غلط کاموں کا خود اشتہار دیتا ہے حالانکہ اللہ نے اس کے گناہوں پر پردہ ڈال دیا ہوتا ہے، وہ کان، آنکھ زبان پر پورا کنٹرول رکھتا ہے۔ دل میں گندی سوچ نہیں آنے دیتا اور نہ ہی حرام خوری کرتا ہے۔ یعنی پیٹ کو بھی گناہ سے بچاتا ہے۔ وہ لوگوں کے حقوق کی ادائیگی میں اپنی طرف سے کوتاہی نہیں کرتا۔ دوسروں کے احسان پر ان کا شکر گزار ہوتا ہے۔ اپنے خالق کے سامنے وہ اس طرح باحیا رہتا ہے کہ حتی الامکان گناہوں سے بچتا ہے۔ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری میں کوئی کمی کوتاہی نہیں کرتا۔ اسی لیے آپؐ نے فرمایا حیا سراسر بھلائی ہے اور وہ بھلائی کا ہی سبب بنتی ہے۔ (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۴)-ب

زبان اور عصمت کی حفاظت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:
مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ

(رواہ البخاری)

حضرت سہل ؓ بن سعد سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (شرمگاہ) تو میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

۱۔ حضرت انس اور ابو ہریرۃ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''دو گالی گلوچ کرنے والے جو کچھ بھی کہیں، اس کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہوگا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔ (مسلم)

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک سچائی نیکی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ جھوٹ یقیناً گناہ ہے اور یہ گناہ انسان کو دوزخ تک پہنچا دیتا ہے۔ (مسلم)

۳۔ عبداللہ ؓ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص میں چار باتیں پائی جائیں وہ پکا منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک پائی جائے، اس میں نفاق کی خصلت موجود ہے۔ جب تک وہ اس کو چھوڑ نہ دے اور وہ چار خصلتیں یہ ہیں:

(۱) جب امانت دی جائے تو خیانت کرے۔

(۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

(۳) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) اور جب کسی سے جھگڑا ہو تو بد زبانی کرے۔ (بخاری ومسلم)

مسائل

ویسے تو حیا کا اظہار انسان کے ہر انداز سے ہوتا ہے اس کا چلنا پھرنا، لیٹنا، گفتگو کرنا، اس کا لباس ہر چیز اس کی حیاداری اور شرم کے جذبے کو ظاہر کرتی ہے۔ مگر زبان کا اور شرمگاہ کا ذکر خاص طور پر کیا گیا ہے۔ عموماً زبان اور شرمگاہ کے ذریعے بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ زبان کا گناہ بہت بڑا ہے اور اس کا فساد بڑا نمایاں ہے، انسان کو بات کرتے وقت عموماً پتہ ہی نہیں چلتا کہ ہم کوئی گناہ کر رہے ہیں، علانیہ دوسروں کی تحقیر کرنا، غیبت، جھوٹ، گالی گلوچ، لعنت ملامت، زبان درازی، دوسروں پر کیچڑ اچھالنا، وعدہ کرنا اور پھر خلاف ورزی کرنا۔ چنانچہ ایسی غیر ذمہ دارانہ یاوہ گوئی سے بچنے کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

گناہوں کا دوسرا بڑا محرک شہوانی خیالات ہیں۔ لہٰذا بدکاری اور اس کے اسباب ومحرکات سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے جو شخص ان دونوں اعضا کی پوری حفاظت کرتا ہے۔ نبی پاکؐ خود اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتے ہیں۔ لہٰذا

سر کی حفاظت کریں — برے خیالات سے
آنکھ کو نیچا رکھیں — نامحرم سے اور گندے منظر سے
کان کو بند رکھیں — بے شرمی اور فحش آوازوں سے
زبان کو بچا کر رکھیں — فحش اور بے کار گفتگو سے
ہاتھ کو روک کر رکھیں — دوسروں کو ضرب پہنچانے سے
پیٹ کو محفوظ رکھیں — حرام کمائی کھانے سے
اور جسم کی حفاظت کریں — مکمل ساتر لباس سے۔

اس طرح حیا کا حق ادا کریں اور رب کی جنت میں داخل ہو جائیں۔

✱❁✱❁✱❁✱❁✱❁✱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۴)

ستر وحجاب (غیر محرم سے پردہ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ (صحیح بخاری کتاب النکاح، حدیث ۵۲۳۳)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص کسی عورت سے خلوت میں نہ ملے، جب تک اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو۔

۱۔ عورت کا اکیلے سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ یعنی عورت اپنے محرم رشتہ دار کے بغیر سفر نہ کرے۔ (صحیح بخاری باب حج النساء، رقم ۱۸۶۲)

۲۔ آپؐ نے فرمایا ان عورتوں کے پاس مت جاؤ جن کے محرم (مغیبات) موجود نہیں ہیں، کیونکہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ (رواہ الترمذی عن جابرؓ)

۳۔ اس کی تشریح ایک مزید روایت سے ہوتی ہے جسے ترمذی نے عمرؓ سے بیان کیا ہے کہ کوئی شخص کسی عورت کو تنہائی میں نہ ملے، کیونکہ وہاں تیسرا شیطان ہوگا۔

۴۔ حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں اور میمونہ بنت الحارث (دونوں ام المومنین ہیں) نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ ابن ام مکتوم حاضر ہوئے نبیؐ پاک نے فرمایا: ''تم اس سے پردہ کرو۔'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ کہ وہ ہمیں نہیں دیکھ سکتے۔ آپؐ نے فرمایا: ''کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم ان کو نہیں دیکھتیں؟ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۵۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور پاکؐ نے ارشاد فرمایا جو عورت عطر لگا کر مردوں کے پاس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزرے تاکہ لوگ اس کی خوشبو سونگھیں وہ عورت زانیہ ہے اور ہر آنکھ جو اس کو دیکھے وہ بھی زنا کار ہے۔

(نسائی: ۵۱۲۹، مسلم)

۶۔ مزید ارشاد ہوتا ہے جو عورت مسجد میں خوشبو لگا کر آئے، اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وہ غسلِ جنابت نہ کر لے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۷۔ نبی کریم نے فرمایا:

اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَاءِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یَارسول اللہ اَفَرَأَیْتَ الْحَمْوَ. قَالَ اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ (رواہ البخاری عن عقبۃ بن عامرؓ رقم ۵۲۳۲)

آپؐ نے فرمایا کہ تم عورتوں کے پاس جانے سے بچتے رہو تو ایک انصاری صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ دیور جیٹھ کے متعلق آپؐ کی کیا رائے ہے (کہ وہ اپنی بھابھی کے پاس جا سکتا ہے یا نہیں؟) آپؐ نے فرمایا دیور جیٹھ کا جانا ہی تو ہلاکت ہے۔ (حمو سے خاوند کے وہ رشتہ دار مراد ہیں، جن کا نکاح اس عورت سے جائز ہے۔ مثلاً خاوند کے سگے چھوٹے یا بڑے بھائی، اس کے خالہ زاد، تایا زاد وغیرہ) (بعض لوگوں نے الحمو کا ترجمہ خاوند کے عزیز و اقارب بھی کیا ہے)۔

۸۔ جریرؓ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا فوراً وہاں سے نظر ہٹا لو۔ (مسلم ۲۶۸)

۹۔ اس کی مزید تشریح حضرت بریدہؓ کی روایت سے ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اے علی ایک نظر پڑ جانے کے بعد دوسری بار نہ دیکھنا۔ پہلی اچانک نظر تو معاف ہے مگر دوسری نظر معاف نہیں ہے۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی ص ۲۶۹)

۱۰۔ لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَۃِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَۃُ اِلٰی عَوْرَۃِ الْمَرْأَۃِ (مسلم)

کوئی مرد کسی مرد کو اور کوئی عورت کسی عورت کو برہنہ نہ دیکھے۔

۱۱۔ سیدہ امیمہ بنت رفیقہؓ رسول اکرمؐ کی خدمت اقدس میں اسلام کی بیعت کے لیے حاضر ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا:

''میں تجھ سے ان باتوں پر بیعت لیتا ہوں کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی، چوری نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گی، زنا نہ کرے گی، اپنے بچوں کو قتل نہ کرے گی، کسی پر کوئی بہتان نہ تراشے گی، نہ نوحہ کرے گی اور تو پہلی جاہلیت کی بے پردگی کی طرح بے پردہ نہ پھرے گی۔" (مسند احمد: ۲/ ۱۹۲، مجمع الزوائد: ۶/ ۳۷)

۱۲۔ حضرت عطاءؒ بن ابی رباح کہتے ہیں کہ انہیں حضرت ابن عباسؓ نے کہا:

"میں تمہیں ایک جنتی خاتون نہ دکھاؤں؟"

میں نے کہا: ضرور دکھائیں!

انہوں نے کہا: یہ سیاہ رنگ کی عورت نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ کہنے لگی: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے مرگی کے دورے پڑتے ہیں اور میرا ستر کھل جاتا ہے۔ لہٰذا اللہ سے دعا کریں کہ میری تکلیف دور ہو جائے۔

رسولؐ نے فرمایا: "اگر تم چاہو تو صبر کرو، تمہیں جنت مل جائے گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں وہ تمہیں عافیت عطا فرما دے گا۔"

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا: "میں صبر کروں گی"۔

پھر کہنے لگی: میں بے پردہ ہو جاتی ہوں، آپ اللہ سے دعا کریں کہ میں بے پردہ نہ ہونے پاؤں۔

پس آپؐ نے اس کے لیے یہ دعا فرما دی۔

(صحیح المسلم، البر والصلۃ، باب ثواب المومن فیما یصیبہ من مرض او حزن، حدیث: ۶۵۷۲)

۱۳۔ ایک عورت (ام خلاد انصاری) کا بیٹا غزوہ بنو قریظہ میں شہید ہو گیا۔ تو وہ نقاب اوڑھ کر اپنے بیٹے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے آئیں۔ لوگوں نے اس مصیبت میں بھی اس کو نقاب اوڑھے دیکھا تو حیرت سے دیکھا۔ اس پردہ خاتون بولیں: اے لوگو اگر میں نے اپنا بیٹا کھویا ہے تو کیا شرم و حیا بھی کھو دوں؟ نبی پاک نے فرمایا: تمہارے بیٹے کے لیے دوہرا اجر ہے کیونکہ اسے اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔ (مسند ابوداؤد از تذکار صحابیات)

مسائل

عورت کا دائرہ کار گھر کے اندر ہے۔ گھر کی چار دیواری میں وہ اپنی ذمہ داری انجام دیتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت سے گھر سے باہر نکلنا پڑے تو پھر حجاب کی پابندی کو اللہ تعالیٰ نے لازمی قرار دیا ہے۔ ستر سے مراد وہ ضروری لباس ہے جو اسے نماز پڑھتے وقت اور گھر کے اندر پہننا چاہیے اور حجاب سے مراد وہ برقع یا چادر وغیرہ ہے جو اسے گھر سے باہر جاتے وقت پہننا ہے۔ جس سے اس کا سر اور چہرہ بھی ڈھکا ہوا ہو۔ قرآن پاک کے حکم يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ط (الاحزاب:۵۹) کے مطابق وہ اس طرح گھونگھٹ نکالے یا نقاب اوڑھے جس سے ایک یا دونوں آنکھیں ننگی ہوں دیکھنے کے لیے باقی سر اور چہر ڈھکا ہوا ہو۔

خود لفظ ''عورت'' کا معنی چھپی ہوئی چیز ہے۔ لہٰذا جب تک عورت اپنے آپ کو چھپا کر رکھے گی، معاشرے میں شرف و وقار سے رہے گی۔ یہ چادر یا برقعہ ایسا ہو جو سر سے لے کر پاؤں تک پورا جسم ڈھانپ لے۔ یہ چادر یا برقعہ باریک، شفاف نہ ہو جس سے کپڑے یا جسم جھلکے، نہ زیادہ تنگ ہو نہ شوخ و بھڑکیلے رنگ کا، کڑھائی والا خوبصورت پرکشش نہ ہو کہ بے اختیار مردوں کی نظریں عورت کی طرف اٹھ جائیں۔ آج کل کے بعض برقعے حقیقتاً مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والے ہوتے ہیں۔ جسم کے سارے خد و خال بھی واضح کر رہے ہوتے ہیں۔ لہٰذا برقع یا چادر سادہ ہو، موٹی اور کھلی ہوتا کہ صحیح معنوں میں جسم کو مکمل طور پر ڈھانپ لے۔

قرآن پاک میں سورۃ نور آیت ۳۰، ۳۱ میں جن محرم رشتہ داروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ گھر میں عورت ساتر لباس میں ان کے سامنے آئے گی۔ باقی وہ تمام رشتے دار جن سے عورت کا نکاح ہو سکتا ہے مگر وہ عموماً گھر میں آتے جاتے ہیں خصوصاً سسرالی رشتہ دار جن کو حدیث میں "اَلْحَمْوُ مَوْتٌ" کہا گیا ہے، وہ گھر میں آتے جاتے ہیں۔ تو ان کو مردان خانہ میں بیٹھنا چاہیے۔ اگر عورت کو ان کی خاطر خدمت کرنا پڑے تو بھی چہرے پر گھونگھٹ ڈال کر، بہت محتاط ہو کر ان سے بات کرے اور صرف ضرورت کی بات کرے۔ بے تکلف ہونے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ ایسے موقعوں پر ہی شیطان کو اصل کھیل کھیلنے کا موقع ملتا ہے۔ لہٰذا حکم یہی ہے کہ کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں نہ ملے کیونکہ تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ لہٰذا چچا زاد، ماموں زاد، خالہ زاد اور پھوپھی زاد بھائیوں سے، اپنے دیور، جیٹھ اور بہنوئی سے ضرورت کے وقت بہت محتاط ہو کر گفتگو کی جائے۔ ویسے بھی وہ مردان خانہ میں بیٹھیں، گھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اندران کو گھومنے کا موقع نہ دیا جائے۔ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر مرد و زن کا زیب و زینت اور بے حجابی کے ساتھ اختلاط ناجائز بلکہ حرام ہے۔

شادی کے موقع پر دولہا دلہن کا تمام گھر والوں اور اہلِ محلہ کے سامنے تصاویر بنانا بے پردگی ہے، اس لیے قطعاً حرام ہے۔ دلہن کا زیب و زینت صرف شوہر کے لیے ہوتا ہے۔ پہلے بیوٹی پالر جانا ہی بے حیائی اور بے پردگی کا بہت بڑا مظہر ہے، پھر اس بنے سنورے حلیے میں مووی بنواتے جانا اور تقریب میں ہر بڑے چھوٹے کا یادگاری منظر کو اپنے اپنے کیمروں میں محفوظ کرنا یہ سب شیطانی کاروبار ہیں۔

ٹیکسی رکشے وغیرہ میں عورت اکیلی سفر نہ کرے بلکہ باپردہ بھی ہو اور محرم بھی ساتھ ہو۔ بغیر محرم کے عورت سفرِ حج بھی نہیں کر سکتی۔ اگر حج کرنے کے لیے محرم میسر ہو تو عورت حج کرے ورنہ حج موقوف کر دے۔ تا آنکہ اس کو کوئی محرم رشتہ دار ساتھ جانے کے لیے مل جائے۔ پھر اگر وہ حج کے لیے جاتی ہے تو وہاں بھی احرام کے وقت اپنے پردہ کا خیال رکھے گی۔ تعلیمی اداروں، اکیڈمی، کالج یونیورسٹی وغیرہ میں مخلوط کلاسز میں شرکت کرنا ممنوع ہے۔ اسی طرح علمی اجتماعات، کانفرنس، مشاعرے وغیرہ میں مرد و عورت کا شانہ بشانہ بیٹھنا بھی ممنوع ہے۔ اگر عورتوں کے لیے الگ نشست کا انتظام ہے، ان کے کھانے کا بھی الگ اہتمام ہے تو پھر جائز ہے۔

عورتیں غیر محرم رشتہ دار سے مصافحہ بھی نہیں کریں گی، ان کے ساتھ سفر بھی نہیں کریں گی اور گھر سے باہر نکلتے وقت خوشبو بھی نہیں استعمال کریں گی۔

اسی طرح عورتیں عورتوں کے سامنے اپنا ستر نہ کھولیں اور مرد مردوں کے سامنے اپنا ستر نہ کھولیں۔ شرم و حیا ایمان کی اہم شاخ ہے، اس کی بہت زیادہ قدر کرنی چاہیے۔

دراصل عورتیں گھر سے جتنا باہر نکلیں، اتنا زیادہ ان میں زیب و زینت اور نمود و نمائش کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ پھر بازاروں میں بے حجاب بنی سنوری عورتیں جب اپنے حسن کا فتنہ جگاتی ہیں، مٹک مٹک کر ناز و ادا سے چلتی ہیں تو وہ نبی پاک کے فرمان مبارک کے مطابق جنت کی خوشبو تک نہ پاسکیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو تو پانچ سو سال کی مسافت سے آنا شروع ہو جائے گی۔ مغربی مورخ ٹائن بی کے بقول جب کسی بھی معاشرے میں عورت پردے میں تھی، وہ اس معاشرے کے عروج کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور تھا اور جب اس تہذیب کی عورت بازاروں میں پھرنے لگی، تو پھر اس معاشرے کا پستی اور زوال کا دور شروع ہو گیا۔

دراصل عورت کی بے پردگی وعریانی معاشرے کے لیے زوال اور پستی کا پیغام ہے۔ علامہ اقبال نے عورت کو نصیحت کی تھی:

بتولے باش و پنہاں شوز ایں عصر
کہ در آغوش شبیر بگیری [1]

***

---

[1] یہاں علامہ اقبال کے فارسی شعر کا ترجمہ اردو میں دیا جا رہا ہے۔ ''اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کی گود میں حضرت حسینؓ جیسا لعل آئے تو پھر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی طرح زمانے کی نگاہ سے چھپ جائیں (یعنی بے پردگی سے کنارہ کش ہو کر اپنے گھر میں ہی قرار پکڑ لیں)۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۵)

لباس اور زیب وزینت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَنِسَاءٌ، کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوْسُهُنَّ کَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَهَا وَاِنَّ رِیْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ کَذَا وَ کَذَا

(صحیح المسلم، کتاب اللباس والزینة، حدیث ۵۵۸۲، ۲۱۲۸)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہیں، دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود دوسروں کی طرف مائل ہونے والی ہیں، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ٹیڑھے ہوتے ہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوسکیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو تو ایک لمبے فاصلے سے آنے لگے گی۔“

۱۔ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ

(رواہ الترمذی عن عائشۃ، کتاب الصلوۃ، حدیث ۳۷۷)

”دوپٹے کے بغیر بالغ عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی۔“

(مراد یہ ہے کہ دوپٹہ بھی بالغ عورت کے لباس کا حصہ ہے)۔

۲۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میری امت کی خواتین کے لیے سونا اور ریشم جائز کیا گیا ہے جبکہ مردوں کے لیے حرام ٹھہرایا گیا ہے۔" (ترمذی)

۳۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اپنا ہاتھ نبی اکرمؐ کی جانب بڑھایا، اس کے ہاتھ میں ایک مکتوب تھا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا اور فرمایا: "مجھے معلوم نہیں کہ ہاتھ کسی مرد کا ہے یا عورت کا۔"

اس نے کہا: یہ ہاتھ عورت کا ہے!

آپؐ نے فرمایا: "گر تم عورت ہو تو اپنے ناخنوں کو تبدیل کر لیتی (یعنی مہندی سے)۔"

(ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی الخضاب للنسا: ۴۱۶۶)

۴۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

"جس شخص نے دنیا میں شہرت کے لیے لباس زیب تن کیا، اللہ تعالیٰ اسے ذلت کا لباس پہنائے گا۔" (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۵۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی، اس کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے جھڑ گئے تھے۔ وہ نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا:

یارسول اللہ! میری بیٹی کے شوہر نے مجھے کہا ہے کہ میں اپنی بیٹی کے سر میں جوڑا لگا دوں یعنی مصنوعی بال لگا دوں۔ پس آپ کا کیا حکم ہے؟

آپؐ نے فرمایا: "ایسا نہ کرنا کیونکہ بالوں میں جوڑا لگانے والوں پر لعنت کی گئی ہے۔" (بخاری)

۶۔ "بیشک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمتوں کے آثار اس کے بندے پر نظر آئیں۔

(ترمذی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)

۷۔ آپؐ کا فرمان ہے: سادگی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ (ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ کتاب اللباس)

۸۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی ہے اور جسم گوندنے والی اور گوندوانے والی پر اور ابرو کے بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی پر اور مصنوعی حسن کے لیے دانتوں میں فاصلہ بنانے والیوں (یعنی) اللہ تعالیٰ کی پیدائش کو تبدیل کرنے والیوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لعنت فرمائی ہے۔'' (بخاری، کتاب اللباس، باب وصل الشعر: ۵۹۳۴، مسلم: کتاب اللباس، باب تحریم فعل الواصلۃ الخ ۲۱۲۵)

(۳۵)-ب

زیب وزینت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِیْحُهٗ وَخَفِیَ لَوْنُهٗ وَطِیْبُ النِّسَاءِ مَاظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِیَ رِیْحُهٗ (ترمذی کتاب الادب رقم ۲۷۸۷)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو نمایاں ہو مگر رنگ مخفی ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ نمایاں ہو مگر خوشبو نمایاں نہ ہو (یعنی مردوں کے لیے سفید رنگ کا عطر اور عورتوں کے لیے مہندی)۔

۱۰۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں لبیں کتوانے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال صاف کرنے اور زیر ناف بال صاف کرنے کے لیے چالیس ایام مقرر کر دیے۔ (یعنی ۴۰ دن کے بعد ہمیں یہ چاروں کام کرنے ہوں گے۔) (صحیح مسلم کتاب الطھارۃ، رقم: ۵۹۹)

مراد یہ ہے کہ لمبے ناخن رکھنا جائز نہیں۔ چالیس دن کے بعد ان کو لازماً کاٹنا ہوگا۔

۱۱۔ گھنگھرو پہننا بھی ممنوع ہے۔ حضرت بنانہ سے روایت ہے کہ ایک بچی حضرت عائشہ کے ہاں آئی اس نے گھنگھرو پہنے ہوئے تھے اور وہ بج رہے تھے تو حضرت عائشہ نے فرمایا جب تک تم اس کے گھنگھرو کاٹ نہ ڈالو اس کو میرے پاس نہ لانا کیونکہ میں نے نبی کریم کو فرماتے سنا ہے ''جس گھر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجنے والی آواز گھنٹے کی آواز ہو وہاں فرشتے نہیں آتے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الخاتم، ماجاء فی الجلاجل، رقم:۴۲۳۱)

۱۲۔ گھر کے اندر تصویر لٹکانا جائز نہیں۔حضرت ابوطلحہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کوئی کتا یا تصویر ہو۔(صحیح بخاری، بدءالخلق ۳۲۲۲)

۱۳۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتے میں نہ چلے، دونوں کو پہن لے یا پھر دونوں کو اتار دے۔(صحیح بخاری بحوالہ مشکوۃ باب النعال)

مسائل

لباس اللہ تعالٰی کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جو انسان کو باوقار بناتا ہے اور دوسری طرف اس کو موسم کی گرمی سردی سے بچاتا ہے۔لباس کا اخلاقی فائدہ یہ ہے کہ جسم کو ڈھانپ کر بے حیائی سے بچا جاسکے۔لباس کا بنیادی مقصد تو ستر ڈھانپنا ہے۔

کوئی عورت اتنا باریک، چست یا شوخ وبھڑکیلا لباس پہنے کہ اس کا ستر بھی نہ ڈھانپا گیا ہو، تو شیطان انسان کو عریاں ہی تو کرنا چاہتا ہے۔یہی اس کا مقصد ہے۔اس نے حضرت آدم اور اماں حوا علیہما السلام دونوں کا جنت کا لباس ہی تو اتروایا تھا۔

لہٰذا لباس پہن کر بھی ننگی رہنے والی عورتیں دراصل شیطان کے حکم پر عمل کر رہی ہیں۔عریانی اور بے حیائی لازم وملزوم ہیں۔یہی وجہ ہے کہ باریک چست اور جسم کے خدوخال کو نمایاں کرنے والا لباس پہننے والی عورت اور مٹک مٹک کر چلنے والی عورت جنت کی خوشبو تک سے بھی محروم رہے گی۔عورت کو زیب وزینت بھی اسی طرح کی کرنی چاہیے، جس میں رنگ تو ہو مگر خوشبو نہ ہو۔وہ ایسا زیور بھی نہ پہنے جو بجتا ہو اور مردوں کو اپنی طرف مائل کرتا ہو۔(۱) ناخنوں کو لمبا کرنا، (۲) بالوں میں مصنوعی جوڑا لگانا (۳) ماتھے بازو یا جسم کے کسی حصے پر تل بنوانا، کھدوا کر وہاں سرمہ یا نیل کے نقش ونگار بنانا (۴) دانتوں کو مصنوعی طور پر خوبصورت بنانا (۵) ابرو کے بال اکھیڑ کر مصنوعی خوبصورتی حاصل کرنا۔یہ سب کام کرنے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے۔پاؤں میں پازیب پہننا، نیل پالش لگانا، زیورات کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال کرنا، جو پردے میں ہونے کے باوجود آواز پیدا کر کے مردوں کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں، یہ بھی ممنوع ہیں۔

اسی طرح زیب وزینت کے لیے گھروں میں اہل خانہ کی یا دوسروں کی تصویریں لٹکانا بھی حرام ہے۔اس طرح گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے۔

سنن ابی داؤد کے مطابق نبی پاک ﷺ نے مرد کو دو عورتوں کے درمیان چلنے سے منع کر دیا اور عورت کا سڑکوں اور راستوں کے درمیان چلنا معیوب قرار دیا۔تو پھر ہمارے ہاں عموماً پارکوں، دفتروں اور مختلف اداروں میں جو ماحول پایا جاتا ہے کہ لڑکا لڑکی محو گفتگو ہیں۔معلوم نہیں ہو پاتا کہ مرد کون ہے عورت کون ہے۔Confidence کے نام پر لڑکی مرد نما ہے تو مرد عورت نما۔عورت کے سر سینہ سے ڈوپٹہ غائب، مختصر سی سکرٹ یا ٹی شرٹ اور جینز پہنے ہوئے، جبکہ خود لڑکا بالیاں پہنے، گلے میں چین پہنے بلکہ کڑے بھی پہن رکھے ہیں۔دونوں کے بال بوائے کٹ HE اور SHE کی پہچان مشکل۔مرد عورت کا تشخص اس طرح برباد ہے تو بتایئے اس ماحول کی نبی پاک کے فرمان سے کیا مناسبت ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۶)

مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت ملعون ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، رقم: ۵۸۸۵)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول پاکؐ نے عورت سے مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۱۔ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (رواہ ابوداؤد واحمد عن ابن عمرؓ)

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کرلی وہ انہی میں سے ہے۔''

۲۔ حضرت عائشہؓ سے سوال کیا گیا ''مردوں کی طرح کا جوتا پہننے والی عورت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے تو انہوں نے فرمایا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی طرح بننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔'' (سنن ابی داؤد: ۴۰۹۹)

مسائل

کارخانۂ قدرت میں ہر جنس کا اپنا اپنا کردار متعین ہے۔ مرد اپنے حصے کا کام کرے اور اپنے تشخص کو برقرار رکھے، عورت عورت کی حیثیت سے اپنا کردار ادا کرے اور عورت بن کر کرے تبھی کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح چلے گا اور اگر کوئی بھی جنس دوسری جنس کی نقالی کرے یا اس جیسا بننے کی کوشش کرے تو معاشرے میں فساد برپا ہوگا اور ہر کام درہم برہم ہو جائے گا۔

اسلام جو دینِ فطرت ہے وہ یہی بات سمجھاتا ہے کہ مرد اپنے لباس میں، طرزِ گفتگو میں، چال ڈھال اور طور اطوار میں غرض کسی بھی پہلو سے مخالف جنس کی مشابہت اختیار نہ کرے وگرنہ وہ اپنا اصل کردار بھی ادا کرنے کے قابل نہ رہے گا ''کوا چلا ہنس کی چال اور اپنی بھی کھو بیٹھا''۔ لہٰذا سمجھایا گیا ہے کہ یہ کام نہ کرو اللہ نے تو لعنت کی مرد بننے والی عورت پر اور عورت بننے والے مرد پر۔

عورت اپنی زیب و زینت کے لیے مرد کی طرح پتلون یا تنگ لباس نہ پہنے کیونکہ یہ عورتوں کے تمام نشیب و فراز ٹانگ، پیٹ، کمر، پہلو اور سینہ سب کو نمایاں کر دیتا ہے اور فتنہ کا سیلاب برپا کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ مردوں کی طرح بے حجاب اور بغیر دوپٹہ کے نہ پھریں، ان کی طرح بوائے کٹ بال نہ بنوائیں، سائیکل پر سوار نہ ہوں وغیرہ۔

اسی طرح مسلمان عورتوں کا مغربی عورتوں کے سے لباس اور آداب و اطوار اختیار کرنا بھی اپنے اندر بہت بڑی فتنہ سامانی رکھتا ہے، مخلوط محفلیں، فحش سرگرمیاں، معاشرے میں بے حیائی، آوارگی اور فحاشی پھیلانے کا باعث بنتے ہیں۔ روشن خیالی کے نام پر بہت زیادہ تباہی و بربادی مسلم معاشرے کو توڑ پھوڑ کر رکھ دے گی۔ لہٰذا ہمیں تو حضرت عائشہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسے نمونے اپنی خواتین کے سامنے رکھنے چاہئیں۔ بقول علامہ اقبال

مزرع تسلیم را حاصل بتول
مادراں را اسوۂ کامل بتول [1]

✲✿✲✿✲✿✲✿✲✿✲

---

[1] علامہ اقبال اس شعر میں خواتین کو تلقین کر رہے ہیں کہ آپ صالح اولاد کے حصول کی غرض سے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی طرح اسلامی شریعت کے احکام کے سامنے تسلیم و رضا کا پیکر بن جائیں۔ کیونکہ ان کی ذات میں ماؤں کے لیے بہترین و مکمل ترین نمونہ موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۷)

عورت اور کسب معاش

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا: فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ یَقُوْلُ: قَدْ اَذِنَ اللهُ لَکُمْ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِکُنَّ

(صحیح بخاری کتاب النکاح: ۵۲۳۷)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ فرما رہے تھے: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم کو اجازت دی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے گھر سے باہر نکل سکتی ہو۔

۱۔ اَلْمَرْأَةُ رَاعِیَةٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِهَا وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ (بخاری)

کہ عورت نبی کریم کے فرمان کے مطابق اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور وہ اپنی نگرانی کے بارے میں اللہ کے ہاں جوابدہ ہے۔

مسائل

قرآن حکیم کے فرمان وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ (الاحزاب: ۳۳) کا اصل منشا بھی یہی ہے کہ عورت اپنے اصل فرائض کی بجا آوری کے لیے گھر ہی میں رہے مگر اس باب میں زیادہ سختی اس لیے نہیں کی گئی کہ بعض حالات میں عورتوں کے لیے گھر سے نکلنا ایک مجبوری بن جاتا ہے۔ مثلاً کسی عورت کا کوئی سرپرست نہ ہو، یا مرد اتنا نادار ہو کہ اس کی آمدنی سے گھر نہ چل سکتا ہو اور عورت بھی کچھ کسب معاش کرنے پر مجبور ہو جائے۔ مگر یہ استثنائی معاملہ ہے، شریعت کا اصل اصول یہی ہے کہ عورت کا دائرہ عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا گھر ہی ہے۔ یہ انتہائی ناگزیر حالات میں محض ایک اجازت ہے۔ رخصت ہے ان حالات میں اگر عورت گھر میں کچھ کمائی کی سبیل نکال سکتی ہے تو پہلے اس کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے اور اگر باہر جانا پڑے تو شرعی حدود و قیود کے ساتھ باپردہ رہ کر غیر مخلوط ماحول میں کام کر سکتی ہے۔ مثلاً شعبہ تدریس، طبی شعبہ، نرسنگ، ٹائپنگ، ملازمت وغیرہ۔ وہ تجارت، زراعت، صنعت و حرفت میں بھی اپنا پیسہ لگا سکتی ہے اور حسب سہولت ان کی نگرانی کر سکتی ہے۔ شوہر نادار ہے تو وہ اپنے شوہر پر اور اس کے بچوں پر خرچ کر سکتی ہے اور یہ اس کا حسنِ سلوک سمجھا جائے گا کیونکہ اصل میں نان و نفقہ تو مرد کی ذمہ داری ہے۔ جیسے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کی مالی حالت کمزور تھی۔ ان کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا ان پر خرچ کیا کرتی تھیں تو نبی پاک ﷺ نے ان کے دریافت کرنے پر فرمایا:

نَعَمْ لَهَا اَجْرَانِ، اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ (بخاری کتاب الزکاۃ)

''ہاں: ان کے لیے دو اجر ہیں، قرابت داری کا اجر بھی اور صدقہ کا اجر بھی۔''

عورت کی معاشی سرگرمیوں کے لیے دلائل

۱۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری خالہ نے اپنی عدت کے دوران اپنے کھجور کے چند درخت کاٹنے اور ان کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا تو ایک صاحب نے سختی سے کہا کہ عدت کے دوران گھر سے نکلنا بھی جائز ہے کہ نہیں۔ وہ نبی کریمؐ کے پاس پوچھنے کے لیے حاضر ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا: ''کھیت ہی جاؤ اور اپنے درخت کاٹو، ممکن ہے کہ اس کمائی سے تم صدقہ خیرات اور دیگر بھلائی کے کام کر سکو۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق)

۲۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا: حضرت عمر نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو باہر دیکھ کر کہا: ہم نے آپ کو پہچان لیا۔ آپؓ واپس گھر آ گئیں اور نبی کریمؐ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ پر فوراً نزول وحی کی سی کیفیت طاری ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: انه اذن لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ (احکام القرآن لابی بکر جصاص) ''بیشک اس نے بوقت ضرورت نکلنے کی اجازت دی ہے۔''

۳۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس شروع میں مال تھا نہ خادم وغیرہ، صرف ایک گھوڑا تھا۔ نبی کریمؐ نے ان کو کاشتکاری کے لیے کچھ زمین دے دی تھی۔ میں اس میں کھجور کی گٹھلیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دبایا کرتی تھی۔(صحیح بخاری، کتاب النکاح، ج ۲)

۴۔ عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی کوئی صنعتکاری کا کام کر کے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتی تھیں تو نبی کریمؐ نے فرمایا: ''تمہارا دوہرا اجر ہے، ایک صدقہ کا دوسرا اپنے قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرنے کا۔''

۵۔ خولہ بنت ثعلبہؓ بھی اپنے شوہر پر خود ہی خرچ کیا کرتی تھیں۔

۶۔ ایک خاتون کی کھیتی تھی، وہ چقندر کی کاشت کرتی تھیں۔ جمعہ کے روز سہل بن سعدؓ اور دوسرے صحابہ ان سے ملاقات کے لیے جاتے تو وہ چقندر کے آٹے سے تیار کردہ حلوا ان کو کھلاتیں۔
(صحیح بخاری، کتاب الجمعہ، ج ۲)

۷۔ قیلہ نامی عورت چیزیں خریدتیں اور بیچتیں تھیں۔(ابوداؤد، ج ۲)

۸۔ حضرت عمرؓ کے دور میں ایک صحابیہ کی ذمہ داری تھی وہ بازار کے نرخوں کا خیال رکھتیں، کہیں بڑھنے نہ پائیں۔

۹۔ حلیمہ سعدیہؓ اجرت پر بچوں کو دودھ پلاتیں۔

۱۰۔ ام المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ چمڑا رنگنے کا فن جانتی تھیں۔ وہ چمڑا رنگتی تھیں اور اس کی آمدنی فی سبیل اللہ خرچ کر دیا کرتی تھیں۔

۱۱۔ حضرت جابرؓ کی خالہ کاشتکاری کرتی تھیں۔

۱۲۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ اپنے شوہر کی زمین سے جو گھر سے دو میل دور تھی، کھجور کی گٹھلیاں سر پہ اٹھا کر پیادہ پا اپنے گھر لایا کرتی تھیں۔

۱۳۔ حضرت عمرؓ کے دور میں حضرت اسماء بنت مخرمہ کو ان کے بیٹے یمن سے عطر روانہ کرتے تھے اور وہ اس کا کاروبار کرتی تھیں۔

۱۴۔ نبویؐ دور میں مسجد نبویؐ سے باہر ایک عورت چقندر کا سالن بنا کر فروخت کیا کرتی تھیں اور صحابہ کرامؓ اس سے خرید کر کھایا کرتے تھے۔

ایسی اور بھی بہت سی مثالیں مل جائیں گی۔ پابندی عورت کی کسب معاش پر نہیں بلکہ یہ ہے کہ

۱۔ ایک تو گھر کا محاذ متاثر نہ ہو۔ بچے نظر انداز نہ ہوں بلکہ کوئی سرپرست گھر میں موجود ہو۔

۲۔ اور دوسرا مخلوط ماحول میں کام نہ کرے تاکہ معاشرہ میں کوئی فساد برپا نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ یہ کام حرام کمائی سے تعلق نہ رکھتا ہو۔

خواتین کے لیے باعزت پیشے

۱۔ تدریس

۲۔ لیڈی ڈاکٹر۔خواتین کے لیے نرس

۳۔ کلرک خواتین

۴۔ خواتین کے ہوسٹلز کی نگرانی

۵۔ خواتین کے لیے وکیل اور جج

۶۔ زنانہ معاملات میں تحقیق کے لیے زنانہ پولیس

۷۔ کپڑے کی تجارت

۸۔ گھر کے اندر بے شمار کام

کمانے والی عورت اپنی کمائی بینک میں ہی رکھتی ہے یا سرکاری ملازمتوں میں تنخواہیں بینکوں میں ہی آتی ہیں۔مشکل یہ ہے کہ بینک کا سارا کاروبار الف سے لے کری تک سودی ہوتا ہے۔وہاں انہوں نے سود لینا بھی ہے اور دینا بھی ہے۔لہٰذا حرام خوری سے بچنے کے لیے بینک میں کرنٹ اکاؤنٹ (Current Account) کھولا جائے اور ان سے سود نہ لیا جائے یا اگر وہ خود دے دیں تو پھر عورت مکمل حساب رکھے کہ اس میں میرا اصل زر کیا ہے اور انہوں نے اس میں کتنے سود کا معاملہ کیا ہے۔وہ سود نکال کر کسی انتہائی غریب اور نادار کو دے دیا جائے تا کہ وہ اس کے ساتھ اپنے گھر بنانے کی کوئی تدبیر سوچ سکے۔

علاوہ ازیں آج کل مغربی تعلیم کے زیر اثر عورتیں بے شمار کام ایسے کر رہی ہیں جو شرعاً ممنوع ہیں۔مثلاً ائیر ہوسٹس، بینک کی ملازمت، سیلز گرل، فون آپریٹر، استقبالیہ پر کام کرنا، سیکرٹری شپ، مردوں کے لیے نرسنگ، شوبز کے بے شمار کام مثلاً پرفارمنگ، ماڈلنگ، فلمی ہیرو بننا ایکٹر اور ایکٹرس وغیرہ، اپنا پیسہ سودی کاروبار میں لگا دینا، یہ سب کام شریعت کی طرف سے ممنوع ہیں۔اسلام میں ان کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۸)

زُہد (دنیا سے بے رغبتی) اختیار کرنے کی وصیت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللهُ وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ

(ابن ماجه)

سہل رضی اللہ عنہ بن سعد ساعدی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے سوال کیا: یارسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کو انجام دینے سے اللہ مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھے اپنا دوست بنالیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو، اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے ساز وسامان سے بے رغبتی اختیار کرو تو لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ایک بازار میں جارہے تھے کہ آپ بکری کے ایک مرے ہوئے بچے کے پاس سے گزرے جس کے کان بہت چھوٹے سے تھے۔ آپ ﷺ نے اس کو کان سے پکڑ کر فرمایا تم میں سے کون یہ مردہ بچہ ایک درہم میں خریدے گا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم کو یہ بچہ لینا بالکل پسند نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم جتنا یہ مردہ بچہ تمہاری نگاہ میں حقیر ہے، اللہ کی نگاہ میں یہ دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔ (صحیح مسلم باب الزھد، حدیث ۷۴۱۸، ۲۹۵۷)

۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے میرے کندھے پکڑ کر فرمایا: دنیا میں تو اس طرح رہ جیسے تو پردیسی یا مسافر ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ جب شام ہوجائے تو تم صبح کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتظار نہ کرنا اور جب صبح کرو تو پھر شام کا انتظار نہ کرنا۔ اپنی صحت کی حالت میں بیماری کے لیے اور اپنی زندگی میں موت کے لیے کچھ نہ کچھ تیاری کر لینا۔ (بخاری)

دنیا کی چار روزہ زندگی میں مسافر کی طرح رہنا چاہیے

نبی کریم کا فرمان ہے کہ دنیا میں ایک اجنبی اور پردیسی کی طرح زندگی بسر کرو کیونکہ پردیسی کی نگاہ اس کے سفر پر ہوتی ہے اور وہ اپنے دنیا کے عارضی پڑاؤ کے درمیان دنیاوی دلکشی و دل فریبی میں نہیں الجھتا۔ اس کی نظر صرف اور صرف اس کی منزلِ مقصود یعنی آخرت کی طرف مرکوز رہتی ہے۔ اس لیے دنیا میں ضرورت سے زیادہ سامان جمع کرنے میں اس کو کوئی حکمت یا فائدہ نظر نہیں آتا۔ اسی طرح مومن کو چاہیے کہ دنیا کی طرف سے آخرت کی منزل مقصود کو جاتے ہوئے صرف انتہائی ضروری زادِ راہ اپنے پاس رکھے، چنانچہ دنیا میں دل نہ لگانے والے مسلمان سے خود اللہ تعالیٰ محبت کرنے لگتا ہے اور جب مومن دوسروں کے ساز و سامان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا تو خود بخود اس کے لیے دوسروں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے لگتی ہے۔

دنیا کی بے ثباتی کو مزید واضح کرنے کے لیے نبی کریم نے بکری کے مردہ بچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جس طرح یہ مردہ بچہ انسان کے لیے بالکل بے کار اور بے قدر و قیمت ہے۔ بعینہٖ اللہ رب العزت کی نگاہ میں یہ دنیا حقیر اور بے قدر ہے۔

اسی لیے آپ ؐ نے حضرت عبداللہ ؓ بن عمر کو نصیحت فرمائی کہ تم دنیا میں مسافر کی طرح رہو۔ شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کرو، نہ معلوم کب موت کا فرشتہ تمہاری روح قبض کرنے کے لیے آجائے۔ اسی لیے حضرت عبداللہ کہتے تھے کہ صحت کی حالت کو غنیمت جانتے ہوئے کچھ نہ کچھ نیک عمل کر لو، کچھ معلوم نہیں کب بیماری آجائے اور انسان کچھ نہ کر سکے۔ اسی طرح اپنی زندگی کی مہلت کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت جانتے ہوئے آخرت کی تیاری کر لو۔ کیا معلوم کب فرشتۂ اجل آجائے اور تمہیں کچھ نہ کر سکنے کا زبردست افسوس لگ جائے۔ غرض اس میں سبق یہ ہے کہ دنیا کی دل فریبی میں مت الجھو اور ہر وقت توجہ آخرت کے حساب کتاب کی طرف مرکوز رکھو اور اپنی عاقبت کو بہتر اور حسین بنانے کی فکر میں لگے رہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (گھر میں) ایک بستر تو صاحبِ خانہ کے لیے ہوتا ہے، دوسرا بیوی کے لیے، تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے ہوتا ہے۔

(مسلم بحوالہ مشکوٰۃ کتاب اللباس)

مراد یہ ہے کہ گھر میں فرنیچر اور گھر کے سامان کی بہتات شیطانی طرزِ عمل ہے جو اللہ کو ناپسند ہے۔

۞۞*۞*۞*۞*

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۹)

میت پر بین کرنا ممنوع ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ (صحیح البخاری کتاب الجنائز ۱۲۹۴ و مسلم)

عبداللہؓ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے رخساروں کو پیٹے، اپنے گریبان پھاڑے اور جاہلیت جیسی پکار میں چیخے چلائے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۔ حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کثرت سے قبروں کی زیارت کے لیے جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (سنن ترمذی، کتاب الجنائز، ۱۰۵۶)

۲۔ ام المومنین زینب بنت جحش نے اپنے بھائی کی وفات پر تین دن کے بعد خوشبو منگوا کر لگائی پھر فرمایا مجھے اس وقت خوشبو کے استعمال کی کوئی حاجت نہ تھی، مگر میں نے نبی کریم ﷺ کو بر سرِ منبر فرماتے سنا ہے کہ "جو عورت اللہ اور روزِ آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے اپنے شوہر کے، کہ اس کی وفات پر ۴ ماہ اور دس دن تک وہ عدت میں رہے گی۔" (رواہ البخاری، کتاب الجنائز ۱۲۸۲)

۳۔ اسی طرح ام المومنین حضرت ام حبیبہ نے اپنے باپ کی وفات پر تین دن کے بعد سوگ ختم کر دیا تھا۔ (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حضرت عبداللہؓ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور ان پر چراغ روشن کرنے والوں پر لعنت کی ہے۔

۵۔ جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ثواب کی امید پر صبر کرے تو جنت میں داخل ہوگی اور وہ اس کے لیے دوزخ کی آگ کے مقابلے میں آڑ بن جائیں گے یعنی اس کو دوزخ سے بچا لیں گے۔ ایک عورت بولی "یارسول اللہ! جس کے دو بچے فوت ہوئے ہوں، فرمایا دو کا بھی یہی ثواب ہے۔ (بخاری)

۶۔ عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ جب حضرت جعفرؓ کی موت کی خبر پہنچی تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا آلِ جعفر کے لیے کھانا تیار کرو۔ اس لیے کہ وہ ایک حادثہ سے دوچار ہوئے ہیں، جس نے ان کو مشغول کر رکھا ہے۔ (رواہ مشکوۃ بحوالہ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ ۱۷۳۹)

۷۔ حضرت عبداللہؓ بن عباس سے مروی ہے کہ جب نبی پاک ﷺ کی بیٹی زینب فوت ہوگئیں تو عورتوں نے گریہ زاری شروع کر دی تو حضرت عمرؓ ان کو اپنے کوڑے سے مارنے لگے تو رسول پاک ﷺ نے ان کو اپنے دست مبارک سے روکا پھر فرمایا عمر ٹھہرو! پھر آپؐ نے خواتین کو مخاطب کر کے فرمایا "تم شیطانی نوحہ گری سے اپنے آپ کو بچاؤ! پھر آپؐ نے فرمایا جو رونا دھونا آنکھ اور دل سے ہے وہ اللہ کی جانب سے رحمت ہے اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے ہو مثلاً رخسار پیٹنا اور نوحہ کرنا تو وہ شیطان سے ہے۔
(مشکوۃ بحوالہ احمد ۱۷۴۸)

۸۔ جب انہی حضرت زینب کا بیٹا (نبی پاک کا نواسہ) فوت ہوگیا تو آپ ﷺ نے اپنی بیٹی سے فرمایا: یوں کہو اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْئٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی (یعنی جو کچھ اللہ نے لے لیا وہ اسی کا تھا اور جو کچھ اس نے دے رکھا ہے وہ بھی اسی کا ہے، اس کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے)۔

ساتھ آپؐ نے فرمایا کہ "تمہیں چاہیے کہ صبر سے کام لو اور اسی سے ثواب کی امید بھی رکھو۔"
(بخاری کتاب المرضی وکتاب الجنائز، مسلم کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت)

مسائل

۱۔ فوتیدگی کے موقع پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کثرت سے پڑھا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ میت پر اس کے عزیز و اقارب کا زور زور سے رونا، پیٹنا، چلانا، بال نوچنا، رخسار پیٹنا، سینہ کوبی کرنا یہ سب نوحہ، بین یا ماتم کہلاتا ہے۔ نبی کریم نے اس نوحے اور بین کو جاہلانہ رسم کہہ کر سختی سے روکا ہے۔ ہاں آنکھوں سے آنسو بہنا اور دل میں صدمہ ہونا یہ ایک فطری ردِ عمل ہے۔ اس کو نبی اکرم ﷺ نے رحمت قرار دیا ہے۔ بین کرنے والی عورت کے بارے میں آپؐ نے فرمایا اگر بین کرنے والی عورت مرنے سے پہلے توبہ نہیں کرتی تو اسے قیامت کے روز کھڑا کر کے گندھک کا پاجامہ اور خارش والا کرتا پہنایا جائے گا۔ (صحیح مسلم: ۹۳۴)

۳۔ اسی طرح میت کی تجہیز و تکفین کے وقت جو بے شمار بدعتیں کی جاتی ہیں اور مسنون طریقے سے ہٹ کر خود ساختہ رسمیں اختیار کی جاتی ہیں۔ مثلاً میت کے پاس ۱۴ بار سورۃ بقرۃ پڑھنا، میت کے غسل کے وقت دعائیں، نعتیں اور اشعار وغیرہ پڑھنا، کفن پر قرآنی آیات اور کلمہ شہادت لکھنا، میت کے سینے پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات لکھ کر رکھنا، میت کی اگر عنقریب شادی ہونے والی تھی تو اس کو مسنون کفن دینے کے بجائے شادی والا جوڑا پہنانا، شوہر والی عورت کی میت کو سرخ جوڑا پہنانا، میت کو قرآن پاک کے سایے میں لے کر جانا وغیرہ۔ پھر بعد میں قل، فاتحہ، سوم کرنا، جمعرات کے ختم دلانا، چالیسواں کرنا یہ سب بدعتیں ہیں۔ حالانکہ کفر اور شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ''بدعت'' ہے۔ ایسی تمام بدعتوں سے گریز کرنا لازم ہے نبی کریم کا ارشاد مبارک ہے: اللہ تعالیٰ بدعتی کی توبہ قبول نہیں کرتا جب تک وہ بدعت چھوڑ نہ دے۔ (طبرانی) اور جو بدعتی کی تعظیم کرے، اس نے اسلام کے گرانے میں مدد کی۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

۴۔ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر کوئی حرج نہیں مگر مشیتِ الٰہی سے ناراض ہو کر واہی تباہی بکنا اللہ تعالیٰ کی شدید ناراضگی کا باعث ہے۔

۵۔ یہ سارا سوگ تین دن کے بعد ختم کر دینا چاہیے، سوائے بیوہ کے کہ وہ اپنے شوہر کی وفات پر ۴ ماہ اور دس دن سوگ منائے گی۔

۶۔ موت کے صدمہ پر گھر والے غم سے نڈھال ہوتے ہیں، اس لیے ان کو کھانا کھلانے کا حکم ہے۔ جیسا کہ جعفر طیار کی شہادت کے موقع پر آپؐ نے صحابہ کرام کو حکم دیا۔ مگر میت کے گھر سے قریبی لوگوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا ممنوع ہے، البتہ دور دراز سے آنے والے لوگ کھا پی سکتے ہیں۔ لہٰذا تعزیت کے لیے آئے ہوئے سارے لوگ جن کے گھر آس پاس ہیں یا اپنے گھر جا کر کھا پی سکتے ہیں وہ ان کے گھر سے نہ کھائیں پئیں۔ اسی طرح ختم کے نام پر بھی ان کے گھر سے کھانا پینا ممنوع ہے۔ صحابہ کرام اس کو بین، نوحہ شمار کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۰)

پریشانی کے وقت نبی کریم نے یہ دعا بتائی ہے

حضرت ام سلمہ سے مروی ہے میں نے نبی کریم کو یہ فرماتے سنا۔ جس بندے کو کوئی تکلیف پہنچے تو پھر وہ کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا منها اِلَّا آجَرَهُ اللهُ فى مصيبته وَاَخْلَفَ لَهٗ خيرًا منها

(صحیح مسلم کتاب الجنائز، حدیث ۲۱۲۷، ۹۱۸)

مصیبت کے وقت وہ کہے ''ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف پلٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے اس مصیبت کا اجر دے اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما'' تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس مصیبت پر صبر کرنے کا اجر بھی دیتا ہے اور بہتر نعم البدل بھی عطا فرماتا ہے۔

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمیٰ فوت ہوئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ وظیفہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ کے بعد بہترین خاوند رسول اللہ ﷺ عطا فرما دیئے۔

(صحیح مسلم: ۹۱۸)

۱۔ بیمار کو اس طرح دعا دی جائے۔ اَسْئَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ (ترمذی)

میں بڑی عظمت والے رب سے جو عرش عظیم کا رب ہے، سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا دے۔

۲۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری امت کو ایک ایسا انعام دیا گیا ہے جو اس سے پہلے کسی امت کو نہیں ملا۔ اور وہ ہے مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَاجِعُوْنَ پڑھنا۔ (معجم کبیر طبرانی ۱۲/ ۴۰)

۳۔ حضرت ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ''جب کسی کا بیٹا فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ وہ کہتے ہیں ''ہاں''۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''تم نے میرے بندے کا جگر گوشہ چھین لیا ہے وہ کہتے ہیں ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے کیا کہا۔ وہ کہتے ہیں، اس نے تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کا جنت میں گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

(ترمذی بسند حسن، ابن حبان)

مسائل

پریشانی کے وقت میں اللہ سے دعا مانگنے والے کئی قسم کے اذکار قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ ایک ایک دعا اتنا قیمتی خزانہ ہے، جس کا مول دنیا میں تو کم از کم کوئی بھی موجود نہیں ہے کیونکہ پریشان، غمزدہ اور بے چین دلوں کو سکون تو اللہ سے خلوص کے ساتھ دعا مانگنے سے ہی نصیب ہو سکتا ہے۔

بس اس کے لیے شرط صرف یہ ہے کہ انسان شرک چھوڑ دے۔ پاک صاف ہو کر اللہ کے آگے جھک جائے اور دل میں یہ یقین ہو کہ میری مشکل کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی حل کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی مجھے اس مشکل سے نہیں نکال سکتا۔ کوئی ولی، پیر، مرشد کوئی دربار مزار وغیرہ میرے کام نہیں آ سکتے۔ پھر وہ صبر کی جزا بھی بہت اچھی دیتا ہے۔ پریشانی اور صدمہ بھی دور کرتا ہے۔ بیماری سے شفا بھی دیتا ہے۔ ثواب اور اجر بھی دیتا ہے۔

یہ کلمہ ہر پریشانی اور غم مصیبت بیماری کے لیے اکسیر اعظم معلوم ہوتا ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿﴾ (آل عمران: ۱۷۳) یعنی ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ کیونکہ یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضور پاک ﷺ دونوں کی پسندیدہ دعا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۰)-الف

روزِ قیامت جنت میں کس کو پیارے نبیؐ کا ساتھ نصیب ہوگا

عن معاذ بن جبل قال قَالَ رَسُوْلُ الله صلی الله علیه وسلم اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ کَانُوْا وَحَیْثُ کَانُوْا۔

(مسند احمد: ۲۳۵/۴)

حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ روزِ قیامت میرے قریب ترین شخص وہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوں گے، وہ جو بھی ہوں اور جہاں بھی رہتے ہوں۔

۱۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (بروایت انسؓ)

جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں تو وہ شخص اور میں قیامت کے روز اس طرح ہوں گے جیسے یہ انگلیاں۔ انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی۔ پھر آپؐ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔ (مسلم)

۲۔ سہل بن سعد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا (وہ یتیم چاہے اس کا اپنا عزیز ہو یا غیر ہو، جنت میں اس طرح ہوں گے (اس فرمان کے ساتھ) آپؐ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اور ان میں تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔ (صحیح بخاری)

مسائل

جو شخص بھی اللہ سے ڈرنے والا اور چھپے کھلے ہر حال میں اللہ کے احکام کو بجالانے والا ہے، وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قابل ہے کہ اسے آخرت میں اپنے محبوب نبی پاک ﷺ کی صحبت نصیب ہو۔ قابل رشک ہیں وہ لوگ جو آخرت میں نبی پاک ﷺ کی صحبت سے فیض پا رہے ہوں گے۔ ان صاحب نصیب لوگوں میں سے ایک دو کے اوصاف یہاں بیان ہوئے ہیں۔

بیٹی کو پالنا لڑکے کے مقابلے میں زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ وجہِ فضیلت ان کی طبعی کمزوری ہے۔ لڑکوں کے مقابلے میں اپنی پرورش اور نشوونما کے لیے وہ دوسروں کی زیادہ محتاج ہے۔ وہ خود کسبِ معاش کے قابل نہیں بلکہ وہ شادی شدہ ہونے کے بعد بھی اگر بیوہ ہو جائے تب بھی وہ والدین کی دستِ نگر ہے۔ اس کا پالنا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

دوسری حدیث میں نبی کریم نے یتیم کی پرورش اور کفالت کرنے والے شخص کا اجر و ثواب بیان کیا، یہ یتیم خواہ اس کا عزیز رشتہ دار ہے خواہ کوئی غیر ہے۔ بہر حال وہ جنت میں حضور پاک ﷺ کے ساتھ اس طرح متصل ہوگا جس طرح شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی۔ پھر آپ نے دونوں انگلیوں میں تھوڑا سا فاصلہ چھوڑ دیا اور ان کو ملایا نہیں۔ جبکہ لڑکیوں کی پرورش کرنے والے کے ثواب کو بیان کرتے ہوئے آپؐ نے دونوں انگلیوں کو ملا دیا تھا۔ معلوم ہوا کہ بچیوں کی تربیت کرنے والا یتیم کے مربی کی نسبت آپؐ سے قریب تر ہوگا۔ وہ ہر موقع پر آپؐ کے ساتھ ہوگا جب کہ یتیم کو پالنے والا صرف جنت میں آپ کا رفیق ہوگا۔

یہاں بطور مثال مذکورہ بالا دو لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وگرنہ تحقیق کرنے پر معلوم ہو سکتا ہے کہ اور بھی بے شمار لوگ ایسے ہوں گے جو جنت میں آپؐ کی صحبت اور معیت سے فیض اٹھا رہے ہوں گے۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے جو کسی اصحابِ خیر کو ہی نصیب ہو سکتا ہے۔ وللہ الحمد

---

(۴۰)-ب

روزِ قیامت کا پرچہ اور کامیاب ہونے والے لوگ

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز بندے کے قدم اس کے رب کے پاس سے اس وقت تک نہ ہٹیں گے جب تک اس سے پانچ سوال نہ پوچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے جائیں۔

(۱) عمر کے بارے میں کہ اس نے کس مشغولیت میں گزاری؟

(۲) نوجوانی کے بارے میں کہ کن کاموں میں اسے گزارا؟

(۳) مال کیسے کمایا تھا؟

(۴) پھر اس مال کو خرچ کن کاموں میں کیا؟

(۵) علم کے بارے میں کہ اس پر کہاں تک عمل کیا؟ (ترمذی، باب صفۃ القیامۃ ۲۴۱۶)

یہ گویا ''آخرت کا پرچہ'' ہے۔ ان پانچ سوالوں کا درست جواب دینے پر ہی کامیابی منحصر ہے۔

اس پرچہ میں اول نمبر لینے والے (یعنی بغیر حساب جنت میں داخل ہونے والے)

۱۔ عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ حضور کریمؐ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر کسی حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دم نہیں کرواتے، بدشگونی نہیں لیتے، داغ نہیں لگواتے، بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان: ۲۱۸)

یعنی یہ لوگ اللہ پر بہت زیادہ بھروسہ رکھتے ہیں کہ اللہ ہی مسبب الاسباب ہے، وہی ہر کام کی تدبیر کرنے والا ہے، شفا مکمل طور پر اسی کی طرف سے نازل ہوتی ہے۔ علاج کرنا مسنون عمل ہے مگر اللہ پر کامل ایمان والے نہ تو کسی کے پاس دم کرانے جاتے ہیں نہ کوئی کام کرتے وقت بدشگونی لیتے ہیں اور نہ ہی بیماری کے علاج کے لیے داغ لگواتے ہیں۔ اللہ پر مکمل اعتماد کی وجہ سے وہ ایسا کرتے ہیں اور پھر وہ ٹھیک بھی ہو جاتے ہیں، مگر ایسے بھروسہ کرنے والے لوگ بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ اپنے رب کی رضا پر مکمل طور پر راضی رہنے والے!

۲۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں جنت کے اطراف میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں اس شخص کو جو حق پر ہونے کے باوجود بحث مباحثہ سے اجتناب کرے۔ پھر میں جنت کے درمیانی حصہ میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں اس شخص کے لیے جو مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولے اور اعلیٰ ترین جنت میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں اس شخص کو، جس کے اخلاق عمدہ اور خوبصورت ہوں۔ (ابوداؤد)

۳۔ سہلؓ بن سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے، جو اس کے جبڑوں (زبان) کے درمیان ہے اور جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (شرمگاہ)، میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

مندرجہ بالا احادیث میں چند نیکیوں کا ذکر ہوا ہے جس کی ادائیگی کرنے والوں کو حضور پاک خود جنت کی ضمانت دے رہے ہیں اور یہ نیکیاں ہیں۔

(۱) اللہ پر بہت زیادہ توکل رکھنا

(۲) حق پر ہونے کے باوجود لڑائی ختم کرنے کے لیے بحث مباحثہ سے بچنا۔

(۳) کبھی مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولنا بلکہ ہمیشہ سچ بولنا۔

(۴) بہترین اور عمدہ اخلاق والا ہونا

(۵) اپنے ہاتھ سے کسی کو نقصان نہ پہنچانا، کسی پر دست درازی اور ظلم نہ کرنا۔

(۶) اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنا یعنی عفت وعصمت کو برقرار رکھنا۔

آخرت کا پرچہ یہی ہے کہ تم نے اپنی زندگی بیکار تو نہیں گنوائی، خصوصاً جوانی کو اللہ کی رضا والے کاموں میں صرف کیا۔ صحیح فکر اور صحیح عقیدہ ہونا۔ اللہ سے ہر وقت ڈرتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی کے لیے ہمیشہ سرگرم رہنا۔ اللہ کے دین کی نشر واشاعت میں اپنی زندگی لگا دینا۔ اہل علم وعمل کی قدر کرنا اور ان کی صحبت اختیار کرنا۔ معاشرے میں سے غلط عقائد، کفر شرک، بدعت کو دور کرنے میں اپنی عمر صرف کر دینا۔ امت مسلمہ کی خیر خواہی اور بہتری کی تجویزیں سوچنا اور امت میں اتحاد پیدا کرنے کے لیے کوشش اور دعائے خیر کرتے رہنا۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے دین کی اشاعت کے لیے چن لے، ہماری اولادوں اور ہمارے شاگردوں کو بھی اسی راستے کے لیے اپنی زندگی کھپا دینے کی توفیق دے! تاکہ ہمارا آخرت کا پرچہ اچھا ہو سکے اور ہم اپنے رب کے حضور سرخرو ہو سکیں۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت

اس مجموعہ کو ترتیب دیتے وقت قرآن پاک اور عام کتب حدیث سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تاہم دو کتابوں کا ذکر خصوصی طور پر کیا جا رہا ہے:

۱۔ صحیح بخاری، ترجمہ وتشریح از مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ
مطبوعہ نعمانی کتب خانہ، ۲۰۰۶ء

۲۔ مشکوٰۃ المصابیح، ترجمہ وتشریح از مولانا صادق خلیل مرحوم
مطبوعہ ۱۹۹۹ء

چنانچہ احادیث کے نمبر عموماً انہی دونوں کتب سے لیے گئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَرْبَعِیْن لِلنِّسَاءِ"

پروفیسر ظفر حجازی صاحب کی نظر میں

اس کتاب میں محترمہ پروفیسر ثریا بتول علوی صاحبہ نے ایسی چالیس احادیث جمع کی ہیں جو خواتین کے بارے میں جامع ہدایات کی حامل ہیں۔ کتاب کے پانچ ابواب ہیں اور چالیس ذیلی عنوانات کے تحت خواتین کی تعلیم کے لیے ان کے مسائل پر گفتگو کے لیے اور سماجی و معاشرتی زندگی کو حضور اکرمؐ کے احکام کے مطابق گزارنے کے لیے، نہایت سلیس، رواں اور عام فہم اسلوبِ بیان کے ساتھ شریعت اسلامیہ کی ہدایت پیش کی ہیں۔ بیان کردہ امور کی وضاحت ایسے واضح انداز میں ہوئی ہے کہ کوئی ابہام باقی نہیں رہتا۔ انھیں اپنے موضوع پر اتنی گرفت حاصل ہے کہ نہایت جامعیت اور اختصار کے ساتھ ان تمام امور کے متعلق دینی احکام پیش کر دیے ہیں جو خواتین کے لیے ضروری ہیں۔

ارکان اسلام، ایمان کے لازمی تقاضے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، بیٹی، بہن اور والدہ، عائلی زندگی، نکاح و طلاق کے مسائل، سیرت و کردار اور ان موضوعات سے متعلق روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے دیگر مسائل پر شرعی نقطہ نظر سے اختصار سے، احادیث کی روشنی میں گفتگو کی گئی ہے۔ حُسنِ بیان اور سلاست و بلاغت نے ان احادیث اور مسائل کے فہم میں سہولت پیدا کر دی ہے۔ ہر پڑھے لکھے فرد کو اس کتاب کے مطالعے کی سفارش کی جاتی ہے۔

مدیر ماہنامہ افکار معلم، دسمبر ۲۰۱۳ء ص ۴۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری مطبوعات

1- استاد ملت کا محافظ ________ ثریا بتول علوی

2- اسلام اور توہین رسالت ________ //

3- قیام پاکستان کے حقیقی عوامل ________ //

4- ہماری بدلتی قدریں ________ //

5- طرز زندگی میں تبدیلی لائیے ________ //

تنظیم اساتذہ پاکستان (خواتین ونگ)

تنظیم منزل 47۔ایبک پارک 3-بہاول شیر روڈ مزنگ لاہور

اسی مصنفہ کے قلم سے

6- اسلام میں عورت کا مقام ومرتبہ ________ مکتبہ خواتین میگزین

7- جدید تحریک نسواں اور اسلام ________ منشورات لاہور

8- خواتین کمشن رپورٹ کا جائزہ ________ منشورات لاہور

9- حدود قوانین ________ منشورات لاہور

Print & Designed by: QasimGraphics 0321-9735663